خطبات مداریہ

حضرت علامہ و مولانا سعید اختر صاحب قبلہ نور اللہ مرقدہ کی

ولولہ انگیز اصلاحی تقریریں

مُرتّب:

حافظ و قاری مولانا غلام فرید حیدری المداری

خطبات مداریہ

حضرت علامہ و مولانا سعید اختر صاحب مداری نور اللہ مرقدہ کی ولولہ انگیز تقریریں

مرتبہ

حافظ و قاری مولانا غلام فرید حیدری المداری

ناشر

مداری میڈیا (سوشل میڈیا پلیٹ فارم)

For more information, visit our websit: Madaarimedia.com

دم مدار بیڑا پار

MADAARI MEDIA

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح

سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں

سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات

سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیۓ

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب	:	**خطبات مداریہ**
خطیب	:	حضرت علامہ و مولانا سعید اختر صاحب نور اللہ مرقدہ دارالنور مکنپور شریف
مرتبہ	:	حافظ و قاری مولانا غلام فرید حیدری المداری
فارمیٹ	:	پی.ڈی.ایف
ناشر	:	مداری میڈیا (سوشل میڈیا پلیٹ فارم)
سنہ نشر	:	(باراول) ۱۴۴۷ھ / ۲۰۲۵. عیسوی
ویب سائٹ	:	**Madaarimedia.com**

Book	:	Khutbaat-e-Madariyah
Orator	:	Hazrat Allama wa Maulana Saeed Akhtar Saahab n.r.m
Compiled by	:	Hafiz & Qari Maulana Ghulam Fareed Haidari Al-Madari
Format	:	PDF
Publisher	:	Madaari Media (Social Media Platform)

Year of Publication : 17/08/1447 AH / - 06/02/2026 CE
Website : Madaarimedia.com

For more information, visit our websit:
Madaarimedia.com

فہرست

پہلی تقریر	6
دوسری تقریر	17
تیسری تقریر	41
چوتھی تقریر	45
پانچویں تقریر	53
چھٹی تقریر	72
ساتویں تقریر	98
آٹھویں تقریر	128

پہلی تقریر

قائدین اہل سنت، بہاران گلشن سیادت، وجملہ سامعین کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ! الحمدللہ کفی والصلاۃ والسلام علی سیدنا و مولانا محمدن المصطفی وعلی الہ واصحابہ التقی خصوصا علی سیدنا بدیع الحق والدین مدار الدنیا والعقبی قال اللہ تبارک و تعالی فی القران الحکیم **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا**[1]. صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسولہ النبی الامین الکریم ونحن علی ذالک لمن الشاھدین والشاکرین والآمین والحمد اللہ رب العالمین۔

اللہم صلی علی سیدنا و شفیعنا و نبینا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جد الحسن و الحسین وعلی المدار البدیع الکریم وبارک وسلم صلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

بغیر کسی تمہید کے، آیئے ہم اور آپ، اپنے اور ساری کائنات کے مرکز عقیدت، جناب محمد رسول اللہ ارواح نافدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ ناز میں جی لگاکر، ہدیہ درود پاک پیش کرنے کی سعادت حاصل کیجئے۔

حضرات! ہمیں معلوم ہے، کہ آج آپ کی آنکھیں، ان شخصیات کے دیدار کے لیے ترس رہی ہیں، کہ جنہوں نے ہر دور ہر زمانے میں، خانقاہوں کی پاکیزہ فکر اور پاکیزہ نظریات کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے، وہ مہمانان خصوصی یکے بعد دیگرے آپ کے روبرو ہوں گے، اور ان کا خطابِ نایاب آپ کو سماعت کرنی ہے۔

---

[1] الفتح- آیت.29

عظمت صحابہ و اہل بیت کی, اس تاریخ ساز محفل پاک میں, سلسلے عالیہ مداریہ کے مشائخ کے, ان پاکیزہ نظریات کو, اور ان کے نظریات کے حوالے سے آپ تک, میں اپنی بات کو پہنچانا چاہوں گا, کہ جو پاکیزہ نظریات نسلاً بعد نسل قرناً بعد قرن ہم تک پہنچے ہیں, اور ہم سب کی عظمتوں کے وہ علامت بن چکے ہیں

"ضیائے سید ابرار ہیں صحابہ کرام

ہماری خانقاہ نے, اہل سنت کی جملہ خانقاہوں نے, جب بھی پیغام دیا ہے, تو محبت کا پیغام دیا, یہ خانقاہیں فلٹر کا کام کرتی ہیں, بدعقیدگی کے وائرس جن کے ذہن و فکر میں ہوتے ہیں, ان خانہوں میں آتے ہیں اُن کا دل صاف ہو جاتا ہے

یہاں محبت کا-------------------پیغام دیا جاتا ہے

انسانیت کا-------------------پیغام دیا جاتا ہے

خلوص ووفا کا-------------------پیغام دیا جاتا ہے

رحم وعطا کا-------------------پیغام دیا جاتا ہے

جود وسخا-------------------پیغام دیا جاتا ہے

صدق ورضا-------------------پیغام دیا جاتا ہے

صبر وجزا-------------------پیغام دیا جاتا ہے

عدل وصفا-------------------پیغام دیا جاتا ہے

حلم وحیا-------------------پیغام دیا جاتا ہے

دین ہدا-------------------پیغام دیا جاتا ہے

ارے جب ہم نے, ان خانقاہ والوں نے, اپنے جان کے دشمنوں کو معاف کر دیا ہے تو بھلا صحابہ کرام کے خلاف وہ کس طریقے کے نظریات پیش کر سکتے ہیں ہمارا عقیدہ ہے~

ضیائے سید ابرار ہیں صحابہ کرام
قرار حیدر کرار ہیں صحابہ کرام
انھیں کے خوں کی حرارت سے دین زندہ ہے
خدا کے دیں کے نگہدار صحابہ کرام
اور علی کے چاہنے والوں, علی کے ماننے والوں
علی کے چاہنے والوں علی کے ساتھ رہو
علی کے یار ہیں غمخوار ہیں صحابہ اکرام

اس کانفرنس کے انعقاد کا مقصد, اسلام کے ان جانثاروں, وفاداروں, اور حریم نبوت کے ان شاہکاروں کے پیغامات اور ان کی خدمات کو دنیا کے سامنے پیش کرنا مقصود ہے, کہ جنہوں نے اسلامی معرکہ جات سے لے کر, مصطفی کے حریم ناز تک, افریقہ کے جنگلوں سے لے کر, قیصر و کسرا کے ایوانوں تک, اسلام کی عظمت و تقدس کی خاطر, جو انہوں نے قربانیاں پیش کی ہیں, خدا کی قسم صبح قیامت ت ک, ان قربانیوں کو وہ انسان کبھی نظر انداز نہیں کر سکتا, جس کے سینے میں اسلام کا درد رہتا ہے, پروردگار عالم نے جنہیں اپنے دین کی نصرت و حمایت کے لیے, جن کو پروردگار عالم نے, اسلام کی عظمت اور تقدس اور اس کی سرحد و سیما کی حفاظت کے لیے منتخب کیا ہے, کت نے خوش نصیب ہے وہ جماعت جو بیدار ہوتی ہے تو رخ مصطفی ان کی نگاہوں کے سامنے ہوتا ہے, ان کے کان سنتے ہیں تو رسول کائنات کے اقوال سنتے ہیں, ان کی انکھیں دیکھتی تھیں تو مصطفی جان رحمت کا رخ زیبہ دیکھا کرتا تھا وہ صحابہ کرام جنہوں نے اپنے محبوب کے ایک اشارے پ ر

نہ..............................گھر دیکھا

نہ..............................در دیکھا

نہ..............................جائیداد دیکھی

نہ..........................باغات دیکھے

نہ..........................کھیت دیکھا

نہ..........................کھلیان دیکھا

نہ..........................دکان دیکھی

نہ..........................مکان دیکھا

نبی ﷺ نے------------------اشارہ کیا

صحابہ نے-----سب کچھ اسلام کے نام پر قربان کر دیا

صحابہ کے ساتھ اہل بیت کا اگر ذکر نہ کیا جائے, تو صحابہ کی تاریخ نامکمل رہے گی, نامکمل رہے گی! , صحابہ کی قربانیوں کو دیکھنا ہے, تو اہل بیت اطہار کی زندگی سے معلوم کرو, ان کی خدمات کو دیکھنا ہے تو اہل بیت اطہار کی زندگی سے معلوم کرو, صدیق اکبر نے دین ک ی خاطر باغات کو قربان کیا, تجارت کو قربان کیا, سب کچھ قربان کیا, اے صدیق اکبر! ہم آپ کی زندگی کا یقیناً اگر تلاش کرنا چاہیں گے تو کہاں تلاش کریں گے صدیق اکبر کی بارگاہ سے اواز آرہی ہو گی, اے لوگوں! میری اس خدمات کو دیکھنا ہے تو اہل بیت اطہار کی زندگی کا مطالعہ کرلینا

جب وقت آئے گا--------------تو وہ گھر چھوڑ کر کربلا کا رخ کریں گے

جب وقت آئے گا--تو تخت سمناں کو ٹھوکر مار کر وہ بھارت کا رخ اختیار کریں گے

جب وقت آئے گا-----------------سنجر چھوڑ کر اجمیر کا رخ کرینگے

جب وقت آئے گا----------وہ شہر حلب کو چھوڑ کر انڈیا کا رخ اختیار کریں گے

یہ صحابہ کرام ہیں جن کی عظمتوں کا یہ عالم ہے, کہ خدا کی قسم اگر ان کا نشان رہ گزر مل جائے تو جبہ چاہوں گا !

ان کا نشان رہ گزر۔۔۔۔۔۔۔ مل جائے

تو ہر انسان مذہب عشق کا امام بن جائے

لیکن یہ حالات کی ستم ظریفی کہو یا شہرت طلبی کا جنون کہ وہ انسان، جو نشان منزل کہاں پاتا، جسے گرد راہ نصیب نہ ہوئی، لیلائے ہند کے دیوانوں نے، اس کو عشق و محبت کا امام بنا دیا، عشق و محبت کا امام بنا دیا میں بتانا یہ چاہوں گا، یہ زرق برق برسات، یہ جبہ و دستار، انسان کے داغ اور دھبے کو تو چھپا سکتے ہیں، انسان کے کردار کو نہیں چھپا سکتے ہیں، یاد رکھو یہ خانقاہیں ہیں جہاں منافقت کو، جہاں نفاق کو قدموں سے روند دیا جاتا ہے، وہ کوئی اور جماعت ہو گی، جو ایک چہرے پر کئی چہرے لگا کر گھومتی ہو گی، یہ اسلامی نظریات کا ترجمان خانقاہ ہے اور یاد رکھو جو بھی اہل سنت کی خانقاہ ہو گی، شرط ہے خانقاہ ہو، خواہ مخواہ نہ ہو، اگر ایسی خانقاہیں ہیں ہماری تاریخ پڑھو، ہم آج کے مسلمان نہیں ہیں، اسلام تو ان کے در سے ملا ہے، اسلام ان کے گھر سے ملا ہے، حیرت کی بات ہے، سر کٹائیں آل رسول گھر لٹائیں آل رسول

اور کنیدہ دہن مولوی کہتا ہے اسلام میرے دم سے ہے

میں کہتا ہوں!۔۔۔۔۔۔ تو مسلمان ان کے دم سے ہے

یہ پیشاور مولوی کسی کے نہیں ہو سکتے، آپ اپنے آباواجداد کی تاریخ کا مطالعہ کرو، میں سب کو گھر واپسی کی دعوت دے رہا ہوں، تمہیں اسلام ملا ہے تو اس در سے ملا ہے، ایمان ملا ہے تو اس در سے ملا ہے، عرفان ملا ہے تو اس در سے ملا ہے، اس در د کو جب چھوڑو گے تو در در کی ٹھوکریں کھاتے پھرو گے حیرت کی بات ہے، اس دور میں ایسے ایسے پیشاور لوگ موجود ہیں، کہ پیسہ دو اپنے اسٹیج پر بلواؤ جو چاہو بلوا لو، وہاں جائیں گے تو بدل ج ائیں گے، ایک چہرے پر کئی چہرے لگا لیتے ہیں

یہاں کچھ ہے~

عشق قاتل سے بھی اور مقتول سے بھی ہمدردی ہے
مجھ کو بتاؤ بھلا کس محبت کی جزا چاہتے ہو
سجدہ خالق کو بھی اور ابلیس سے بھی ہمدردی ہے
حشر میں کس کی عقیدت کا صلہ چاہتے ہو

ارے سراسر موم ہو جا یا سنگ ہو جا
چاہے ادھر رہ یا ادھر رہ، دو کشتی پر پیر رکھو گے چر جاؤ گے، اسلام دوگلی باتیں نہیں کرتا، ہر دور میں اسلام نے وحدانیت کا پیغام دیا ہے، اسلام کے نزدیک پہلے یہ ہے کہ باطل کا انکار کرو اور حق کا اقرار کرو، پہلے اقرار نہیں ہے، پہلے انکار ہے، پہلے الا اللہ نہیں ہے، پہلے لا الہ ہے، انکار کیا نہیں، ہم تجھے بھی مانتے ہیں، اسے بھی مانتے ہیں، انہیں بھی مانتے ہیں، بدنام تم نے کیا ہے، رسوا تم نے کیا ہے، کل کیا بات ہے، ہم چند تھے لیکن پوری کائنات میں ہماری عظمت کا لوہا مانا جاتا تھا، آج کروڑوں کی تعداد میں ہو کر کے ہم بکھر چکے ہیں، اس لیے کہ عقیدے کے سوداگروں نے، ہمارے ضمیر کا سودا کر لیا ہے، آپ خود کو پہچانو! ، اپنی حیثیت کو جانو، اس کانفرنس کے انعقاد کا مقصد یہ ہے، کہ ہم یہاں سے دنیا کو محبت کا پیغام دیں، صدیق اکبر کی صداقت سے آشنا کرائیں، فاروق اعظم کے جلال اور آپ کی عظمت سے دنیا کو آشنا کرائیں- رب نے فرمایا:
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ [2]
جامع تفسیر خازن ہے، جلد ۰۴ ہے، صفحہ نمبر ۱۷۳ ہے، حضرت علاؤ الدین بغدادی فرماتے ہیں! کہ آیت کریمہ میں والذین معہ سے مراد، صدیق اکبر ہیں، اشداء سے مراد، فاروق اعظم ہیں، رحماء سے مراد عثمان غنی ہیں، رکعا سجدا سے مراد علی مرتضی ہیں، یبتغون فضلا سے مراد جملہ صحابہ کرام ہیں
جن کی عظمت کا خطبہ قرآن پڑھ رہا ہو

[2] القرآن : پ.۲۶. س.۴۸. آ.۲۹

جن کے بارے میں نبی نے واضح طور پر فرمایا:

لاَ تَسُبُّوا میرے صحابہ کو گالیاں نہ دو, گالیاں نہ دو

فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے

لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلاَ نَصِيفَهُ[3]. اگر تم میں سے کوئی جبل احد کے برابر ہے احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے پھر بھی میرے صحابہ کے ایک سیر یا نصف سیر کے برابر نہیں پا سکتا, احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر دو , میرے صحابہ نے جو ایک سیر دیا ہے تم اس کو نہیں پا سکتے ہو, وجہ کیا ہے؟ کہ انہوں نے ایک سیر دیا ہے, اس میں خلوص تھا, اپنے محبوب کی رضا کا جذبہ تھا, اور آج تم زکوۃ خیرات کے نام پر چادر اور کمبل بھی تقسیم کرو تو پہلے میڈیا والوں کو بلا لیتے ہو, فوٹو صاف آنا چاہیے لوگ دھوکہ نہ کھا جائیں

کہ سعید اختر کی جگہ کہیں کوئی دوسرا تو نہیں بانٹ رہا ہے, صحابہ تھے, کتنا دیا, یہ نہیں سوچتے تھے, آرزو تھی خدا کی قبول کر لے, اے نبی آپ کو قبول کر لیں, رسول کائنات نے اشارہ کیا صدیق تیرے باغات یہاں موجود ہیں, تیرا نام تجارت کی منڈیوں میں چل رہا ہے, لیکن محبوب کا اشارہ ہے, باغات کو چھوڑ دو, تجارت کو لات مار دو, میرے ساتھ ہجرت کے لیے تیار ہو جاؤ, تو جہ چاہوں گا, تیار ہو جاؤ, صدیق اکبر کا جواب تھا یا رسول اللہ, یہ باغات کیا ہے, یہ تجارت کیا ہے, اگر جان مانگو تو صدیق جان دینے کے لیے تیار ہے۔

ضیائے سید ابرار ہیں صحابہ کرام
قرار حیدر کرار ہیں صحابہ کرام
علی کے چاہنے والوں علی کے ساتھ رہو
علی کے یار ہیں غم خوار ہیں صحابہ کرام

---

[3] حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الآخَرَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي، هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِي لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلاَ نَصِيفَهُ " .صحيح مسلم 2540,2541

حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں:

رسول کائنات نے ارشاد فرمایا، شب معراج، شب اسریٰ، میرا سفر جاری تھا، حدود جنت میں داخل ہوا، بہار جنت بن کر، جنت کو جنت ہونے پر ناز ہے، جن کے صدقے میں بنائی گئی، آج وہ تاجدار، آج کونین کا دولہا یہاں جلوہ گر ہے، رسول کائنات آگے بڑھ رہے ہیں، چلتے چلتے لائن سے درخت کی قطاریں، آپ آگے بڑھے، ایک پھل ٹوٹا، سرکار کے ہاتھ میں آیا، چار ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا، کہو سبحان اللہ، چار ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا، اور ان چار ٹکڑوں سے انتہائی حسین و جمیل، انتہائی خوبصورت چار حوریں نمودار ہو گئیں، جن کے حسن کے بارے میں آقا فرماتے ہیں، اگر وہ اپنا حُسن دنیا میں ظاہر کر دیں، تو زمین و آسمان والے فتنے میں پڑ جائیں، اپنا ہاتھ اگر زمین کی طرف بڑھا دیں تو چاند سورج کی روشنی ماند پڑ جائے، اور اگر وہ مسکرا دیں تو ان کی منہ کی خوشبو سے زمین و آسمان معطر ہو جائیں کہو سبحان اللہ، رسول کائنات نے ارشاد فرمایا، حوران خلق، تیرا کیا معاملہ ہے، لاکھوں حوریں ہیں، لیکن خصوصی طور پر یہ چار حوریں، تم کون ہو ؟

عرض کیا یا رسول اللہ، خدا نے آپ کے صدقے میں مجھے صدیق کے لیے پیدا کیا ہے

تم؟ کہا! حضرت عمر کے لیے

تم؟ کہا! یا رسول اللہ اس ذات کے لیے جو اپنے خون سے لت پت تھا، جسے قتل کیا گیا ہو گا،

حوران کو معلوم، میں عثمان ابن عفان کے لیے ہوں

چوتھی حور سے میرے آقا نے فرمایا تم؟ "فسکت"، پوچھا تم کس کے لیے؟

حور خاموش کہا کیا بات ہے، "فقالت" وہ بول پڑی یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضے میں میری جان ہے، خدا نے مجھ کو جمال فاطمہ سے پیدا کیا ہے، حسن فاطمہ سے پیدا کیا ہے، اور خدا نے میرا نام بھی فاطمہ کے اوپر ہی فاطمہ رکھا ہے، اور اے اللہ کے رسول سیدہ فاطمہ کے نکاح سے ایک ہزار سال پہلے پروردگار عالم نے علی سے میرا نکاح کرا دیا ہے-

علی کے چاہنے والو علی کے ساتھ رہو, صحابہ کرام کے ذکر کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ان سے الگ ہو جاؤ, پھر تم علی کے نہیں رہے, علی کے نہیں رہے, اس خانقاہ سے پیغام لے کر کے جاؤ, جو وحدت کا پیغام ہے, جو محبت کا پیغام ہے, پورے ایشیا میں

تصوف کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مدار اعظم نے سکھایا ہے
پیار کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مدار اعظم نے سمجھایا
وفا کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مدار اعظم نے سمجھایا
حیا کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مدار اعظم نے سمجھایا
قرآن کی ہدایات کیا ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مدار اعظم نے سمجھایا
اسلام کی تعلیمات کیا ہیں وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مدار اعظم نے سمجھایا
مصطفی کیا ہے خدا کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مدار اعظم نے سمجھایا
خدا کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مدار اعظم نے سمجھایا

یاد رکھو! چوراہوں پر دھکے کھانے کا نام تصوف نہیں ہے, آئیں, بائیں, شائیں بکنے کا نام تصوف نہیں ہے, حن فیت کا پیغام دینے والا, مبلغ اول کا نام قطب المدار ہے, قدم لڑکھڑا رہے ہوں کیا یہ صوفی ہے, میں کہتا ہوں یہ صوفی نہیں یہ کوفی ہے, ارے صوفی وہ ہوتا ہے جس کا دل پاک ہو, ضمیر پاک ہو, عقیدہ پاک, ہو زندگی پاک ہو, بندگی پاک ہو, یہ صوفیہ کی جماعت ہے, کہ جن کے چہروں کو دیکھو تو اگر ذرا بھی دیانت داری ہے تو تم کلمہ پڑھ لوگے, اور بالکل سیاہ ہو گیا ہو تو پھر سرکار کو دیکھ کر بھی ابو جہل کلمہ نہ پڑھ سکا~

میرے مصطفی سا جہان میں بھلا کون قدر شناس ہے
کوئی پاس رہ کے بھی دور ہے کوئی دور رہ کے بھی پاس ہے

میرے عزیز !

علی کے چاہنے والو علی کے ساتھ رہو
علی کے یار ہیں غم خوار ہیں صحابہ کرامؓ
اللہ کی الفت ہے صحابہ کا تذکرہ
ایماں کی حلاوت ہے صحابہ کا تذکرہ

زمانہ بدلتا رہے گا، انقلابات آتے رہیں گے، گردش ایام دنیا کے سامنے بدلتا رہے گا، لیکن کوئی اسے مٹانا چاہے تو کوئی اسے مٹا نہیں سکتا، اس لیے کہ ایک سچی ایک ایسی حقیقت ہے صحابہ کا تذکرہ، کہ ہر دور میں ہوا ہے، ہو رہا ہے، صحابہ کا ذکر سعید اختر کی خطابت کا محتاج نہیں ہے، رائٹر کے قلم کا محتاج نہیں ہے

جب تک دنیا میں قرآن رہے گا
صحابہ کرام کی عظمت کا اعلان رہے گا

کوئی نہیں مٹا سکتا، یاد رکھنا، فلاں نے یہ کیا فلاں نے وہ کیا، معصوم اللہ تبارک و تعالی نے صرف انبیاء علیہم السلام کو پیدا کیا ہے، غیر انبیاء چاہیں صدیق ہوں عمر ہوں عثمان ہوں، کوئی بھی ہوں غلطی نہ ہو یہ ممکن ہے، لیکن غلطی ہونا ناممکن نہیں، لیکن اس کے اسباب کیا ہیں، علل کیا ہیں، جب ہماری فکر کی رسائی وہاں تک نہیں ہے، تو ہم کسی کے بارے میں کچھ کیا کہہ سکتے ہیں، ہم تو اتنا کہیں گے کہ~

ضیائے سید ابرار ہیں صحابہ کرام
قرار حیدر قرار ہیں صحابہ کرام
انہی کی خون حرارت سے دین زندہ ہے
خدا کے دین کے نگہدار ہیں صحابہ کرام

اسلام زندہ باد عظمت صحابہ و اہل بیت کانفرنس پائندہ باد
السلام علیکم.....

دوسری تقریر

معزز دوستوں، واجب الاحترام بزرگوں، ہونہار نوجوانوں!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ....

الحمدللہ! الحمدللہ کفی والصلاۃ والسلام علی سیدنا و مولانا مُحَمَّدن المصطفی وعلی الہ واصحابہ التقی خصوصا علی سیدنا بدیع الحق والدین مدار الدنیا والعقبی قال اللہ تبارک و تعالی فی القران الحکیم قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰىؕ مَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًاؕاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ[4]. صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسولہ النبی الامین الکریم ونحن علی ذالک لمن الشاھدین والشاکرین والآمین والحمد اللہ رب العالمین۔

اللھم صلی علی سیدنا و شفیعنا و نبینا و مولانا مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم جد الحسن و الحسین وعلی المدار البدیع الکریم وبارک وسلم صلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

اس سرزمین پر جشن مدار العالمین، اور اس جشن میں محبان اہل بیت اطہار کا یہ امڑتا ہوا سیلاب، اور کوثروزمزم کی معصوم لہروں کی طرح امڑتا ہوا یہ مجمع، آج کے اس افتراق وانتشار کے ماحول میں حسینیت کے نام پر، مداریت کے نام پر، ولایت کے نام پر، محبت کے نام پر اتحاد واتفاق کا بے مثال نمونہ ہے۔

محفل کا رنگ، سامعین کا امنگ، جوانوں کے تیور، اور بزرگوں کے حوصلے کو دیکھ کر میں یقین سے کہہ سکتا ہوں، کہ یہ مجمع حسینی مجمع ہے، یہ مجمع حسینی مجمع ہے

[4] سورۃ الشوری، آیت ۲۳

"کرم ہے ہم پہ خدا کا حسین والے ہیں"

کون اپنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ کون بیگانہ ہے

کون سچا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ کون جھوٹا ہے

کون رہبر ہے۔۔۔۔۔۔ کون رہزن ہے

کون راحت ہے۔۔۔۔۔ کون آفت ہے

کون جاں نثار ہے۔۔۔۔۔ کون مکار ہے

کون وفا شعار ہے۔۔۔۔ کون جفا کار ہے

کون مدد گار ہے۔۔۔۔۔ کون غدار ہے

کون نکوکار ہے۔۔۔۔۔۔ کون بدکار ہے

کون سنی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ کون سن ہے

~~~ اگر یہ جاننا ہو تو ~~~

شجروں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ دیکھو

جذبوں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ دیکھو

قدموں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ دیکھو

چہروں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ دیکھو

باتوں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ دیکھو

آثاروں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ دیکھو

بہاروں کو جذبوں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ دیکھو

سوز و کرب کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ دیکھو

حسب و نسب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ دیکھو
~~~

علم و ادب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ دیکھو

باپ داداؤں کا نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ پوچھو

کس علاقے کا رہنے والا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ معلوم کرو

نعرۂ علی لگاؤ۔۔۔۔۔۔جس کا چہرہ کھل جائے سنی ہے

اور جس کا وجود ہل جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ سن ہے

~~~~~

نعرۂ علی لگاؤ۔۔۔۔۔۔جس کا چہرہ کھل جائے وہ اپنا ہے

جس کا وجود ہل جائے ۔۔۔۔۔۔۔وہ سمجھو کسی اور کا ہے

ے

کرم ہے ہم پہ خدا کا حسین والے ہیں

ہیں اہل بیت کے شیدا حسین والے ہیں

یزید مر گیا مر گیا اور مٹ گئے یزیدی سب

حسین زندہ ہیں اور زندہ حسین والے ہیں

یزید مر گیا اور مٹ گئے یزیدی سب، حسین زندہ ہیں زندہ حسین والے ہیں، میرا عقیدہ ہے حسین زندہ تھے۔

حسین زندہ ہیں دستور زندگی کی طرح

شہید مرتا نہیں عام آدمی کی طرح

یزید ڈوب گیا شام کے اندھیروں میں

حسین پھیلے ہیں دنیا میں روشنی کی طرح

~~
~~~~~

طارق کبھی موجوں کے قدم لیتے ہیں
خالد کبھی ہاتھوں میں علم لیتے ہیں
اور ہر دور میں اٹھتے ہیں یزیدی فتنے
ہر دور میں شبیر جنم لیتے ہیں

خلقت ہر دور میں ہوئی، ہو گی، ہوتی رہے گی، ازل سے ابد تک، آدم سے اس دم تک، کبھی دارالندوہ قائم ہو، امکہ میں میٹنگ بلائی گئی، محمدی مشن کو غرق کرو، محمد کا کام نہ ہونے دو، وہ دارالندوہ ادھر تھا، جو مشن محمدی کو ختم کرنا چاہتا تھا، انڈیا میں بھی دارالندوہ قائم کیا گیا یہاں سے فتوے نکالے گئے

علم حسینی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بند کرو
تعزیۂ حسینی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بند کرو
نوحۂ حسینی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بند کرو
نعرہ حسینی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بند کرو
نشان حسینی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بند کرو
جلسۂ حسینی کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بند کرو
جلوس حسینی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بند کرو
مجلس حسینی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بند کرو
ذکر حسینی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بند کرو

لیکن تاریخ نے دیکھا ~ ~ ~

مولویوں کی ساری حرکتیں ایک طرف
حسین کی برکتیں۔۔۔۔۔ایک طرف
(نعروں کی گونج)

اہل سنت کا کارواں، حسینی کارواں ہے, کاروان علی ہے, کاروان اہل بیت ہے میں تو بار ہا کہتا ہوں یزیدیت! یزیدیت جب پوری قوت میں تھی، تو حسینیت کو نہ مٹا سکی آج حسینی تو پوری کائنات میں ہیں بے خبر یزیدی حسینیت کو کیا مٹا سکتا ہے۔

حسین! حسین

کسی کی دولت کی بنا پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زندہ نہیں ہے

کسی کی ثروت کی بنا پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زندہ نہیں ہے

کسی کی شوکت کی بنا پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زندہ نہیں ہے

کسی کی سیاست کی بنا پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زندہ نہیں ہے

کسی کی شجاعت کی بنا پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زندہ نہیں ہے

کسی کی کرامت کی بنا پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زندہ نہیں ہے

مدبر کی تدبیر پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زندہ نہیں ہے

سپاہی کی شمشیر پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زندہ نہیں ہے

مقرر کی تقریر پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زندہ نہیں ہے

کسی رائٹر کے قلم پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زندہ نہیں ہے

کسی مفکر کی فکر پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زندہ نہیں ہے

میرا حسین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ میڈیا کا محتاج ہے

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انٹرنیٹ کا محتاج ہے

تمہارا ووٹ ملے یا نہ ملے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ گنبد خضرا کا سپورٹ ملتا رہے

(محفل میں بیحد داد تحسین کی صدائیں)

سپورٹ ملتا رہے گا

حسین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سچائیوں کی بنیاد پر زندہ ہیں

حقیتوں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بنیاد پر زندہ ہیں

کوئی اور جماعت ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس جماعت کی پہچان جماعت والے ہوں گے

فلاں صاحب نہیں ہوں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو نام لینے والا کون رہے گا

فلاں صاحب کی رفاقت کی جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔داہنا بازو ہو گا

فلاں یا کوئی اور جماعت ہو گی یا کوئی اور مرکز ہو گا۔۔۔۔۔۔جس مرکز کی پہچان لوگ ہونگے

حسین!

حسین کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم بیان نہیں

حسین کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم جہان نہیں

حسین کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم عرفان نہیں

حسین کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم زبان نہیں

حسین کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم پہچان نہیں

حسین کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم قاصدان نہیں

حسین کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم رہبران نہیں

حسین کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم نشان نہیں

کہ تم ہمیں مٹا دو۔۔۔۔۔۔تو حسینی مٹ جائیں گے

ہم حسین کی پہچان نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حسین ہماری پہچان ہے

ہم رہیں یا نہ رہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حسین کی پہچان زندہ رہے گی

طارق کبھی موجوں پہ قدم لیتے ہیں
خالد کبھی ہاتھوں میں علم لیتے ہیں
اور ہر دور میں اٹھتے ہیں یزیدی فتنے
ہر دور میں شبیر جنم لیتے ہیں

کیا یہ درد کی بات نہیں ہے، کیا یہ احساس کا معاملہ نہیں ہے!

بیڑیاں پہنیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول
کڑیاں پہنیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول
وعدہ نبھائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول
جان لٹائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول
دھوکہ پائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول
رخسار پر تماچے کھائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول
مالک کل ہو کر فاقہ کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول
سسکیاں سکینہ لے۔۔۔۔۔۔ علی اصغر کو قتل کیا جائے
علی اکبر کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جوانی لوٹی جائے
گھر چھوڑیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو آل رسول
در چھوڑیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو آل رسول
تخت سمنا کو ٹھوکریں ماریں۔۔۔۔۔۔۔۔ تو آل رسول
شہر حلب کو ترک کریں۔۔۔۔۔۔۔۔ تو آل رسول
عھد نبھایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول نے
خون اپنا بہایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول نے

گھر لٹایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول نے

سکون وچین کھویا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول نے

اپنا جسم کٹوایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول نے

سر نیزوں پر چڑھوایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول نے

بازو کٹوائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول نے

جب اسلام بچایا تو مولوی کہتا ہے~

ہم نہ ہوتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو بھارت میں دین نہ ہوتا

ہم نہ ہوتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہندوستان میں علم نہ ہوتا

ہم نہ ہوتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو ہندوستان میں درسگاہیں نہ ہوتیں

میں کہتا ہوں!

آل رسول نہ ہوتے، تو مسلمان بھی نہ ہوتا، تو مسلمان بھی نہ ہوتا

ہندوستان میں اسلام کی بہار مسند نشینوں کا صدقہ نہیں۔۔۔ کربلا کے خاک نشینوں کا صدقہ ہے

یہ خواجہ معین الدین کا پیغام ہے قربانی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جو آج دین کی عنایت ہو رہی ہے

یہ صابر پاک ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جو بے صبروں کو صبر و تحمل کا ضابطہ عطا کر رہے ہیں

مخدوم اشرف ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو ولیوں کو شرافتیں عطا کر رہے ہیں

یہ نظام الدین اولیاء ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جو دین کا نظام سنبھالے ہوئے ہیں

وہ قطب المدار ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ جو ذہن و فکر کے ایوانوں میں وحدت کا چراغ جلائے ہوئے ہیں

یہ اولیاء کرام ہیں جن کے دم سے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسلام کی بہار ہے

------------چہرے پر نکھار ہے

--------بھارت میں میرا پریوار ہے

-----------لب پر نعرۂ دم مدار ہے

----------اور ہم سب کا بیڑا پار ہے

(نعرے کی گونج)

یاد رکھو! ہم سنی علماء، سنی جماعتیں، امریکی ڈالر پر زندہ نہیں--------اولیاء کرام کے پاور پر زندہ ہیں

یاد رکھو!

ہم اہل سنت سے ٹکرانے کی کوشش نہ کرو, ہم حسین والے ہیں, ہم علی والے ہیں

بدر و حنین کا معرکہ ہو----------------------------------یا نبوت کا حریم ناز ہو

وہ کربلا کا میدان ہو----------------------------------یا ملک ہندوستان ہو

وہ سنجر کی دھرتی ہو----------------------------------یا ملک سمنان ہو

جہاں دیکھو علی علی، ابن علی، جہاں ذات علی ہے یا ہر جگہ اتنے علی

خدا کی مرضی یہی ہے، مصطفی کی مرضی یہی ہے

کہ جس دین کی بنیاد مصطفی نے رکھی اللہ اکبر!

رسول کائنات آگئے-----------------------------قرآن آگیا

نبی آگئے-----------------------------------اسلام آگیا

نبی آگئے-----------------------------------اخلاق آگیا

نبی آگئے-----------------------------------اخلاص آگیا

مصطفی آگئے---------------------------------دین آگیا

نبی آگئے-----------------------------------تہذیب آگئی

نبی مسکرانے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسلام مسکرانے لگا

نبی دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسلام دیکھنے لگا

نبی بولنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسلام بولنے لگا

نبی چلنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسلام چلنے لگا

نبی جہاں گئے اسلام وہاں گیا

نبی مکے میں ہے..اسلام مکے میں

مصطفی مدینے میں...اسلام مدینے میں

مصطفی ملک شام کی منڈیوں میں..................................اسلام ملک شام میں

مصطفی عکاظ کے بازاروں میں......................................اسلام عکاظ کے بازاروں میں

مصطفی طائف کے میدانوں میں.......................................اسلام طائف کے میدانوں میں

مصطفی بدرو حنین کے معرکے میں.................................اسلام بدرو حنین کے معرکے میں

نبی جہاں گئے اسلام وہاں گیا (نعرے کی گونج)

نبی آگئے..اسلام آگیا

نبی مسکرانے لگے...اسلام مسکرانے لگا

نبی جہاں گئے..اسلام وہاں گیا

میں نے عالم خیال میں اسلام سے سوال کیا، عالم خیال میں، اسلام یہ سچ ہے

نبی جہاں گئے...تو وہاں گیا

نبی بولنے لگے...تو بولنے لگا

نبی جہاں پہنچے...تو وہاں پہنچا

لیکن

مصطفی انڈیا میں تو نہیں آئے تھے............................تو کیسے چلا آیا

یہ مصطفی امریکہ کے وائٹ ہاؤس میں نہیں گئے تھے.....................تو کیسے پہنچ گیا

افغانستان کی تورا بورا پہاڑیوں پر نہیں گئے تھے.....................تو کیسے پہنچ گیا

انڈونیشیا میں نہیں گئے تھے............................تو کیسے پہنچ گیا

اسلام کہتا ہے سعید اختر پلاموی، یہ حق ہے مصطفی آئے تو اسلام آگیا

اسلام آیا تو یہ..................احمد مختار کا صدقہ

کائنات میں اسلام پھیلا............یہ اہل بیت اطہار کا صدقہ (نعروں اور داد و تحسین کی پرزور گونج)

اللہ اکبر کہتے ہیں نہ کہ۔

طارق کبھی موجوں کے قدم لیتے ہیں
خالد کبھی ہاتھوں میں علم لیتے ہیں
اور ہر دور میں اٹھتے ہیں یزیدی فتنے
ہر دور میں شبیر جنم لیتے ہیں

ہر دور میں شبیر...........

یہ سچ ہے کہ جب جب اسلام کی غیرت کو آواز دی گئی، اسلام کی حقانیت کو للکارا گیا، تو کردار حسینی ہے جو کسی نہ کسی نام سے، کسی نہ کسی مقام پر، کسی نہ کسی شکل و صورت میں دنیا کے سامنے آیا ہے اور اسلام اور اسلام کی عظمتوں کی حفاظت کی ہے۔

آپ اجازت دو تو میں کہہ دوں~

وہ کردار حسینی تھا جو معین الدین کی شکل میں.....................ملک کی اعانت کر رہا تھا

جو نظام الدین کی شکل میں.. دین کا نظام سنبھال رہا تھا

جو صابر پاک کی شکل میں بے صبروں میں........................ صبر و تحمل کو زندہ کر رہا تھا

جو وارث پاک کی شکل میں .... عشق رسول کی وراثت قوم میں تقسیم کر رہا تھا

ہر دور میں اٹھتے ہیں یزیدی فتنے-------- ہر دور میں شبیر جنم لیتے ہیں

سوچا گیا کربلا کی سرزمین پر، حسین کا مشن ہم نے ختم کر دیا, حسینیت مسکرا اٹھی اور دین کی شکل میں, شہر حلب کو چھوڑا ہے اور ہندوستان کے شہروں کو اپنے قدموں کی ٹھوکروں سے پاکیزہ کر کے زمانے کو پیغام دے دیا ،ابن حسین زندہ ہے اسلام کا نام زندہ ہے (نعرے کی پرزور گونج)

میر امدار بھارت میں, ابن علی بھارت میں, شہزادہ حسین بھارت میں ایسے وقت میں جلوہ گر ہوا کہ جب خواجہ معین الدین, بلکل سچائی

۵۳۴ ہجری میں سرکار غریب نواز کی ولادت

۴۷۱ ہجری میں شہباز لامکانی مخدوم سبحانی شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی

غریب نواز ۵۳۴ ہجری میں, بعد میں, اس کے بہت بعد, بہت بعد

لیکن! میر امدار!

۲۸۲ ہجری میں انڈیا کی سرحدوں پر قدم رکھ چکا تھا

غریب نواز---------------------------------- نہیں ہیں

معین الدین-------------------------------- نہیں ہیں

علاؤالدین--------------------------------- نہیں ہیں

قطب الدین-------------------------------- نہیں ہیں

شمس الدین۔۔ نہیں ہیں

نظام الدین۔۔ نہیں ہیں

تاج الدین۔۔ نہیں ہیں

کوئی اسلام کا نام لیوا نہیں ہے

نہ اذان کی صدائیں ہیں۔۔۔۔۔۔ نہ قرآن کی تلاوت ہے

میرا مدار آتا ہے~

سمندر کی لہریں کہنے لگتی ہیں، گنگ و جمن کی لہریں پکارنے لگتی ہیں، ارے کون؟ کون کہاں سے آئے ہو؟ کس لیے آئے ہو؟

مدار پاک کے تیور نے کہا!

میں ابن علی ہوں, دین اسلام کا پیغام لے کر آیا ہوں, دین کے باغ کی یہاں بنیاد رکھنا چاہتا ہوں!

سمندر کی لہریں کہتی ہیں!

کہیں پاگل تو نہیں ہو گئے ہو تنہا آئے ہو, ہندوستان میں آئے ہو, ارے انڈیا میں جتنے بسنے والے لوگ ہیں سب کے ذہنوں فکر پر میرا قبضہ ہے, ان کے عقیدے پر میرا قبضہ ہے ان کے نظریات پر میرا قبضہ ہے, ان کی نگاہ میں مجھ سے زیادہ طاقتور کوئی نہیں ہے, ان کا خدا میں ہوں, ان کا پیغمبر میں ہوں, ان کا عقیدہ ہے کہ ان کے مرنے کے بعد جب تک ان کی مٹی گنگا کے حوالے نہ کر دی جائے تب تک پاپ نہیں دھو سکتا ہے, غفور الرحیم میں ہوں ان کی نظروں میں

نام کیا ہے؟.. کہا! بدیع الدین

کہا منصب؟.. قطب مدار

کہا کس لیے آئے ہو؟........................ کہا میں اسلام پھیلانے کے لیے!

کہا میرے ساتھ آجا.......................... تیرا ابھی نام ہو گا میرا ابھی کام ہو گا

وہ کوئی اور قوم ہو گی جو تجھے سلام کرتی ہو گی, جو تیرے آگے جھکتی ہو گی تجھے خدا مانتی ہو گی ہم تو اس جماعت کے وہ بندے ہیں جن کے حوصلے کا یہ عالم تھا کہ~

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے
(نعرے کی گونج)

کوئی اور قوم ہو گی جو تجھے سلام کرتی ہو گی، مومن سمندروں کی لہروں کو سلام نہیں کرتا، ان لہروں سے وضو کرتا ہے، اور خدا کی بارگاہ میں اپنا سر جھکاتا ہے~

دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

~

اولیاء کرام نہیں ہیں, تنہا میرا مدارہے,
پوچھو~

معین الدین نہیں تھے................................ تو دین کی اعانت کون کر رہا تھا؟

نظام الدین نہیں تھے................................ تو دین کا نظام کون سنبھال رہا تھا؟

صابر پاک نہیں تھے................ تو بے صبروں کو صبر و تحمل کا ضابطہ کون عطا کر رہا تھا؟

وارث پاک نہیں تھے..................... تو عشق رسول کی وراثت کو کون تقسیم کر رہا تھا؟

جب مخدوم اشرف نہیں تھے............ تو دین کی شرافتیں لوگوں کو کون عطا کر رہا تھا؟

~

اگر یہ سوال............................ کشمیر کی وادیوں سے کروگے

اگر یہ سوال.............................گنگ وجمن کی لہروں سے کروگے

اگر یہ سوال........................ہندوستان کے ذرات سے کروگے

توسب کے سب جواب دے رہے ہوں گے

صدائیں گونجتی ہیں ہند میں اللہ اکبر کی

جو سچ پوچھو یہ سب صدقہ مدار العالمین کا ہے

(نعروں کی گونج)

دلوں میں پیار کس درجہ مدار العالمین کا ہے

جسے دیکھو وہی شیدہ مدار العالمین کا ہے

صدائیں گونجتی ہیں ہند میں اللہ اکبر کی

جو سچ پوچھو تو یہ صدقہ مدار العالمین کا ہے۔

سنی مجاہدوں! تم زندہ رہو تو سنیت کی پہچان کو اپنی زندگی کے ساتھ رکھو, تمہارے ساتھ قرآن بھی ہو, تمہارے ساتھ نبی کا خاندان بھی ہو, یہ دونوں ہوں اس لیے! کہ یہ دونوں ہمیشہ ساتھ ساتھ رہیں گے, باقی لوگ تو آئے ہیں اور چلے جائیں گے لیکن یہ ہمیشہ ساتھ رہیں گے میں نہیں کہتا یہ مصطفی فرماتے ہیں! ہمیشہ ساتھ

ایک خدا نے دیا.................................جس کا نام قرآن ہے

ایک مصطفی نے دیا.........................جس کا نام مصطفی کا خاندان ہے

قرآن بھی ہے نبی کا خاندان بھی ہے

خدا نے قرآن دیا، اور فرمایا : انا نحن نزلنا الذکر وان له لحافظون

قرآن ہم نے دیا ہے اس کی حفاظت ہم کریں گے

کوئی سورتوں کو.. نہیں بدل سکتا

کوئی آیتوں کو.. نہیں بدل سکتا

پاروں کو.. نہیں بدل سکتا

زبر کو زیر زیر کو زبر.. نہیں کر سکتا

قرآن کی حفاظت ہم کریں گے رب نے فرمایا, قرآن خدا نے دیا ہے قرآن کی حفاظت خدا کر رہا ہے اور محمد نے خاندان دیا ہے اور خاندان کی حفاظت مصطفی کریں گے۔

اور نبی نے فرمایا قرآن اور اہل بیت ہمیشہ ساتھ میں رہیں گے، ہمیشہ ساتھ میں رہیں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر یہ دونوں مجھ سے ملاقات کریں گے قرآن ہو گا وہاں نبی کا خاندان ہو گا۔

یارسول اللہ! قرآن کے ساتھ آپ نے اپنا خاندان کیوں رکھا توجہ چاہوں گا!

آپ یہ بھی فرماسکتے تھے! اے لوگوں

میں جارہاہوں.......................................اور صحابہ کو چھوڑ کر جارہاہوں

میں قرآن کو چھوڑ کر جارہاہوں............................اور تابعین کو چھوڑ کر جارہاہوں

میں قرآن چھوڑ کر کے جارہاہوں........................ تبع تابعین کو چھوڑ کر جارہاہوں

میں قرآن چھوڑ کر کے جارہاہوں اور تمہارے دور کی مفتیان اکرام کو چھوڑ کر کے جارہاہوں

میں قرآن چھوڑ کر جارہاہوں.............. اور تمہارے دور کے علماء کو چھوڑ کر جارہاہوں

قرآن کے ساتھ------------------- صحابہ نہیں

قرآن کے ساتھ------------------- تابعین نہیں

قرآن کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تبع تابعین نہیں

مفتیان وقت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں

یارسول اللہ ایسا کیوں؟ اللہ اکبر!

نبی فرمائیں گے یہ بتا! صحابہ کب تک رہیں گے؟

100 سال کے لیے؟ 200 سال کے لیے؟ 300 سال کے لیے؟ قیامت تک کے لیے

اگر میں یہ کہتا کہ میں قرآن اور صحابہ کو چھوڑ کر کے جا رہا ہوں! تو صحابہ کا زمانہ سو سال تک!

توجہ چاہوں گا!

صحابہ کا زمانہ سو سال تک,100 سال کے بعد قرآن رہ جاتا صحابہ نہ ہوتے تنہا قرآن رہ جاتا,200 سال تک کا زمانہ تابعین کا, تین سو سال تک کا زمانہ تبع تابعین کا,300 سال کے بعد تنہا قرآن مجید رہ جاتا, تبع تابعین نہیں رہتے علماء کو ساتھ میں کیوں نہیں کیا؟

نبی مسکرا کر فرمائیں گے!

کہ علماء میں دار الندوہ کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پرورش پردہ نہیں ہیں؟

خانہ کعبہ کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شہزادے نہیں ہیں؟

دین کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ روزگار بنانے والے نہیں ہیں؟

اگر میں قرآن کے ساتھ تمہارے دور کے علماء کو ساتھ میں رکھتا, تو جو علمائے حق کی طرف نہیں, وہ قرآن کی آیتوں کو بیچ کر ڈکار جاتے لیکن قرآن کو بچانا تھا, میں نے ایک ایسی جماعت کو اس کے ساتھ رکھا کہ

کربلا کا میدان آئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چلا جائے گا

ملک کی سرحدیں.........................بدل جائیں گی

زمین کا جغرافیہ.........................بدل جائے گا

لوگوں کے ذہن وفکر.......................بدل جائیں گے

زمانے میں انقلاب............................ آتا رہے گا

لیکن

ہے قول محمد قول خدا فرمان نہ بدلہ جائے گا

بدلے یہ زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلہ جائے گا

مولانا شفیق قادری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں! ان کے حوالے سے

حضرت آدم سے مصطفی جان رحمت تک ہدایت کا راستہ نبوت, مصطفی جان رحمت کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو گیا, لیکن رسالت کا کام صبح قیامت تک چلتا رہے گا, فیضان رسالت صبح قیامت تک جاری رہے گا, نبوت نہیں ہے دروازہ بند, اب اس نبوت کے فیضان کو چلانے کے لیے مصطفی نے ولایت کا دروازہ کھول دیا, توجہ چاہوں گا! ولایت کا دروازہ کھول دیا, انبیاء معجزات کی شکل میں دنیا کے سامنے جو عجوبات پیش کرتے تھے، اولیاء کرام کرامات کی شکل میں میں دنیا کے سامنے وہ عجوبے پیش کرتے ہیں,

ہدایت کے دو راستے ہیں بنیادی طور پر, **نبوت** اس کے بعد **ولایت**

جاؤ گے کہاں؟

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں! نبوت خاصہ ذات مصطفی ہے, مطلب یہ ہے مصطفی کے علاوہ ایک لاکھ 24 ہزار یا جتنے بھی نبی بنے تو یہ مصطفی کے صدقے میں بنے, عالم ارواح میں فرمایا تھا ان امنت بھا جا انبیاء اے ارواح! اگر تم مصطفی پر ایمان لاؤ گے تو ہم تم سب کو نبوت عطا کر دیں گے, گویا کہ نبوت خاص ہے مصطفی کے ساتھ, ان کے علاوہ جو نبی بنا ہے وہ نبی کے صدقے میں نبی بنا, مجدد الف ثانی فرماتے ہیں! کہ ولایت خاص ہے علی مرتضی

کے ساتھ,ان کے علاوہ جو ولی بنے گا علی کے صدقے میں بنے گا, آل علی کے صدقے میں بنے گا,اولاد علی کے صدقے میں بنے گا

ولایت کا ڈنکا پیٹنے والوں!

جب تک اہل بیت کی چوکھٹ پر اپنی ناک نہ رگڑو گے, مدینۃ العلم و علی بابہا, علی کے صدقے میں خدا کی قسم ولایت ملتی ہے, تو بایزید بسطامی بن جاتا ہے وقت کا امام اعظم, لیکن آل رسول کے صدقے میں آل رسول کے صدقے میں

لوگ کہتے !ہیں

قرآن.............................میرے پاس

عرفان...........................میرے پاس

حقانیت.........................میرے پاس

تحریر............................میرے پاس

تدبیر.............................میرے پاس

علم...............................میرے پاس

حلم...............................میرے پاس

یہ لوگ کہتے ہیں ہمارے پاس

اور نبی فرماتے ہیں!

"انا مدینۃ العلم بابہا".[5]

---

[5] المستدرك على الصحيحين .4638

"علم کا شہر میں اور علی اس کے دروازہ" ہم تیری مانیں یا مصطفی کی؟

تم کہتے ہو! کہ قرآن میرے پاس

نبی فرماتے ہیں!

القران مع العلی و علی مع القران[6].

"قرآن علی کے ساتھ ہے علی قران کے ساتھ ہے" ہم تیری مانے یا مصطفی کی مانیں؟

نبی فرماتے ہیں!

الحق مع العلی وعلی مع الحق[7].

"حق علی کے ساتھ ہے علی حق کے ساتھ ہے" ہم تیری مانیں یا مصطفی کی مانیں؟

ولایت خاص ہے ذات علی مرتضی کے ساتھ

ہم سنی مسلمان میں سے کوئی بھی ولایت کا مرتبہ اگر پاتا ہے تو علی کے صدقے میں پاتا ہے، آل علی کے صدقے میں پاتا ہے، اولاد علی کے صدقے میں پاتا ہے

اور ظاہر ہے کہ

کھاتے ہیں تو ان کے صدقے میں

ہم پیتے ہم ہیں تو ان کے صدقے میں,

کھاتے ہیں ان کے صدقے میں

پیتے ہیں ان کے صدقے میں

---

[6] علی مع القرآن والقرآن مع علی، لن يتفرقا حتى يردا على الحوض. (المستدرک، ج: 3، ص: 123، رقم: 4685)

[7] ترمذی اپنی کتاب سنن میں حدیث 3 ، جلد 13 ، صفحہ 166 (باب مناقب علی)

جیتے ہیں ان کے صدقے میں

(نعرہ)

نامعلوم پارٹی کے لوگ کہتے ہیں!

کہ مولانا معلوم ہوتا ہے کہ حسین پاک کو سیاست کی کوئی خبر نہیں رہتی تھی! ارے حالات کے پیش نظر ایک رسگلے کے پیچھے نہ جانے آدمی کیا کیا لٹا دیتا ہے، ارے چند سکوں کے پیچھے ارے اقتدار بچانا تھا، کوفہ کی حکومت بچانی تھی، ملک شہر کا تخت و تاج بچانا تھا

ارے تھوڑی دیر کے لیے حسین یزید کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیتے

علی اصغر.............................بچ جاتے

علی اکبر کی.............................جوانی بچ جاتی

عون و محمد.............................بچ جاتے

ارے قاسم.............................بچ جاتے

حسینیت مسکرا کر کہتی ہے!

ارے نادان تو نے حسین کے ہاتھ کو سمجھا کیا ہے؟

حسین کا ہاتھ ایک ہاتھ نہیں!

خدا کے کمال قدرت کا نام.............................دست حسین ہے

مصطفی کی طاقت کا نام.............................دست حسین ہے

علی کی شجاعت کا نام.............................دست حسین ہے

فاطمہ کی طہارت کا نام.............................دست حسین ہے

اسلام کی شوکت کا نام.............................دست حسین ہے

حضرت صدیق کی صداقت کا نام.............................دست حسین ہے

فاروق کی عدالت کا نام..................................دست حسین ہے

عثمان کی سخاوت کا نام..................................دست حسین ہے

حسین کا ہاتھ یزید کے ہاتھ میں دینے کا مطلب یہ تھا کہ اسلام کی غیرت کا سودا کر دیا جاتا, اسلام کی عظمت کا سودا کر دیا جاتا

حسین پیدا ہوا ہے اسلام بچانے کے لیے

حسین پیدا اس لیے نہیں ہوا ہے کہ نہ ہو خاندان کی حفاظت (نعرے کی گونج)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے!

پوری دنیا میں, ذکر حسین خدا کی قسم سنیت کی پہچان بن چکا ہے, سنیت کی پہچان بن چکا ہے, بھول جائیں لوگ سنیت کی پہچان, دیکھ رہے ہیں حسین ہے, ذکر کربلا ہے, یہ سنیت کی پہچان ہے

اور سنیے! تاریخ کربلا صرف بیان شہادت کا نام نہیں ہے!

بلکہ اصلاح معاشرہ کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے تاریخ کربلا

وقت آجائے تو

بہن بھائی کا ساتھ کیسے دے..............................تاریخ کربلا سے پوچھو

باپ بیٹے کا رشتہ کیسا ہو................................تاریخ کربلا سے پوچھو

بھانجے اور ماموں کا رشتہ کیسا ہو.........................تاریخ کربلا سے پوچھو

بڑا بھائی چھوٹے بھائی کا ساتھ کیسے دیتا ہے وہ..................تاریخ کربلا سے پوچھو

چچا اور بھتیجی کا رشتہ کیسا ہوتا ہے وہ.........................تاریخ کربلا سے پوچھو

شوہر اور بیوی کے رشتے کیسے ہوتے ہیں وہ.....................تاریخ کربلا سے پوچھو

شجرے کی حقیقت کیا ہے وہ..............................تاریخ کربلا سے پوچھو

اسلام کی عظمت کیا ہے وہ.................................. تاریخ کربلا سے پوچھو

عبادت کی حقیقت کیا ہے وہ................................ تاریخ کربلا سے پوچھو

تاریخ کربلا، تاریخ کربلا سراپہ اسلام کے دستور کا نام ہے

اور حسین........................ نور علی نور کا نام ہے (نعرہ)

حسین کا غم زمانہ منا رہا ہے, دنیا منا رہی ہے,

میرے عزیز! ہندو مسلم سکھ عیسائی، واقعتا جلوس حسینی, حسین پاک سے منسوب یہ رسومات ایسے ہیں کہ جس میں صرف آپ نہیں, بلکہ ہمارے ہندو بھائی بھی وہاں عقیدت کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک بیٹا چند سالوں کے بعد اپنے باپ کی قبر تک بھول جاتا ہے, ایک پوتا اپنے دادا کا نام بھول جاتا ہے, ارے اگر دادا نہیں تو پردادا اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو صبح آپ اپنے بچوں سے پوچھ لیجیے پردادا کا نام کیا ہے, پردادا کے نام بھول گئے, پرنانا کے نام بھول گئے, دادا کی وفات کب ہوئی معلوم نہیں, کہاں ہوئی معلوم نہیں, کہاں دفنائے گئے معلوم نہیں, قبر کہاں ہے معلوم نہیں, اور محرم کا چاند نکلتا ہے

ہر بچہ---------------------------------- علی اصغر کی تڑپ کو یاد کر کے تڑپتا ہے

ہر بچی--------------------- حضرت سکینہ کی سسکیوں کو یاد کر کے بے چین ہو جاتی ہے

ہر نوعمر-------------------- عون و محمد کی عظمتوں کو سلام کرتا ہوا نظر آتا ہے

ہر بہن------------------ زینب کبری کے تقدس کو سلام کرتی ہوئی نظر آتی ہے

ہر عورت---------------------- حضرت شہر بانو کے سہاگ کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے

ہر بڈھا--------------------- حضرت عباس کے کٹے ہوئے بازوؤں کو سلام کرتا ہے

اور ہر جوان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ علی اکبر کے جذبہ کو اپنے سینے میں لیتا ہے

ہماری صبح لکھ دینا~

ہماری صبح لکھ دینا ہماری شام لکھ دینا

ہماری زندگی تم کربلا کے نام لکھ دینا

اور مٹا کر تم یزیدی بھیڑیوں کا نام دنیا سے

جہاں پر کفر لکھا ہو وہاں اسلام لکھ دینا

تیسری تقریر

25مارچ 2018 لکھنؤ

شیعہ صوفی سمبھاونا سمیلن میں کیا گیا خطاب

بغیر کسی تمہید کے, آج کی اس تاریخ ساز کانفرنس کے بینر تلے، آپ جیسے امن پسند سامعین کا یہ امڑتا ہوا سیلاب، اور گنگ و جمن کی معصوم لہروں کی طرح یہ بل کھاتا ہوا مجمع، آج کے اس افتراق و انتشار کے ماحول میں اتحاد و اتفاق کا بے مثال نمونہ ہے میں جب سے یہاں پر حاضر ہوں میں نے دیکھا،

محفل کا رنگ، سامعین کا امنگ، جوانوں کے تیور، اور بزرگوں کے حوصلے، سب متفقہ طور پر یہ بتا رہے ہیں کہ یہ مجمع حسینی مجمع ہے

" اور کرم ہے ہم پہ خدا کا حسین والے ہیں"

اور ہم ہی کیا۔

زمیں فلک مہ و اختر حسین والے ہیں
یہ کائنات کے منظر حسین والے ہیں
ہوا سے کہہ دو کہ آجائے آندھیاں لے کر
میرے چراغ کے تیور حسین والے ہیں

کون اپنا ہے کون پرایا ہے، کون اپنا ہے کون بیگانہ ہے، میں اکثر کہا کرتا ہوں اس دور میں اگر اس کو جاننا چاہتے ہو تو

یہ نہ دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ وہ کلمہ پڑھتا ہے کہ نہیں پڑھتا ہے

یہ نہ دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ وہ نمازیں ادا کرتا ہے یا نہیں ادا کرتا ہے

یہ نہ دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ وہ تہجد ادا کرتا ہے یا نہیں ادا کرتا ہے

یہ نہ دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ وہ حج ادا کرتا ہے یا نہیں ادا کرتا ہے

یہ نہ دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ وہ زکوۃ ادا کرتا ہے یا نہیں ادا کرتا ہے

یہ نہ دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ وہ روزوں کو رکھتا ہے یا نہیں رکھتا ہے

یہ نہ دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ وہ قرآن پڑھتا ہے کہ نہیں پڑھتا ہے

یہ نہ دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ وہ تسبیح پڑھتا ہے کہ نہیں پڑھتا ہے

یہ نہ دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ وہ لاالہ الا اللّٰہ پڑھتا ہے کہ نہیں پڑھتا ہے

یہ نہ دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ وہ محمد الرسول اللّٰہ پڑھتا ہے کہ نہیں پڑھتا ہے

ہمارا عقیدہ ہے کہ

ہزار سجدے زمین حرم پہ ہوں لیکن
علی کے در سے عقیدت نہیں تو کچھ بھی نہیں
بتا دیا ہے نبی نے اٹھا کے کاندھے پر
حسین تم سے محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں

(نعرہ کی گونج ہو رہی ہے)

میرے عزیز!

بڑے دکھ اور درد کے ساتھ یہ جملے عرض کروں گا، یہ حالات کی ستم ظریفی کہیے، یا کسی نہ کسی موڑ پر ہماری کمزوری، کہ جو قوم دنیا میں اس لیے آئی تھی کہ زمانے کو محبت کا پیغام دے، امن کا پیغام دے، آج اسی قوم کو بھری عدالت میں اپنا وجود ثابت کرنے کی ضرورت پڑ رہی ہے، کہ ہم آتنکوادی نہیں ہیں،

ارے نادانوں!

ہم حسینی ہیں حسینی! جنہوں نے آتنکواد کے خاتمے کے لیے سب کچھ قربان کر دیا، لیکن غیرت حق کا سودا نہیں کیا ہے نہیں کیا ہے۔

میں کہنا یہ چاہوں گا! اسلام کی عظمت کو سمجھنا چاہتے ہو، تمہارے پاس ٹائم نہیں ہے کہ تم کتابیں پڑھ سکو، تمہارے پاس وقت نہیں ہے ک ہ کسی کے پاس بیٹھ سکو، میں ان سادات کرام کے حوالے سے ،میں آپ سب کو دعوت دیتاہوں، کہ جو اسلام کا سچا مبلغ ہے دار النور مکن پور شریف میں ہے، میرے مدار کے آستانے پر آجاؤ مدار پاک کا آستانہ بتائے گا کہ اسلام کیا ہے، بلا تفریق مذہب وملت جسے دیکھو درد کی دوا تلاش کر رہا ہے، جسے دیکھو درد کی دوا تلاش کر رہا ہے اور یاد رکھو

خانقاہوں سے جنہیں تربیت نہیں ملتی
دربدر بھٹکتے ہیں شہریت نہیں ملتی
میں نے شجرہ دیکھا ہے دشمنان حیدر کا
ماں کا نام ملتا ہے ولدیت نہیں ملتی
(نعرہ کی گونج)

میں نے عرض کیا، کون اپنا ہے کون پرایا، اس دور میں ڈی این اے ٹیسٹ کی ضرورت نہیں ہے، کون اوریجنل ہے کون ڈپلیکیٹ الٹرا ساؤنڈ کی ضرورت نہیں ہے، ارے ایسے حالات میں نعرۂ یا علی لگا دو

جس کا چہرہ کھل جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ وفادار مصطفی ہے
اور جس کا وجود ہل جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ غدار مصطفی ہے

"کرم ہے ہم پہ خدا کا حسین والے ہیں" شجر میاں مکنپوری اس شعر کے خالق ہیں~

کرم ہے ہم پہ خدا کا حسین والے ہیں
ہیں اہل بیت کے شیدا حسین والے ہیں "یزید مر گیا دفع کالا منہ"
یزید مر گیا اور مٹ گئے یزیدی سب

حسین زندہ ہیں زندہ حسین والے ہیں

ہزار سجدے زمین حرم پہ ہوں لیکن،   "ہم سے الجھنے کی کوشش نہ کرنا ہم تیرا شجرہ جانتے ہیں"

ہزار سجدے زمین حرم پہ ہوں لیکن
علی کے در سے عقیدت نہیں تو کچھ بھی نہیں
بتا دیا ہے نبی نے اٹھا کے کاندھے پر
حسین تم سے محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں

ہم نے دیکھا ہے۔۔۔۔

محراب میں علی ہیں تو ممبر پہ ہیں علی
کعبہ گواہ دوش پیمبر پہ ہیں علی
ہجرت کی شب رسول کے بستر پہ ہیں علی
جنت علی کی ملک ہے کوثر پہ ہیں علی
ہر جا علی ملیں گے نہ دامن بچایئے
بچنا علی سے ہے تو جہنم میں جایئے

چوتھی تقریر

الحمدلله! الحمدلله الذی جعل الحسن والحسین سیدہ شباب اہل الجنہ والصلاۃ والسلام علی سیدنا و مولانا محمد شفیع المذنبین فی الدنیا والاخرہ وعلی الہ صحابہ الذین بالصفات الحسن

قال اللہ تبارک و تعالی فی القران الحکیم " اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ "[8] آمنت باللہ صدق اللہ علی العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک لمن شاہدین بشاکرین لامین والحمدللہ رب العالمین

بغیر کسی تمہید کے آیئے ہم اور آپ سب مل کر ساری کائنات کے مرکز عقیدت جناب محمد رسول اللہ اروح ونافدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ ناز میں جی لگا کر ہدیہ درود پاک پیش کیجئے۔

اللہم صلی علی سیدنا وشفیعنا نبینا و مولانا محمد جد الحسن والحسین وعلی آلہ المدار البدیع الکریم ابن الکریم وبارک وسلم صلاۃ وسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

میں آپ کا ممنون و مشکور ہوں, کہ آپ نے اپنے قیمتی لمحات میں سے کچھ لمحہ ہمیں بھی عطا کیا ہے, ہمیں یقین ہے کہ یہ جو کچھ آموختہ آپ کے سامنے سنانے جارہا ہوں, میرا خطاب آپ کے لیے بارِ گراں ثابت نہیں ہو گا, جو کچھ بیان ہو گا یہ آپ کے گھر کے لیے, پوری کائنات, پوری امت مسلمہ کے لیے, جو اللہ رب العزت نے کونین کی سرفرازیوں کا باعث بخشا ہے, وہ کچھ باتیں میں آپ کے سامنے عرض کروں گا۔

---

[8] العادیات آیت.06

ہمارے کیلکولیٹ کے مطابق معرکۂ کربلا کے پیش آئے تقریبا1380 یا1379 سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے, اور اس طویل عرصے میں آپ کو بھی معلوم ہے کہ نہ جانے کتنے انقلابات زمانہ سامنے آئے اور ان انقلابات کی بنیاد پر, صرف انسان کے ذہن و فکر نہیں ملک کی سرحدیں تک بدل گئیں, آب و بو کی اس دنیا کی جنگ وجدال, شر وفساد, قتل وغارت گری کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے کہ جتنا خود حضرت انسان پرانا ہے۔

آپ انسان کی تاریخ کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو معلوم ہو گا, ہر دور میں خواہشات کے بت کدے میں, نازنین کو بھینٹ چڑھایا گیا ہے, جذبات کے سلیب پر, ہر دور میں حقائق کو مظلوم کرنے کی کوششیں کی گئی ہیں, یہ انسان فطری طور پر انتہائی احسان فراموش, بے وفا, اور زیادہ آگے بڑھوں, تو غدار ثابت ہوا, انسان کی بے وفائی کی انتہا یہ ہے کہ ہماری قوم کے اندر, کوئی زیادہ قوم کی کامیابی ترقی اور خوشحالی کے لیے اگر قدم آگے بڑھاتا ہے, آپ کی آنکھوں نے بھی دیکھا ہے, آپ مشاہدے سے گزرے ہیں, کہ ہمارے درمیان کوئی ایسا مرد مجاہد آگے بڑھا, جس نے ہماری خوشحالی کے لیے اپنی س اری خوشیاں داؤں پر لگا دیں, اپنا سب کچھ ہمارے لیے قربان کر دیا, آج اگر اپنی قبروں کی وہ زینت بن گئے, ہم نے آنکھوں سے چند اشکوں کے گوہر ٹپکا کر, دنیا کے سامنے ان سے اپنی وابستگی کا اظہار کر دیا, لیکن آج عالم یہ ہے کہ ان کی قبروں سے گزرتے ہیں تو انہیں سل ام کرنے کی ہمیں توفیق حاصل نہیں ہوتی, یہ تو قوم کی ایک شخصیت کی بات کر رہا ہوں, والدین اپنی اپنی اولاد کے لیے, اپنے بچوں کے لیے کیا کچھ قربانیاں نہیں دیتے, لیکن وہی والدین اگر جدا ہو جائیں تو بچے پہلے سال پانچ (۰۵) دیگیں اس کے بعد تین (۰۳) پھر دو (۰۲) اور پھر ایک وقت آتا ہے کہ چوراہے سے جلیبی منگوا کر فاتحہ پڑھ لیا جاتا ہے , یہ انسان انتہائی غافل, انتہائی احسان فراموش واقعی ہوا ہے, یہ انسان انسان ہی کے لیے نہیں, رب فرماتا ہے " اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوۡدٌ ". [9] یہ انسان اپنے رب کا انتہائی ناشکرا واقع ہوا ہے۔

[9] العادیات آیت.06

بھول جانا احسانات کو، احسان فراموشی انسان کی جیسے عادت ہو چکی ہو، زندگی کا ایک حصہ ہو چکا ہو، میں ان تمہیدی کلمات کے بعد، آپ سے عرض یہ کرنا چاہوں گا، کہ پوتے اپنے دادا کی قبروں تک بھول جاتے ہیں، پر پوتے ہوئے ان کا نام تک بھول جاتے ہیں، کبھی ایسے بھی ہوتا ہے، اللہ تعالی آپ کے شجرے کو ہمیشہ ہمیش کے لیے قائم رکھے، میں ایک عام بات کرنا چاہتا ہوں، ساڑھے سو سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے، وہ قوم اپنے آباو اجداد کے نام کو بھول گئی، آخر کیا بات تھی، ہزار پابندیوں کے باوجود، ہزار بندشوں کے باوجود، لوگ جس حال میں مرنے کی دعا کرتے ہیں، ہم نے اس حال میں جینے کی قسم کھائی ہے~

کربلا تجھ کو کبھی بھول نہیں پائیں گے
شہر مکہ کی مدینے کی قسم کھائی ہے

ہزار پابندیوں کے باوجود، آپ دیکھ رہے ہیں محرم الحرام کا چاند افق عالم پر طلوع ہوا، ہر ایک کی زبان پر نعرۂ یا حسین یا حسین کے نعرے موجود ہیں، سب کچھ بھول کر یہ انسان حسین پاک اور اہل بیت کو کیوں نہیں بھول سکا۔

ایک سوال پید ہوتا ہے میں آپ سے عرض کرنا چاہوں گا، میں آپ سے عرض کروں، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ذکر حسین نہ صرف ہماری عادت کا تقاضا ہے، نہ صرف ہماری سعادت کا تقاضا ہے، بلکہ ذکر حسین بلکہ ہماری دنیاوی ضرورت ہے-

ایک پاگل سب کچھ بھول کے بھی سانسیں لینا نہیں بھول سکتا، وہ جانتا ہے کہ اس کے بغیر ہم زندہ نہیں رہیں گے، ایک انسان بھول کے بھی کھانا پینا، کھانا اور پینا جو اس کی زندگی کا حصہ ہے، اس کو وہ نظر انداز کبھی نہیں کر سکتا ہے، ذکر حسین نہ صرف ہماری عادت ہے، اگر عادت ہوتی تو عادتیں بدلتی رہتی ہیں، اگر سعادت ہوتی تو سعادت مندیاں بھی بدلتی رہتی ہیں، لیکن ذکر حسین ہماری بنیادی ضرورت ہے اگر ہمیں

ایمان کو-------------------------------------زندہ رکھنا ہے

فرمان کو-------------------------------------زندہ رکھنا ہے

پہچان کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زندہ رکھنا ہے

امن وامان کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زندہ رکھنا ہے

اذان کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زندہ رکھنا ہے

قرآن کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زندہ رکھنا ہے

عرفان کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زندہ رکھنا ہے

اسلام کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زندہ رکھنا ہے

تو ذکر حسین کو بھی ۔۔۔۔۔۔۔ زندہ رکھنا ہو گا!

سب کچھ بھول کے بھی, انسان حسین کو نہ بھول سکا, جب کہ ایک سے ایک دنیا میں وقت کے پرستار, دولت کے طلبگار مفتی پیدا ہوئے, جن کے زنگ آلود قلم, محرم الحرام کے موقع پر نکل آتے ہیں, ساری کانفرنسیں, ساری کوششیں, یزیدی نظریات کے پروردہ یہ مولوی, ہمیں عقیدہ دیتے ہیں, عبادتوں کے طریقے بتاتے ہیں, لیکن ہم نے کبھی کہا تھا~

عبادتوں کا سلیقہ نہیں خرید سکا
زمانہ میرا عقیدہ نہیں خرید سکا
امیر شام نے مفتی بہت خریدے مگر
علی کا چاہنے والا نہیں خرید سکا

ہر دور میں انقلاب آئے ہیں, انقلابات آتے رہیں گے, لیکن میں دعوے سے کہتا ہوں ،

جب تک قرآن میں ۔۔۔ آیت تطہیر رہے گی
کائنات کی دھڑکن میں عظمت شبیر رہے گی

نہ کوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آیت تطہیر کو بدل سکتا ہے

نہ کوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عظمت شبیر کو بدل سکتا ہے

سب کچھ بھول کے بھی یہ قوم حسین کو نہیں بھول سکی, اس لیے کہ ذکر حسین

ہمارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایمان کی علامت ہے

ہمارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسلام کی علامت ہے

ہمارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایقان کی علامت ہے

ہمارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وجدان کی علامت ہے

ہمارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میزان کی علامت ہے

ہمارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ استقامت کی علامت ہے

ہمارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وفادار ہونے کی علامت ہے

ہمارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شکر گزار ہونے کی علامت ہے

ہمارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حیادار ہونے کی علامت ہے

ہمارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ باوقار ہونے کی علامت ہے

ہمارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مقصود کی علامت ہے

ہمارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وجود کی علامت ہے

ہمارے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ثابت النسب ہونے کی علامت ہے

(محفل میں نعروں کی گونج ہو رہی ہے)

حضرت انس ابن مالک انہی کی روایت ہے, رسول پاک کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد, جب پہلے مدینہ کے لوگوں میں, اپنی اولاد کے سلسلے میں شکوہ و شبہات پیدا ہوتے تھے, تو لوگ اپنی اولاد کو لے کر علی

مرتضی کی بارگاہ میں جاتے تھے، اور اس کے بعد لوگ بچے کے سامنے کہتے تھے علی، جواب میں اگر بچہ کہہ دیتا تھا مولا، علی مولا، علی مولا باپ اپنے بچے کو سینے سے لگالیتا تھا، کہ یہ قلمی نہیں ہے، یہ تخمی ہے، یہ ڈبلی کیٹ نہیں ہے، یہ میری اولاد ہے، معلوم یہ ہوا کہ علی کی محبت ہماری سچائیوں کی علامت ہے، حسین کی ضرورت ہر دور میں رہی ہے، آج بھی ہے صبح قیامت تک حسین کی ضرورت باقی رہے گی

زمانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بدلتا رہے گا

نشانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بدلتا رہے گا

فسانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بدلتا رہے گا

ترانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بدلتا رہے گا

انسان کے نظریات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بدلتے رہیں گے

انسان کے خیالات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بدلتے رہیں گے

انسان کے احساسات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بدلتے رہیں گے

انسان کی تدبیریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بدلتی رہیں گی

انسان کی تصویریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بدلتی رہیں گی

انسان کی تحریریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بدلتی رہیں گی

انسان کی فکریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بدلتی رہیں گی

زمین کا جغرافیہ بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بدلے گا

ملک کی سرحدیں بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بدلیں گی

لیکن!

اسلام کا پھول جس طریقے سے پھول کل کھل رہا تھا، صبح قیامت تک اس اسلام کو جو مٹانے کی کوشش کرے گا، ہم نے دیکھا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے

زمیں کھا گئی اسماں کیسے کیسے

اگر اسلام کو مٹانا اتناہی آسان ہو تا، تو کربلا کی سرزمین پر اسلام کا وجود ختم ہو جاتا،
لیکن خدا کی قدرت مسکرا رہی تھی~

دور حیات آئے گا قاتل قضا کے بعد
ہے ابتدا ہماری تیری انتہا کے بعد
قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہو تا ہے ہر کربلا کے بعد

جب جب غیرت حق کو, للکارنے والوں نے للکارا ہے,
تو کردار حسینی کسی نہ کسی شکل میں کبھی
قطب المدار کی-- شکل میں
کبھی دادا ارغون کی-- شکل میں
کبھی دادا فنصور کی-- شکل میں
کبھی دادا طیفور کی-- شکل میں
کبھی غوث الوری کی-- شکل میں
کبھی خواجہ پیا کی-- شکل میں

کردار حسینی مختلف ناموں سے ہر جگہ پر بیدار ہو تا ہے, اور زمانے کو پیغام دیتا ہوا نظر اتا ہے, نہ حسین کل مٹا تھا, نہ آج مٹا ہے, نہ صبح قیامت حسین کا ذکر مٹا سکتا ہے, اس لیے کہ حسین کا ذکر ہماری بنیادی ضرورت ہے, اور بنیادی ضرورتوں سے انسان کبھی بے نیاز نہیں ہو سکتا, جینے کے لیے سانس بنیادی ضرورت ہے, ایک پاگل بھی سانس لینا نہیں بھولتا ہے تو

انسان کی زندگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے لیے

ایمان کی زندگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے لیے

احسان کی زندگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے لیے

نظریات کی زندگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے لیے

خیالات کی زندگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے لیے

احساسات کی زندگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے لیے

فکر کی زندگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے لیے

شکر کی زندگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے لیے

ذکر کی زندگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے لیے

عقیدے کی سلامتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے لیے

ذکر حسین ہمارے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں!

ہمارا ایمان اسی وقت زندہ رہے گا، جب تک ہمارے سینوں میں، ہماری دھڑکنوں میں، یا حسین یا حسین کی گونج باقی رہے گی، میری دعا ہے اللہ رب العزت ہمیں، اور آپ کو، آپ کے صدقے میں مجھے، سچا حسینی بن کر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے، اور دنیا سے جائیں تو ان کی محبتوں کا چراغ، ہماری قبروں میں جل رہا ہو۔

اسلام زندہ باد۔۔ نعرۂ حسینی پائندہ باد

پانچویں تقریر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ! الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدنا و مولانا مُحَمَّد سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ خصوصا علی سیدنا بدیع الحق و الدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین قال اللہ تبارک و تعالی فی القران الحکیم " قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی[1110]" امنت باللہ صدق اللہ العلی العظیم و صدقہ رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک لمن الشاھدین والشاکرین والحمدللہ رب العالمین

اہل سنت و مداریت کے زندہ دل مجاہدوں، رات کے ابتدائی حصے سے لے کر اب تک, انتہائی عقیدت و محبت, اور خلوص کے ساتھ, اپنے مرکز عقیدت کا ذکر جمیل سن رہے تھے, آیئے انتہائی خلوص و عقیدت کے ساتھ, جان انسانیت جناب محمد رسول اللہ ارواح نافدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود پاک پیش کیجیے،

اللہم صلی علی سیدنا وشفیعنا و نبینا و مولانا مُحَمَّد جد الحسن والحسین وعلی الہ المدار البدیع الکریم ابن الکریم و بارک وسلم صلوۃ والسلام علیک دائما یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

یقینا یہ ہم اور آپ سب کا مقدر ہے, کہ ہم ایک ایسی خانقاہ سے, ایسے شہزادوں سے, اور ایسی جماعت سے وابستہ ہیں, کہ جو ہر دور اور ہر زمانے میں, خدا کے بندوں کے لیے, ان کی بارگاہ دارلامان بن کر کے رہی ہے, جس کو کہیں پناہ نہ ملے, آل رسول کے دامن میں آجائے, یہ کسی کو دور نہیں کرتے, جنہیں دور کیا جاتا ہے ان کو یہ قریب کرلیا کرتے ہیں, مداریوں کی یہ شان ہے, کہ پروردگار عالم انہیں جب کچھ دیتا ہے تو اکڑتے نہیں ہیں,

---

[10] القرآن، سورۂ شوری، آیت ۵۳

بلکہ اس کے حضور اپنے سر کو جھکالیا کرتے ہیں, آج جس کی کاوشوں اور کوششوں کے نتیجے میں,اس محفل پاک کا انعقاد ہوا,یقیناًاپنی جماعت کا وہ بھی مجاہد ہے,مرد حق ہے,صرف نام کا شریف نہیں ہمارے خیال سے شریف بھی ہے,کل ان کی زندگی کیا تھی,آج ان کی زندگی کیا ہے,کل ان کی کیازندگی تھی اور آج ان کی زندگی کیا ہے,وہ آپ کی نگاہوں کے سامنے ہے,خدا جب کسی کو دیتا ہے,اور وہ کچھ سجاتا سنوارتا ہے دنیا دیکھتی ہے,کہتا ہے یار اتنے کامیابی کیسے مل گئی,وہ کہتا ہے میں نے محنت کی ہے میرے بچوں نے محنت کی ہے,میرا کارخانہ ہے,میرا افلاں علاقہ ہے,اپنی اپنی کاوشیں اور کوششیں گناہ دیتا ہے,یقیناہر انسان اپنی محنتوں کی بنیاد پر کامیاب وکامراں ہوتا ہے,انہوں نے بھی زندگی کے کسی مرحلے میں محنت کی ہوگی,لیکن ان کا ایک جملہ مجھے بہت پسند آیا,جب میں نے ان کا مقام دیکھا,ان کی فکر دیکھی,علاقہ دیکھا,سج دھج دیکھی,میں نے کہا شریف میاں! پروردگار عالم تمہیں کامیابی اور ترقیوں سے اور ہمکنار کرے,تم نے بڑی محنتیں کی ہوں گی,ان کا جذبہ بول رہا تھا,سعید اختر میں نے محنتیں ضرور کی ہیں,لیکن یہ جو کچھ ہے,یہ میرے مدار کا کرم ہے,اور آل رسول کی نگاہوں کا صدقہ ہے۔

وہ کوئی اور ہوتے ہیں جو دنیا کی دولتوں کو پاکر مغرور ہو جایا کرتے ہیں,آل رسول کے یہ وہ دیوانے ہیں, ایک لطیف ہے,ایک شریف ہے,کل کی زندگی بھی آپ کے سامنے ہے,آج کی بھی زندگی آپ کی نگاہوں کے سامنے ہے,کہ جب دولت کے نشے میں چور ہو کر کے,یہ یزیدی تیور نے ان کا گھیرا کیا,آپ کا گھیراؤ کیا,راستے بند کیے,آپ نے اپنے جذبات کے ذریعے دنیا کو پیغام دیا,کہ ہم دنیادار نہیں ہم مدار والے ہیں,کل بھی ہم زندہ تھے آج بھی زندہ ہیں,اور ان کے صدقے میں صبح قیامت تک زندہ رہیں گے,مصباح ولی نے کہا تھا کہ~

کسی کے ہاتھ کا خنجر ڈرا نہیں سکتا
کوئی یزیدی ستمگر ڈرا نہیں سکتا
یہاں حسین کے لشکر کے سے سپاہی ہیں
انہیں یزید کا لشکر ڈرا نہیں سکتا

اگر یہ قوم ڈرنے والی ہوتی, تو اس کا وجود ختم ہو چکا ہوتا, لیکن ہم نے دیکھا ~

جس قدر اس نے مٹائے تیری یادوں کے نقوش
دلِ بے تاب نے اتنا ہی تجھے یاد کیا

ے

اور بے بدنامی سے بڑھتا ہے محبت کا جنوں
تیز ہوتا ہے نشہ جتنی ہوا چلتی ہے

میرے عزیز! میں دیکھ رہا ہوں محفل کا رنگ, سامعین کا منگ, جوانوں کے تیور یہ بزرگوں کے حوصلے بتا رہے ہیں, یہ مجمع حسینی مجمع ہے, یہ مجمع حسین والوں کا ہے, حسین کے جانثاروں کا ہے, خدا کی قدرت کا نظام دیکھو, کہ

جسے------------------------- بھوکا رکھا گیا

جسے-------------------------- مارا گیا

جسے------------------------- رلایا گیا

جسے------------------------- دبایا گیا

جسے------------------------- بلایا گیا

جسے------------------------- ستایا گیا

جسے------------------------- تڑپایا گیا

جسے------------------------- پیاسا رکھا گیا

جسے------------------------- دفنانے کی کوشش کی گئی

وہ چاند سورج سے کہیں زیادہ روشن ہے, اور جو جینے کی خواہش کرتا رہا وہ ایسا مر گیا کہ دنیا میں کوئی یزید نام کا انسان نہیں ملتا, اور حسین, نہ یہ کہ صرف اپنی جگہ پر زندہ ہیں, خدا کی قسم حسین تو ایسے زندہ ہیں کہ وہ ہماری سنیت کی پہچان بن گئے ہیں

ہماری سنیت کی------------------------------ پہچان ہیں حسین

ہماری سنیت کی------------------------------ جان ہیں حسین

ہماری سنیت کی------------------------------ سامان ہیں حسین

ہماری سنیت کے------------------------------ نگران ہیں حسین

ہماری سنیت کے------------------------------ برہان ہیں حسین

ہمارے ایمان اور ہمارے ایقان کے------------------ عرفان ہیں حسین

کوئی اور قوم ہو گی, کوئی اور جماعت ہو گی, جن کی سنیت کی کوئی اور پہچان ہو گی, ہم حسینی ہیں, زمین کا جغرافیہ بدلتا رہے گا, ریاستوں کے نقشے بدلتے رہیں گے, زمانے کے حالات بدلتے رہیں گے, لیکن نہ ہمارا مسلک بدلتا ہے, نہ ہماری پہچان بدلتی ہے, ہم آج کے سنی نہیں

بقول فاتح اجمیر کے "ہماری سنت اسی وقت سے جب سے ہم مسلمان ہیں ہمارا جو مسلک تھا وہ ہے اور رہے گا جو ہماری سنیت تھی ہے وہی رہے گ"

کچھ لوگ ہیں, جو موسموں کی طرح اپنا مزاج بدلتے ہیں, اپنی سنیت بدلتے ہیں, اپنی پہچان بدلتے ہیں, لیکن دوستوں! ہمارا مسلک تو ایک ہائی وے ہے (highway) , ہائی وے ہے, لوگ آتے ہیں چلے جاتے ہیں, سڑک اپنی جگہ پر قائم رہتی ہے, ہماری سنیت, ہماری سنیت! ہماری سنیت مصطفی تک پہنچنے کے لیے وہ ہائی وے ہے, کہ لوگ چلتے رہیں گے, زمانہ بدلتا رہے گا اور یہ راستہ انسان کو منزل مقصود تک پہنچاتا رہے گا, آل رسول کی قدر آل رسول کی عظمت اس دور کے مدرسے کا مولوی کیا سمجھے گا, بے اجازت ان کے گھر جبریل بھی آتے نہیں, مولوی کیا بیچتا ہے, لوگ کیا سمجھتے ہیں

بے اجازت ان کے گھر جبرائیل بھی آتے نہیں۔

گھر میں چکی کی صدائیں اور آستاں پہ جبرائیل
تو نے شان خاندان فاطمی دیکھی نہیں

یہ وہ ہستیاں ہیں, جہاں پر قدسی بھی جاکر کے سلام کیا کرتے ہیں
میرے عزیز! سیادت کی ڈگری مدرسوں سے نہیں ملتی ہے, نہیں ملتی ہے, یہ وہ عظمتیں ہیں جو مدرسوں اور سندوں سے حاصل نہیں ہوتی ہیں, یہ تو خدا کی قدرت کا ہو, کہ رسالت کی ذمہ داری رب نے خود لیا, خدا جسے چاہتا ہے وہ رسول بنتا ہے, اگر رسول کا چناؤ ہوتا اس دور میں, ہر پانچ سال کے بعد, لاکھوں کی تعداد میں لوگ رسول ہوتے, کیسی کیسی تقریریں ہوتیں, پانچ سال میں یہ کون رسول رہے گا اس دور میں, میرے عزیز! لیکن خدا کی قدرت نے کہا نہیں, رسالت کا انتخاب خدا کی ذمہ ہے, اور اگر سیادت بھی مدرسوں سے تقسیم ہوتی, کوشش ہو رہی ہے اضافت کے ساتھ ہی صحیح, کہ عوام دھوکہ کھا جائے اور مان لیں

لیکن سیادت! سیادت
محنتوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے نہیں
قربتوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے نہیں
رشوتوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے نہیں
حسرتوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے نہیں
نصرتوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے نہیں
مدرسوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے نہیں
سندوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے نہیں
سیادت ملتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو خون فاطمی سے ملا کرتی ہے

علی کی نسبتوں سے-------------------------------ملا کرتی ہے

ایک انسان اپنی کوششوں سے

دارالافتاء میں بیٹھ کر----------------------مفتی تو بن سکتا ہے

پڑھا کر---------------------------مدرس تو بن سکتا ہے

قلم چلا کر--------------------------رائٹر تو بن سکتا ہے

بول کر----------------------------مقرر تو بن سکتا ہے

تفسیر کر کے-------------------------- مفسر تو بن سکتا ہے

بشارت دے کر------------------------ مبشر تو بن سکتا ہے

تدبیر رکھ کر-------------------------- مدبر تو بن سکتا ہے

فکر رکھ کر--------------------------- مفکر تو بن سکتا ہے

تصویر بنا کر-------------------------- مصور تو بن سکتا ہے

لیکن! زندگی بھر ایڑیاں رگڑ رگڑ تا مر جائے، چاہے کہ سید بن جائے تو نہیں مل سکتا ہے، یہ ڈگری تو گنبد خضرا سے ملتی ہے، سیدہ فاطمہ کی بارگاہ سے ملتی ہے، یہ وہ خانقاہ اور یہ وہ خوش نصیب ہیں خدا کی قسم، کہ بے اجازت ان کے گھر جبریل بھی آتے نہیں

میرا رسول لاجواب ہے، رسول کا خاندان لاجواب ہے، نہ رسول کا جواب ہے، نہ آل رسول کا جواب ہے، تم ان کا جواب کہاں سے لاؤ گے، تم سب کچھ بن سکتے ہو آل رسول نہیں بن سکتے۔

میرے عزیز! میری پہچان نسبت اہل بیت ہے

حضرت ام ایمن ام المومنین فرماتی ہیں:

کہ رسول کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی قیادت میں ملک پر مسلمان قابض ہوتا چلا جارہا تھا, غالبا خیبر کا فتح خیبر کا واقعہ ہے, کہ مسلمانوں کو اس قدر مال غنیمت ملا, کہ ایک ایک مجاہد کے حصے میں کئی کئی سو اونٹ آگئے, دیکھا مال بہت آگیا ہے, ام المومنین فرماتے ہیں, کہ میں نے دیکھا سیدہ فاطمہ رسول کائنات کی بارگاہ میں پہنچی یا رسول اللہ والد گرامی, آپ کی بیٹی کی زندگی آپ کی نگاہوں کے سامنے ہے چکیاں چلاتے چلاتے ہاتھ میں چھالے پڑ چکے ہیں, بچوں کو بھی دیکھنا ہے, گھر کا بھی کام ہے, یارسول اللہ اگر ممکن ہو تو میرے لیے ایک کنیز کا انتظام فرما دیجئے, ایک خادمہ کا انتظام فرما دیجیے, رسول کائنات نے مسکراتے ہوئے فرمایا, بیٹی میں کوئی خادمہ دوں بہت ممکن ہے تم گھر تک جاؤ اور وہ راستے ہی میں دم توڑ دے, آج دوں کل وہ مر جائے تمہارا ساتھ چھوڑ دے, دنیا تو یہ کہے گی کہ باپ نے اپنے بیٹی کی محبت میں, اپنی بیٹی کی محبت میں, گھر کے لیے ایک نوکرانی دے دی تھی, وہ مر گئی یا زندہ اس کو کوئی نہیں دنیا دیکھے گی, بیٹی! کیا میں ایسی چیز نہ دے دوں کہ جب تک تم زندہ رہو وہ تیرے ساتھ رہے جہاں جاؤ وہ تیرے ساتھ رہے, چاہے زندگی میں ہو یا آخرت کی زندگی میں ہو, کہا ہاں ابو جان یارسول اللہ! اس سے بہتر کیا ہوگا, تو نبی نے فرمایا میری بیٹی حسنین کی خدمت کر, شوہر کی خدمت کر, گھر کی ضرورتیں پوری کر, لیکن جب سونا تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ, ۳۳ مرتبہ الحمدللہ پڑھنا اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لینا.[12], یہ وہ نسخہ ہے کہ دن بھر محنتیں کروگی, یہ محنتوں کی تھکان سب دور ہو جائے گی, سیدہ فاطمہ نے ایک لفظ کچھ بھی نہیں کہا, گھر واپس آئیں, کچھ دنوں کے بعد حضرت ام ایمن سیدہ فاطمہ کے یہاں تشریف لے گئیں, پہنچی تو دیکھا تھوڑا سا دروازہ کھلا ہوا ہے, ماں اپنی بیٹی کے گھر گئی تھی, دستک دینے کی کیا ضرورت تھی, دیکھا دروازہ کھلا ہے, پھر بھی آپ نے جھانک کر کے دیکھا, تو دیکھا سیدہ فاطمہ سجدے میں ہے اور چکی چل رہی ہے حسین کا جھولا بھی جھول رہے, فاطمہ سجدے میں چکی خود چل رہی ہے, حسین کا جھولا بھی جھول رہا ہے, جب یہ منظر دیکھا, حضرت ام ایمن فرماتی ہیں, کہ میں پریشان ہوگئی یہ منظر دیکھ کر کے بھاگتی ہوئی نبی کی بارگاہ میں آئی, یارسول اللہ میں آپ کی شہزادی کے گھر گئی تھی, جب میں نے جان کر کے دیکھا تو فاطمہ تو سجدے میں تھی حسین کا جھولا بھی جھول رہا تھا اور چک کی بھی

[12] صحیح بخاری – الرقم-3705

چل رہی تھی, آخر بات کیا ہے؟ رسول کائنات نے مسکراتے ہوئے فرمایا تھا, اے ام ایمن تجھے معلوم نہیں جب میری بیٹی سجدے میں ہوتی ہے تو جبرائیل جھولا جھلاتا ہے اور عزرائیل جا کر کے چکیاں چلایا کرتا ہے-

کیا کہنے کہ فرشتے, فرشتے آکر کے جھولا جھلائیں, چکیاں چلائیں, میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جب فرشتے یہ کام انجام دیں, تو ان کا وقار اگر لوٹا جارہا ہو, ان کی آبرو پر کوئی حملہ کرنا چاہتا ہو, تو خدا کی قسم یہ خدا کی جانب سے وہ غیبی طاقتیں ہوتی ہیں, جو ہر دور ہر زمانے میں ان کی عظمت کی سرحد و سیما کی حفاظت کرتی ہوئی نظر آتی ہیں, آپ خود سوچو کیا مختصر سی آپ کی جماعت ہے لیکن جہاں بھی رہتے ہو, مداریوں کی اپنی پہچان رہتی ہے, جہاں بھی رہتے ہو, آپ کا اپنا ایک معیار رہتا ہے, میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آپ کے پاس گولے بارود ہیں, میں پوچھنا چاہوں گا کہ آپ زمیندار ہو, جاگیر دار ہو, آپ کا کہنا ہو گا, سعید اختر! دولتیں ہیں, لیکن دولتوں پر ناز نہیں ہمیں تو فاتح اجمیر کی نسبتوں پر ناز ہے, آل رسول کی عقیدتوں پر ناز ہے

ہم زندہ ہیں تو آل رسول کی نسبتوں کے صدقے میں ہماری بہن بیٹیوں کی عزت و ابرو قائم ہے تو سیدہ زینب کبری کے تقدس کے صدقے میں, فاطمہ کی طہارت کے صدقے میں, حضرت سکینہ کی سسکیوں نے تو زندگی کا مفہوم ہمیں اور آپ کو عطا کیا ہے

میرے عزیز! ہر دور میں آل رسول اور جو آل رسول سے جڑے ہوئے ہیں, ہر دور میں ان کو تڑپایا گیا ہے, ہر دور میں ان کو پریشان کیا گیا ہے, لیکن ہم نے دیکھا کہ ہر دور میں~

"حسین زندہ ہیں دستور زندگی کی طرح"

ہر دور میں حسین زندہ ہیں, زندہ تھے, زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے, اس لیے کہ ان کی عظمتیں پروردگار عالم نے قائم کر رکھی ہیں, زمانہ گزر رہا ہے آپ دیکھ رہے ہو

رب کعبہ کی---------------------------------اطاعت ہے

یہ اہل بیت اطہار کی------------------صدارت ہے

ہماری---------------------------خطابت ہے

آپ کی--------------------------سماعت ہے

یہ حسینیوں کی محفل ہے، یہ حسینیوں کا تیور ہے، اور خدا کی قسم! ہمیں یقین ہے کہ چاہے یہ دنیا ہو یا چاہے وہ دنیا ہو، جہاں بھی رہے گا مداریوں کی اپنی پہچان رہے گی اس لیے کہ ہمیں اگر

مناظر ملا ہے------------------------تو مناظر اعظم ہے

داعی ملا ہے--------------------------تو داعی اعظم ہے

امام ملا ہے---------------------------تو امام اعظم ہے

مرشد ملا ہے------------------------تو مرشد اعظم ہے

ہادی ملا ہے--------------------------تو ہادی اعظم ہے

شفیع ملا ہے--------------------------تو شفیع اعظم ہے

پیغمبر ملا ہے------------------------تو پیغمبر اعظم ہے

نبی ملا ہے----------------------------نبی اعظم ہے

رسول ملا ہے------------------------تو رسول اعظم ہے

شہید ملا ہے------------------------تو شہید اعظم ہے

اور مدار ملا ہے------------------------تو مدار اعظم ہے

یاد رکھو! ہم ان اولیاء کرام کو ہندوستان کے سیاسی نیتاؤں کی طرح اپنی اپنی پارٹی کا لیڈر نہیں بناتے ہم تو کہتے ہیں،

یہ اولیاء کرام-----------------رب کے ہیں

اس لیے یہ-------------------سب کے ہیں

لیکن اولیاء کرام کی جماعت میں, میں یقین سے ایک بات کہوں گا!

اگر اس دعوے کی کوئی دلیل ہے تو دلیل پیش کرو ہمارے سامنے, ہر ولی اپنی جگہ پر اپنی خود اپنی مثال رکھتا ہے پہچان رکھتا ہے, لیکن ولایت کی دنیا میں, میرے مدار کو رب نے کچھ خصوصیات ایسی عطا کی ہیں کہ دیگر اولیاء کرام کی سوانح عمری اگر آپ دیکھو گے تو یہ خصوصیات ان اولیاء کرام میں ہمیں نہیں ملتی

سرکار غوث پاک کی غوثیت کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم سلام کرتے ہیں

سرکار نظام الدین کی نظامت کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم سلام کرتے ہیں

صابر پاک کے صبر و تحمل کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم سلام کرتے ہیں

سرکار غوث پاک کی عظمتیں بیان کرنے والے لوگ, ہم بھی بیان کرتے ہیں ایک عظمت کا باعث یہ واقعہ بھی بیان کیا جاتا ہے, کہ سرکار غوث پاک نے ۴۰ سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے, یقیناً یہ غوث پاک کا ہی حق ہے ۴۰ سال تک عشاء کی وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے, میرے غوث کی شان بہت بلند ہے, لیکن مداریو میں تمہیں بتانا یہ چاہوں گا, کہ اگر ۴۰ سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھنا اگر عظمت کی دلیل ہے, تو اس مدار کے بارے میں کیا خیال ہے, جس مدار نے ایک وضو سے ۵۵۶ سال تک خدا کی عبادت کی ہے, ۵۵۶ سال تک

میں چیلینج کرتا ہوں مولویوں اور علماؤں کو, کہ اگر یہ خصوصیت کسی میں ہے تو ہمارے سامنے لاؤ, کیا ایسا ولی کہ جس نے ایک وضو سے ۴۰ سال کی ہی نہیں ۵۵۶ خدا کی عبادت کی ہے, اگر میرے مدار کا وضو ٹوٹا ہو تو ثبوت دو, غسل کی ضرورت پڑی ہو تو ثبوت دو, میرا مدار ۶۰۰ سال تک زندہ رہا, مولویوں کو تکلیف ہوتی ہے اتنا کیسے زندہ رہے, میں نے کہا کہ کیا تمہارے مدرسے سے سند چاہئے, نے چاہا! مدار زندہ رہا, مدار کی بات چھوڑو, میرے مدار نے جو کپڑا کہ ہم کتنے دن تک زندہ رہیں گے, زندگی دینا خدا کے ہاتھ میں ہے, خدا پہن لیا وہ بھی ۶۰۰ سال تک زندہ رہا, ایسا زندہ رہا کہ کبھی نہ پھٹا, نہ پرانا ہوا, کہتا ہے یہ مداری اڑاتے بہت ہیں, ارے کپڑا ہے تو پھٹے گا, وہ بھی ۶۰۰ سال تک, کپڑا پھٹا نہیں, پرانا نہیں ہوا, میلا نہیں ہوا

میں نے کہا!

میلا نہیں ہوا تو آخر اعتراض کیا ہے, یاد رکھو! کپڑے کا پھٹنا, پانی کا خشک ہو جانا, دانے کا ھضم ہو جانا, یہ اس دنیا جن چیزوں کی علامت ہے, ہندوستان نہیں پوری دنیا کے کسی کارخانے کا کپڑا ہو گا, موسم کے بدلنے سے وہ بھی بدلے گا, رنگ بھی بدلے گا, اس کی دھارے بھی بدلیں گی, اس کے اندر جو کچھ بھی ہے وہ بھی بدلے گا, اگر آپ نے دنیا کا پانی پیا ہے, پسینہ بن کر کے وہ نکلے گا, اپ کو پیاس لگے گی, اگر دنیا کے کھیت کے پیداوار کو آپنے استعمال کیا ہے, وہ ھضم ہو گا آپ کو جانے کی ضرورت پڑے گی, وہ کھانا ھضم ہو گا, لیکن میرے عزیز! اگر اس دنیا کا کپڑا نہ ہو, کہیں اور کا کپڑا ہو, خدا کی قسم, یہ صرف جنت کی خصوصیات میں سے ہے, کہ جنت کا کوئی پانی پی لے تو پیاسا نہیں ہو گا, کوئی جنت کا کھانا کھالے, تو اسے بھوک نہیں لگے گی, کوئی کپڑا پہن لے تو کپڑا کبھی پھٹے گا نہیں, کبھی پھٹے گا نہیں میں آپ سے عرض یہ کروں! کہ تاریخ اسلام کا مطالعہ کرو, تاریخ عالم کا مطالعہ کرو, حضرت آدم علیہ السلام جنت میں پیدا کیے گئے

جنت کی بہاریں---------------------------ان کے لیے

جنت کی دیواریں ------------------------ان کے لیے

جنت کی صدائیں ------------------------ان کے لیے

جنت کے میوے--------------------------ان کے لیے

جنت کے محلے----------------------------ان کے لیے

جنت کے مصلے----------------------------ان کے لیے

جنت کے فروٹ----------------------------ان کے لیے

جنت کے چشمے---------------------------ان کے لیے

جنت کے جھرنے--------------------------ان کے لیے

سب کچھ------------ان کے لیے

لیکن! خدا کی مرضی کے مطابق, جنت سے جب چلے ہیں, تو آپ نے واقعہ سنا ہو گا, کہ حضرت آدم علیہ السلام جب چلے, تو جنت کی نعمتیں جنت میں رہ گئیں

پھل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جنت میں

فروٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جنت میں

چشمے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جنت میں

موجیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جنت میں

یہاں تک کہ آدم جب چلے تو آپ کے جسم سے لباس کیوں اتر آیا جسم کا لباس اتر گیا, تاریخ بتلاتی ہے, کہ انجیر یا زیتون کے پتوں سے اپنے اپنے جسم کو ڈھانپ لیا, حضرت آدم علیہ السلام خدا کی بارگاہ میں عرض کیا میرے معبود! میں جب تک جنت میں تھا ساری چیزیں میرے لیے تھیں لیکن یہ کیا کہ جنت سے باہر آیا تو کپڑے بھی اتر گئے, تو رب کائنات کا ارشاد ہوتا ہے اے ادم جنت کا مال جنت میں رہتا ہے, دنیا کے اندر یہ طاقت نہیں ہے, کہ جنت کے مال کو برداشت کر سکے, جنت کا مال جنتیوں کے لیے ہے جنت والوں کے لیے ہے جنت میں رہے گا, جب تک آپ جنت میں تھے۔

جنت کے باغات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کے لیے

بہاریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کے لیے

دیواریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کے لیے

قطاریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کے لیے

آب خلد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کے لیے

طعام خلد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کے لیے

لباس خلد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کے لیے

حوران خلد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کے لیے

مکان خلد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ کے لیے

سارے میوہ جات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ کے لیے

ساری رحمتیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ کے لیے

ساری نعمتیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ کے لیے

لیکن آپ یہاں سے جا رہے ہو تو یہ ساری چیزیں یہیں رہیں گی جنت کا مال باہر نہیں جاتا، آپ نے یہ تصویر کا ایک رخ دیکھ لیا، اب تصویر کا دوسرا رخ،

فاتح اجمیر کے حوالے سے دوسرا رخ دیکھو!

رمضان المبارک کے آخری تاریخ، عید کا چاند نکل چکا ہے، صبح عید ہونے والی ہے، حسنین کریمین کا بچپنا ہے، سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے دامن سے مچل گئے یہ دونوں بچے، امی جان عرب کے بچے نئے نئے کپڑے پہن کر عید گاہ جائیں گے، کیا نبی کے نواسوں کے لیے نئے کپڑے کا انتظام نہیں ہو گا، یاد کیجیے ایک ماں اپنے بیٹے سے کیسے کہہ سکتی تھی کہ بیٹا نہیں پھٹے پرانے کی لباس میں ہی تجھے جانا ہو گا، ماں کا دل تڑپ آیا، بچوں کو تسلی دیتے ہوئے سیدہ فاطمہ نے کہا بیٹا صبر کرو کل تمہارے لیے بھی کپڑے کا انتظام ہو جائے گا، کہا کل عید ہے کپڑے کہاں سے آئیں گے سیدہ فاطمہ نے ارشاد فرمایا، کہ درزی لے کر آئے گا، درزی لے کر آئے گا، چنانچہ حسنین کریمین جب سنا مچل گئے، ماں نے کہہ دیا ہے کپڑے کا انتظام ہو جائے گا، رات کا وقت ہوا بچے سو گئے، فجر کا مؤذن کہتا ہے، الصلوۃ خیر من النوم، ماں کے ساتھ بچے بھی جاگ گئے، وضو کیا نماز ادا کی اور اس کے بعد دامن پکڑ کر مچل گئے، امی جان کپڑے، کپڑے عید ہے، کپڑے، سیدہ فاطمہ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے، اے میرے معبود! ایک ماں کی ممتا کا جو تقاضا تھا، میں نے بچوں کو تسلی دیکر کے سلا دیا تھا، بچے اب جاگ چکے ہیں، فاطمہ کی لاج رکھنا اب تیرے ہاتھ میں ہے، اے خدا بچے مچل رہے ہیں، میں کیا کہوں، کیا نہ کہوں، حسنین مچل رہے تھے، کہ دروازے پر دستک ہوتی ہے، سیدہ فاطمہ نے پوچھا، من ذا کلباب، دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے، جواب

ملتا ہے آل رسول کا درزی، آل رسول کا درزی ہوں، سیدہ فاطمہ نے دروازہ کھولا، دروازہ کھولا دیکھا، ایک انتہائی نورانی شکل کا بزرگ ایک تشتری لئے ہوئے ہے، اس میں کچھ کپڑے ہیں، کپڑے ڈھکے ہوئے ہیں، ہاتھ آگے بڑھایا سیدہ فاطمہ کی طرف، سیدہ فاطمہ نے اس دشتری کو لیا، رکھ کر کے سوچا بزرگوں کو بیٹھنے کے لیے کہیں، پلٹ کر کے دیکھا بزرگ غائب ہو چکے تھے، تھوڑی دیر کے بعد سرور کائنات تشریف لاتے ہیں، بیٹی! بچوں کو سجا دیا، عید گاہ جانے کے لیے، کہاہاں ابا حضور آپ نے جو کپڑے بھیجے تھے، وہی کپڑے میں پہنا رہی ہوں کہا کپڑے بھیجے تھے، کس نے بھیجے تھے، ہم نے تو کپڑے نہیں بھیجے، کہا یا رسول اللہ ابھی ابھی ایک شخص آیا اس نے کہا کہ میں درزی ہوں، تو میں نے سمجھا کہ شاید آپ نے اسے بھیجا ہو گا، رسول کائنات کے سامنے وہ کپڑے رکھ دیے گئے، مصطفی جان رحمت کپڑے کو دیکھتے ہیں کبھی حسین کے چہرے کو دیکھتے ہیں، رسول کائنات کے چہرے پر تبسم تھا، رسول کائنات نے ارشاد فرمایا بیٹی بتاؤ کیا تم نے ایسا کپڑا کبھی دیکھا ہے، کہا یا رسول اللہ ہم نے کبھی نہیں دیکھا ہے، نبی نے فرمایا! اگر یہاں کا کپڑا ہوتا، تو تو نے دیکھا ہوتا یہ یہاں کا کپڑا نہیں یہ جنت سے جبرائیل لے کر کے حسنین کے لیے جوڑا لائے ہیں، جبرائیل تھے جو جنت سے جوڑے لائے تھے۔

کہاں سے، کہاں سے، جنت سے، جنت سے جوڑے لے کر کے آئے تھے کہا یا رسول اللہ! اس نے تو کہا کہ میں درزی ہوں، میں درزی ہوں، نبی نے فرمایا بیٹی! جب میرے بچوں نے سوال کیا تھا کپڑے کہاں سے آئیں گے، تو تمہ ارے منہ سے کیا نکلا؟ کہا کہ درزی لے کر کے آئے گا، جب تیرے منہ سے لفظ درزی نکلا، تو خدا کا حکم ہوا جبرائیل جاؤ اور اپنی پہچان جبرائیل بن کر کے نہ کرانا، بلکہ درزی بن کرانا، میری بیٹی نے درزی کہا، اللہ اکبر، مصطفی جان رحمت کا ارشاد کہو، پروردگار عالم کا حکم ہوا، کہ جا میرے محبوب کی بیٹی کے منہ سے چونکہ درزی نکلا ہے اس لیے جبرائیل یہ نہ کہنا کہ میں فرشتہ ہوں، یہ نہ کہنا کہ میں جبرائیل ہوں، بلکہ یہ کہنا کہ آل رسول کے گھر کا درزی ہوں یہ مولوی کیا دیکھتے ہیں!

جبرائیل ان کے گھر کے درزی
نالائق یہاں پر تمہاری مرضی

خادم جبرائیل، اور یہ اپنے آپ کو مخدوم بن گئے

یاد رکھو! یہ عزت و عظمت دولتوں سے نہیں ملتی، ورنہ، ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے

ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے۔۔۔۔۔۔ یہ زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

دنیا میں ہم نے، بہت سوں کی تاریخیں پڑھی ہیں، آپ ان کے بکھرے ہوئے زلفوں کو نہ دیکھو، ان کے پھٹے ہوئے لباس کو نہ دیکھو، ان کے حالات کو نہ دیکھو، سب کچھ بدل سکتا ہے خون فاطمہ کبھی نہیں بدل سکتا، خون رسول کبھی نہیں بدل سکتا ہے۔

میں آخری بات یہ بتانا چاہوں گا، میں نے ابھی کہا تھا، حضرت آدم نے خدا کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میں تو دنیا میں آگیا میرے معبود یہ کپڑے کیوں اتر گئے، تو خدا نے کیا فرمایا کہ جنت کا مال جنت میں رہتا جنت میں رہتا ہے، اب سعید اختر عالم خیال میں عرض کرتا ہے میرے معبود! اگر جنت کا مال جنت میں رہتا ہے تو یہ جنت کا مال مدینے میں کیسے چلا آیا، یہ مدینے میں کیسے چلا آیا، حضرت آدم کا جوڑا اتر گیا، حسنین کے لیے جوڑا چلا آیا، پھر کیسے چلا آیا، خدا کی قدرت کہتی ہے، سعید اختر آدم نبی ہیں یہ حق ہے، لیکن آدم اور حسین میں فرق ہے، آدم جنت کے مہمان ہیں، آدم جنت کے مہمان ہیں، مہمان جب تک میزبان کے گھر میں رہتا ہے

کاؤ تکیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے لیے

پلنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے لیے

مصہری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے لیے

پلنگ پوش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے لیے

لیکن جب مہمان جائے گا تو اس کو سمیٹ کر کے نہیں لے جا سکتا، مہمان چھوڑ کر کے جائے گا، آدم جنت کے مہمان ہیں جب تک جنت میں تھے، ساری چیزیں ان کے لیے، جب جنت سے باہر چلے تو کپڑا بھی اتر گیا، اور سنو حسین جنت کے مہمان نہیں یہ تو جنت کے مالک ہیں اور ایک مالک اپنا مال جہاں چاہے وہاں لے جائے، مالک

جہاں چاہے اپنے گھر کا چاہیں پورا مال لے جائے یا آدھا مال لے جائے، ارے جنت کے مال کی بات کرتے ہو، میرا نبی اور نبی کے وارث حقیقی، مالک جنت مصطفی، وارث حقیقی علی مرتضی، خاندان مصطفی،

توجہ چاہوں گا!

یہ وارثین ہیں، مصطفی مالک ہیں، اور مالک کو حق ہے، مالک کو حق ہے کہ اپنے ملک کا مال جہاں چاہے، جہاں چاہے بھیجے، جہاں چاہے منگائے، آپ کہیں گے جنت کے مال کی بات کر رہے ہو، سعید اختر آپ سے کہنا یہ چاہے گا، کہ ملکیت کیسی ہوتی ہے دیکھو، صرف جنت کے مال کی بات نہیں آپ کی دعاؤں سے، فاتح اجمیر کی نگاہ کرم کے صدقے میں، مدار کے صدقے میں، مجھے بھی گنبد خضرہ میں حاضری کی سعادت ملی ہے، مسجد نبوی میں جب میں پہنچا، تو میں نے دیکھا، کہ ممبر رسول سے نبی کے دولت کدے تک، ایک پہلے حدیث لکھی ہوئی ہے کہ ممبر سے لے کر میرے گھر تک ریاض الجنہ ہے یعنی جنت کا ٹکڑا،

محققین فرماتے ہیں:

کہا جاتا ہے یہ زمین جو ہے وہ جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے، تم جنت کے مال کی بات کرتے ہو مالک جنت چاہتا ہے تو جنت کا ٹکڑا ہی مدینے میں بلا لیا کرتا ہے، جنت کا ٹکڑا، جنت کا مال، جنت سے باہر یا تو نبی کے لیے توجہ چاہوں گا یا تو نبی کے لیے یا شہزادی نبی کے لیے، فاطمہ کے لیے

جب یہودی عورتوں نے آپ کا مذاق اڑانا چاہا تھا، تو اس وقت بھی جبرائیل امین سیدہ فاطمہ کے لیے جنت سے جوڑے لے کر کے آگئے.[13] ، جنت کا مال یہ تو نبی کے پاس آیا، یا سیدہ فاطمہ کے پاس، یا حسنین کریمین کے لیے، اور مداریوں تجھے مبارک ہو!

ولایت کی دنیا میں، جنت کا کپڑا، اگر کسی کے لیے آیا ہے تو میرے مدار کی ذات ہے، سرکار قطب المدار کی ذات ہے، میں پورے دعوے سے کہتا ہوں، اولیاء کرام کی جماعت میں تنہا میر امدار ہے، اور کن کے

---

[13] البتول – مصنف: علامہ صائم چشتی

بارے میں کیا ہوا، میں تفصیل تو نہیں جانتا، لیکن یقین کے ساتھ میں کہہ سکتا ہوں، کہ جس کے لیے جنت سے جوڑا آیا ہے وہ میرے مدار کی ذات ہے، تو جب کپڑا جنتی تھا تو پھٹے گا کیسے، نبی نے اپنے ہاتھوں سے پلایا جب نبی نے پلایا تو پیاس کہاں سے لگے گی، نبی نے اپنے ہاتھوں سے کھیر کھلائی، کس نے بنائی تھی ہے کوئی روایت میں، کہ فلاں عورت نے بنا کر دی، فلاں باورچی نے بنا کر کے دی، نہیں جنت سے بنی بنائی کھیر ائی تھی کہو سبحان اللہ! تو جو جنتی کھیر کھالے،

تو اگر کھیر کھا کر------------------------------------وہ میر بن جائے

تو کسی مولوی کو کیوں دقت ہوتی ہے بھائی؟

یہ سب خدا کی عطا ہے، اور مداریو تم اپنی نسبت پر ناز کرو خدا کی قسم، تم پنگ ڈنڈیوں سے چل کر ہائی وے تک پہنچنے والے نہیں ہو، میرے جملے یہ باؤنس نہیں جانا چاہیے، تم تنگ ڈنڈیوں سے چل کر تیرتی، ٹیڑھی راہوں سے گزر کر ہائی وے پر نہیں آنے والے ہو، تمہارا مکان ڈائریکٹ ہائی وے کے پاس ہے، یہ سب مصطفی کی بارگاہ تک پہنچانے کے لیے ہائی وے ہیں، ہائی وے، اس کی شان یہ ہے، کہ کہیں نہ رپٹنے کی ضرورت ہے، نہ بھٹکنے کی ضرورت ہے، یہاں سے چلوگے منزل مقصود تمہیں مل جائے گی۔

میرے عزیز!

ہم رسول والے ہیں، ہم آل رسول والے ہیں، آل رسول کو جس قدر دبایا گیا، کچلا گیا، پریشان کیا گیا، میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ

جس قدر اس نے مٹائے تیری یادوں کی نقوش

دل بے تاب نے اتنا ہی تجھے یاد کیا

دنیا جانتی ہے، زمانہ مٹانا چاہتا ہے، لیکن بارہا ہم نے یہ شعر کہا ہے کہ

؎

داستان عہد ماضی ہم کھلا سکتے نہیں
نقش جو دل پر ہے میرے وہ مٹا سکتے نہیں
سرزمین کربلا پر یہ کہا شبیر نے
سر کٹا سکتے ہیں لیکن سر جھکا سکتے نہیں

ہر دور ہر زمانے میں، چاہیں آل رسول کہ یہ جیالے ہوں، یا سیدانیہ ہوں خدا کی قسم، انہوں نے وہ کردار پیش کیا، چاہیں خواتین ہوں یا مردان حق ہوں، انہوں نے وہ کارنامے پیش کیے ہیں کہ جن کارناموں کے صدقے میں، زندگی کے ہر موڑ پر آپ بھی کامیاب رہو گے، یہ بھی کامیاب رہیں گے، عاکرو ہم زندہ رہیں، تو سچے مداری اور حسینی بن کر کے زندہ رہیں اور دنیا سے جائیں تو کچھ ہو یا نہ ہو، آل رسول کی نسبتوں کا شجرہ ہمارے سینے میں رکھا ہو۔

میرے عزیز!

دنیا میں جو بھی آیا ہے، ایک نہ ایک دن اس کو مرنا ہے، مدار پاک کے صدقے میں خدا نے آپ کو دولت دیا ہے، آپ اس کا شکریہ اس انداز میں کرو، کہ اسی دولت کے ایک حصے سے اس قسم کی محفل پاک کو سجاؤ ، اور خدا کی بارگاہ میں یہ عرضی پیش کرو میرے مع بود! دولت انسان کو گمراہ کرتی ہے یہ کوئی اور جماعت ہو گی، دولت انسان کو مغرور کرتی ہے کوئی اور جماعت ہو گی، ہم مداری! ہم دولت پا کر مغرور نہیں ہوتے، بلکہ ان کی بارگاہوں میں مسرور ہوا کرتے ہیں، ہم ذکر رسول کی محفلیں سجایا کرتے ہیں، اور خدا کے رسول کے اور آل رسول کے نام پر اگر ان پیسوں میں سے چند پیسے اگر آپ نے خرچ کیا ہے، تو پروردگار عالم آپ کو اتنا دے گا اتنا دے گا کہ آپ کلکولیٹ نہیں کر سکتے ہو، پروردگار عالم ہمیں اور آپ کو سچا سنی مداری بن کر کے جینے کی توفیق عطا فرمائے!

اسلام زندہ باد۔۔۔۔۔۔ذکر حسینی پائندہ باد

چھٹی تقریر

الحمدللہ و کفی والصلاۃ والسلام علی سیدنا و مولانا محمدن المصطفی وعلی آلہ واصحابہ التقی خصوصا علی، سیدنا بدیع الحق، والدین مدار الدنیا والعقبیٰ قال اللہ تبارک و تعالی فی القران الحکیم "یَاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ(14)" امنت با اللہ صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسولہ النبی الامین الکریم ونحن علی ذالک لمن الشاھدین والشاکرین والآمین والحمد اللہ رب العالمین۔

آج کے اس تاریخ ساز، جشن مدار العالمین ؒ میں موجود، اہل سنت کے زندہ دل مجاہدوں، رات کے ابتدائی حصے سے آپ حضرات ذکر حق ذکر نبی اور ذکر صالحین سننے کی سعادتیں حاصل کر رہے تھے، کر رہے ہیں ،اور ابھی پروگرام کا اچھا خاصا حصہ باقی ہے، انشاء اللہ العظیم آپ حضرات اپنے اپنے دامن مراد کو یہاں سے بھر کر کے جائیں گے، بغیر کسی تمہید کے آیئے ہم اور آپ مل کر انتہائی خلوص و عقیدت کے ساتھ، جان انسانیت جناب محمد رسول اللہ ارواح ونافدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ ناز میں جی لگا کر اور جھوم کر عقیدت و محبت کے ساتھ درود پاک پیش کریں۔

اللھم صلی علی سیدنا و شفیعنا و نبینا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جد الحسن و الحسین وعلی آلہ المدار البدیع الکریم ابن الکریم وبارک وسلم صلاۃ والسلام علیک دائما یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

---

[14] القرآن-سورۃ التوبہ - آیت 119

آج کے اس تاریخ ساز، جشن مدار العالمین میں، موجود اہل سنت والجماعت کے زندہ دل سپاہیوں، فوجیوں، اور مسلک کے امام اعظمؒ کی عظمت و تقدس اور اس کی سرحدوں سیما کی حفاظت کرنے والے فوجیوں، اور اسٹیج پر موجود علماء حضرات، مبارکباد کے قابل ہیں ہم اور آپ، کہ پروردگار عالم نے ہمیں اور آپ کو ایک عظیم جشن میں حاضری کی سعادت عطا فرمائی، ہم اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ عشق رسول پاک ہے سرمایہ ایماں، ہم اہل سنت کا متفقہ عقیدہ ہے، کہ

"عشق رسول پاک ہے سرمایہ ایماں"

اور جب ؎

عشق ہے تو عشق کا اظہار ہونا چاہیے
ہر گلی ہر کوچے میں پرچہ ہونا چاہیے

"عشق رسول پاک ہے سرمایہ ایماں"

یہ حالات کی ستم ظریفی کہئے یا شہرت طلبی کا پاگلپن، کہ کل تک جو حقیقتیں ہم سنیوں کے لیے، سنیت کی پہچان بنی ہوئی تھیں، آج ان حقیقتوں کو حق، اور ان سچائیاں کو سچ، ثابت کرنے کے لیے دلیل پیش کرنے کی ضرورت پیش آگئی ہے، اگر آپ دانشور ہیں، تو میں وائٹ بال، باؤنسر پھینک کر کے نہیں، میں چاہوں گا کہ وکٹ ٹو وکٹ گفتگو کی جائے، تا کہ آپ بھی سمجھ سکیں، اور میں بھی جان لوں، کہ اگر ہم اچھے بلے باز ہیں تو آپ بھی باؤنڈری روکنے والے ہیں۔

عشق ہے تو عشق کا اظہار ہونا چاہیے
ہر گلی ہر کوچے میں پرچار ہونا چاہیے

یہ عاشقان قطب المدارؒ کا عمڑتا ہوا سیلاب، اور گنگ و جمن کی معصوم لہروں کی طرح یہ بل کھاتا ہوا مجمع، آج کے اس دور میں افتراق و انتشار کا ماحول پیدا کرنے والوں کو، ایک پیغام دے رہا ہے، کہ کہاں کہاں مجھے روکو گے بند باندھو گے، کہاں کہاں مجھے روکو گے~

اور بھی بدنامی سے بڑھتا ہے محبت کا جنوں
تیز ہوتا ہے نشہ جتنی ہوا چلتی ہے

عشق رسول پاک ہے سرمایہ ایماں
اس کے بغیر صاحب ایمان نہ رہو گے

ہر مارکیٹ میں چلنے والے سکے کے دو پہلو ہوتے ہیں، ایک چت ایک پٹ، ایک سن ایک مچھی، اگر ایک طرف گھسی ہو، تو دکاندار کو دو تو دکاندار منہ پہ مار دے گا، یہ سکہ نہیں چلے گا، اس کا ایک پہلو گھسا ہوا ہے، سن غائب ہے، مچھی غائب ہے، سکہ وہی مارکیٹ میں چلے گا جس کے دونوں پہلو سلامت ہوں، جب اس دنیا کے مارکیٹ میں چلنے والے سکے کے دونوں پہلو سلامت ہوں تب وہ سکہ چلے گا، تو بازار مصطفی میں بھی ایک سکہ ہے، ہم سنیوں کے عقیدے کا سکہ ہے، ہماری محبت کا سکہ ہے (نعرہ)

عقیدۂ اہل سنت کا بھی ایک سکہ رائج الوقت ہے
اس سکے کے بھی دونوں پہلو سلامت ہوں، تب جا کر کے وہ بازا مصطفی میں چلے گا

خدا نے قرآن بھیجا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہدایت کے لیے
نبیوں کو بھیج دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہدایت کے لیے
رسولوں کو بھیج دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہدایت کے لیے
ولیوں کو بھیج دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہدایت کے لیے

یہ محفل کیوں سجائی جاتی ہیں، یہ ہزار روپے کیوں خرچ کیے جاتے ہیں؟

میں آپ سے کہنا چاہوں گا!

کہ آپ کو معلوم نہیں ہے،

خدا نے قرآن بھیج دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہدایت کے لیے

رسولوں کو بھیج دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہدایت کے لیے

پیغمبروں کو بھیج دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہدایت کے لیے

داعیوں کو بھیج دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہدایت کے لیے

آیاتوں کو بھیج دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہدایت کے لیے

کتابوں کو بھیج دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہدایت کے لیے

ہم نمازی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بن گئے

ہم غازی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بن گئے

ہم حاجی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بن گئے

ہم روزہ دار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بن گئے

ہم زکوۃ دہندہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بن گئے

یہ سب کچھ ہے، لیکن کیا بات ہے ہم انڈیا میں پیدا ہوئے ہمارے والد، ہمارے دادا، ہمارے پر دادا

ہمارا خاندان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہاں

ہمارا قبیلہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہاں

ہمارا مکان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہاں

ہماری دکان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہاں

ہمارا کھیت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہاں

ہماری کھلیان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہاں

سب کچھ ہے, لیکن حیرت کی بات ہے کہ حکومت ہند نے, کہا کہ سعید اختر, اگر پکے ہندوستانی ہو تو پیدا ہونے سے کام نہیں چلے گا۔۔۔مکان و دکان سے کام نہیں چلے گا

ہندوستانی ہو تو , تمہارے پاس آئی ڈی کارڈ(I'd Card) ہونا چاہیے, شناختی کارڈ چاہیے, پہچان پتر چاہیے, اگر یہ نہیں ہے تو تم پلین پر سفر نہیں کر سکتے ہو۔۔۔۔۔ٹرین پر سفر نہیں کر سکتے ہو

بہت سی سہولتیں, جو حکومت نے دے رکھی ہیں تمہیں میسر نہیں ہو نگی

تھانے میں تم پکڑے جاؤگے۔۔۔۔۔۔۔۔چوراہے پر تم پکڑے جاؤگے

تم کہوگے ہم یہاں پیدا ہوئے, گورنمنٹ(Government) کہے گی ہم نہیں مانتے پروف(Proof) کہاں ہے, آئی ڈی(I'd) کہاں ہے, تو ی ادرکھو, جب سیاست کی دنیامیں, سیاست کی دنیامیں, اپنے وجود کو معتبر کرنے کے لیے, اگر آئی ڈی کی ضرورت ہے, تو کیا

روحانیت کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دنیامیں

نسبت کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دنیامیں

محبت کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دنیامیں

الفت کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دنیامیں

معرفت کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دنیامیں

کیا آئی ڈی کی ضرورت نہیں ہو گی؟ یہاں بھی آئی ڈی کی ضرورت ہے

اب سوال پیدا ہوتا ہے؟

حکومت ہند نے ہمیں ایک آئی ڈی پروف دیا, جس سے ہم ہندوستانی سمجھے جاتے ہیں, تو سنو رسول کائنات نے مدار کو میرے لیے آئی.ڈی قرار دیا(نعرہ)

ہماری آئی. ڈی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حسین پاک کی نسبت ہے

ہماری آئی. ڈی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عباس پاک کی نسبت ہے

ہماری آئی. ڈی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قطب المدار کی نسبت ہے

ہماری آئی. ڈی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ غوث الوراکی نسبت ہے

ہماری آئی. ڈی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مخدوم سمناکی نسبت ہے

ہماری آئی. ڈی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ غریب نواز کی نسبت ہے

یہ اولیاء کرامؒ ہیں

جن کے دم سے ہمارا بھرم ہے۔۔۔۔ جن کے دم سے خدا کا کرم ہے

جن کے دم سے کائنات میں۔۔۔۔ ہم سرخرو ہوتے ہیں,

اولیاء کرام, یہ اولیاء کرام خدا کی قسم, بھارت میں, بھارت میں خدا کی قدرت اور مصطفی کی نسبت کا ٹاور(Tower)بن کر کے آئے ہیں, نیٹ ورک(Network)لیناہے, تو تجھے ٹاور سے کنکشن(Connection) کو جوڑنا ہو گا, جوڑنا ہو گا, ہم اراوجود کیاہے, غور سے سننا, ہماراوجود ایک موبائل سیٹ(Mobile Set) کی طرح ہے, ہماراوجود ایک موبائل سیٹ کی طرح سے ہے, یاد رکھو موبائل سیٹ قیمتی سے قیمتی کیوں نہ ہو, ٹین(۱۰) سیریز کا ہو یا تھری جی(3G) ہو, کوئی سیٹ ہو, اگر اس موبائل سیٹ کے اندر سم(Sim) نہیں ہے, تو موبائل کام کے لحاظ سے دو کوڑی کا ہے-

آپ اپنے پیر سے بات کرنا چاہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں کر سکتے ہیں

اپنے دوستوں سے بات کرنا چاہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں کر سکتے ہیں

اپنے قریبیوں سے بات کرنا چاہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں کر سکتے ہیں

اپنے بڑوں سے بات کرنا چاہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں کر سکتے ہیں

اپنے والدین سے بات کرنا چاہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں کر سکتے ہیں

آپ کے پاس ٹین (۱۰) سیریز 12 ہزار کا تھا, آپ پریشان ہو گئے, ماں باپ سے بات کرنے کے لیے, ہمارے پاس نو کیا1200 , 1200 روپے کا ہے, میں نے اپنا موبائل دیا, کہا بات کر لو, نمبر ڈائل کیا والدین سے بات ہوئی چہرہ کھل اٹھا, کہا مولانا, یہ موبائل کام کا ہے, میں نے کہ اسیٹ نہ دیکھو, یہ دیکھو سم پڑا ہے کہ نہیں پڑا ہے, سیٹ کو نہ دیکھو, یاد رکھو, خدا کی نگاہ قدرت میں بھی, انسان کے وضع قطع کی کوئی اہمیت نہیں ہے

چاہے بنگلے میں-----------------رہتا ہو

یا جھوپڑپٹیوں میں-----------------رہتا ہو

چاہے اچھا لباس-----------------پہنتا ہو

یا پرانا لباس-----------------پہنتا ہو

وہ قصبے میں-----------------رہتا ہو

یا گاؤں میں-----------------رہتا ہو

وہ محل میں-----------------رہتا ہو

یا چوراہے پر-----------------رہتا ہو

وہ شہر میں-----------------رہتا ہو

یا دیہات میں-----------------رہتا ہو

خدا یہ نہیں دیکھے گا, خدا دیکھے گا, تو یہ دیکھے گا, کہ اس کے سینے میں دھڑکتا ہوا دل, اور اس دل میں عشق رسول کا سم پڑا ہے یا نہیں پڑا ہے, نسبت رسول کا سم پڑا ہے یا نہیں پڑا ہے (نعرہ)

آپ میری بات کو غور سے سنیں, ہو سکتا ہے کہ میری کوئی بات, کوئی جملہ آپ کے کام آجائے, ہم یہ محافل کیوں سجاتے ہیں, ان مجلسوں کا انعقاد کیوں ہوتا ہے, یہ ہزاروں روپے کیوں خرچ کیے جاتے ہیں, تا کہ ہم اپنی پہچان دنیا کے سامنے پیش کر سکیں, مسلمان کہلانے والے تو بہت ہیں, مسلمان چھوڑو سنی کہلانے والے بہت ہیں, لیکن ان کا عالم یہ ہے~

دعوۂ عشق نبی آل نبی سے نفرت
دعوی بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری

ارے ایک بھکاری سے محبت کو سمجھو, بھکاری تیرے دروازے پر آتا ہے, وہ بھی جانتا ہے کہ یہ گھر والے دینگے تو کیسے دینگے, تیرے بچے سلامت رہیں, تیری گود سلامت رہے, وہ بھکاری جانتا ہے کہ ماں سے بچے کا نام لوگے, تو ماں کی ممتا جاگ جائے گی, باپ کا پیار جاگ جائے گا, ارے کتنے نادان ہیں یہ لوگ کہ

مدار پاک نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایمان عطا کیا
مدار پاک نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عرفان عطا کیا
مدار پاک نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحمان عطا کیا
مدار پاک نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دین کا گلستان عطا کیا
مدار پاک نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پہچان عطا کی
مدار پاک نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کائنات اور جہان عطا کیا
مدار نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سب کچھ دیا

اور کہتے ہیں

علم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہمارے دم سے ہے
فضل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہمارے دم سے ہے
تحریر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہمارے دم سے ہے
تقریر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہمارے دم سے ہے
تہذیب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہمارے دم سے ہے

ہم نہ ہوتے تو بھارت میں اسلام نہ ہوتا نعوذ باللہ!

یہ دعوے وہ لوگ کرتے ہیں کہ جن کا شجرہ پڑھو۔۔۔

تو کوئی مہیش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ملے گا

تو کوئی برجیش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ملے گا

تو کوئی سرویش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ملے گا

کوئی مکیش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ملے گا

کوئی رمیش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ملے گا

کوئی راجیش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ملے گا

پوچھو ان نادانوں سے، تیرے خاندان کے شجرے کو، اسلام کے نام سے کس نے آباد کیا ہے

وہ حسین پاک کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ذات ہو گی

وہ غریب نوازؒ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ذات ہو گی

وہ مدار العالمینؒ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ذات ہو گی

وہ خواجہ ارغون کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ذات ہو گی

وہ قطب غوری کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ذات ہو گی

وہ شاہ دانا مداری کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ذات ہو گی

وہ جانمن جنتی کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ذات ہو گی

وہ سید احمد کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ذات ہو گی

وہ اجمل بہرائچی مداری کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ذات ہو گی

وہ مخدوم سمناںؒ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ذات ہو گی

یاد رکھو!

میں بھی کسی ادارے کا فارغ التحصیل مولوی ہوں, میں کسی پر اٹیک نہیں کرتا, میں اتنا کہوں گا کہ ہر ایک کو اپنی اوقات میں رہنا چاہیے, ہر ایک کو اپنی اوقات میں رہنا چاہیے دائرے میں رہنا چاہیے, ارے غلام غلام ہوتا ہے, آقا آقا ہوتا ہے

~

جن پتھروں کو ہم نے عطا کی تھیں دھڑکنیں

جب بولنے لگے تو ہم ہی پر برس پڑے

~

کتنا کم ظرف ہے وہ غبارہ

چند پھونکوں میں پھول جاتا ہے

دو چار میٹر اڑتا ہے

اور اپنی اوقات بھول جاتا ہے

انسان کو اپنے دائرے میں رہنا چاہیے, آل رسول آل رسول ہے, غلام رسول غلام رسول ہے

یاد رکھو!

ابھی ہم نے سکے کی ایک مثال دی تھی, ایک سکے کو ایک طرف گھس دو تو سکہ نہیں چلے گا, لیکن میں کہوں گا, ایک ایسا سکہ ہے جس کو گھسنا تو کیا, ٹکڑے ٹکڑے کر دو پھر بھی قیمت کم نہیں ہو گی, جانتے ہو وہ کونسا سکہ ہے, وہ سونے اور چاندی اور اشرفیہ ہیں جنکے ٹکڑے ٹکڑے کر دو تو قیمت کم نہیں ہو سکتی, اس لیے کہ یہ سونے کا سکہ تمہارے مہر کا محتاج نہیں ہے, وہ فی نفسہ قیمتی ہے, یہ آل رسول سونے کے سکے ہیں خدا کی قسم, کربلا میں ٹکڑے ٹکڑے کر دو, جب محرم آئے گا یا حسین یا حسین کی صدائیں گونج پڑیں گی

آپ دیکھتے ہو بتانے کی ضرورت نہیں ہے, ہر شاگرد اپنے استاذ کی تعریف کرے گا, ہر مرید اپنے پیر کی تعریف کرے گا, لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ محرم کا مہینہ آتا ہے, دو جماعتیں ہمارے سامنے آجاتی ہیں, دو قسم کے

لوگ ہمارے سامنے آجاتے ہیں, ایک جماعت وہ ہوتی ہے, جس کا زنگ خوردہ قلم قلمدان سے باہر آجاتا ہے, محرم داری کے خلاف لکھنے کے لیے

روضۂ حسینی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حرام

علم حسینی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حرام

جلوس حسینی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حرام

سبیلِ حسینی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حرام

اور دوسری طرف دیکھتے ہیں کہ

محرم کا چاند نکلتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہر بچہ علی اصغر کی تڑپ کو یاد کر کے تڑپنے پر مجبور ہو جاتا ہے

محرم کا مہینہ آتا ہے ہر بچی حضرت سکینہ کی سسکیوں کو یاد کر کے بے چین و بے قرار ہو جاتی ہے

محرم کا مہینہ آتا ہے۔۔ ہر بڈھا حضرت عباس کے کٹے ہوئے بازوؤں کو سلام کرتا ہوا نظر آتا ہے

محرم کا مہینہ آتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ ہر بہن زینب کبری کے تقدس کو سلام کرتی ہوئی نظر آتی ہے

محرم کا مہینہ آتا ہے۔۔۔۔ ہر عورت حضرت شہر بانو کے سہاگ کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے

ارے محرم کا مہینہ آتا ہے ہر جوان زمانے کو پیغام دے دیتا ہے~

ہماری صبح لکھ دینا ہماری شام لکھ دینا

ہماری زندگی تم کربلا کے نام لکھ دینا

مٹا کر تم یزیدی بھیڑیوں کا نام دنیا سے

جہاں پر کفر لکھا ہو وہاں اسلام لکھ دینا

میں دعوے سے کہتا ہوں! سارے مولویوں کے سارے قلم ایک طرف

میرے عباس کا۔۔۔۔۔۔۔۔ علم ایک طرف

~

کہاں کہاں مجھے روکو گے بند باندھو گے

میں چڑھتا دریا ہوں ہر سمت بڑھتا جاؤں گا ~

اور بھی بدنامی سے بڑھتا ہے محبت کا جنوں

تیز ہوتا ہے نشہ جتنی ہوا چلتی ہے

ارے نسبت سے پوچھو! نسبت کیا ہوتی ہے , بندر کیا جانے ادرک کا سواد

حسینیوں سے پوچھو نسبت کیا ہوا کرتی ہے, تم کہتے ہو!

روضہ حسینی نہیں بننے دیں گے۔۔۔۔ علم حسینی نہیں نکالنے دیں گے

حیرت کی بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں نکلنے دیں گے

لیکن میرے عزیز! ایک سنی کا دل ہے اللہ اکبر

جو لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کربلا شریف جاسکتے ہیں جاتے ہیں

جو لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مکن پور شریف جاسکتے ہیں جاتے ہیں

جو لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کولار شریف جاسکتے ہیں جاتے ہیں

جو لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سید احمد کے آستانے پر جاسکتے ہیں جاتے ہیں

جو لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شاہ دانا مداری کے آستانے پر جاسکتے ہیں جاتے ہیں

جو لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ محمود کنتوری کے آستانے پر جاسکتے ہیں جاتے ہیں

جو لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جانمن جنتی کے آستانے پر جاسکتے ہیں جاتے ہیں

جو لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ غریب نواز کے آستانے پر جاسکتے ہیں جاتے ہیں

جو لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اجمل بہرائچی مداری کے آستانے پر جاسکتے ہیں جاتے ہیں

جو لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مخدوم اشرف سمنا کی بارگاہ میں جاسکتے ہیں جاتے ہیں

جو روضہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مصطفی پر جاسکتے ہیں جاتے ہیں

لیکن حج کا مہینہ آتا ہے, ایک غریب کسان آپ کے علاقے کا تڑپ جاتا ہے, اے کاش کہ پروردگار عالم! تو نے ہمیں پیچھے دولت دی ہوتی, تو میں بھی تیرے رسول کے روزے کا دیدار کرتا, اے خدا کیا تیری رحمتیں مجھ سے روٹھ چکی ہیں, جب دل گھبر اتا ہے تو یہاں کا ایک غریب مسلمان بازار جاتا ہے, مارکیٹ جاتا ہے , ایک کیلنڈر خرید تا ہے, ایسا کیلنڈر, ایسا کیلنڈر

جس میں مصطفی کا روضہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موجود ہو

آل رسول کا روزہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موجود ہو

جس میں غریب نواز کا آستانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موجود ہو

جس میں قطب المدار کا آستانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موجود ہو

جس میں مخدوم سمنا کا آستانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موجود ہو

جس میں کسی عالم وفاضل کا آستانہ اور روضہ۔۔۔موجود ہو

آتا ہے, گھر میں لگاتا ہے, دل تڑپتا ہے, تو فوٹو دیکھ کرکے دل کو قرار پالیتا ہے, دل کو تسکین پالیتا ہے, جو لوگ روضہ حسینی پر فتوے لگاتے ہیں, وہ جو کلینڈر کو دیکھتے ہیں, سر پر ہاتھ رکھتے ہیں بیٹا! , تم ٹاٹن سنی معلوم ہوتے ہو, م یں نے کہا کیسے کہا دیکھو

قطب المدار کا روضہ ہے۔۔۔غریب نواز کا آستانہ ہے

کوئی مولوی سنی مولوی!

نہ کفر کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فتوے لگاتا ہے

نہ شرک کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فتوے لگاتا ہے

نہ حرمت کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فتوے لگاتا ہے

نہ ناجائز کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فتوے لگاتا ہے

میں سوچنے لگا ہمارے کیلنڈر میں

غریب نواز کا روضہ چھپا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو یہ ہماری سنیت کی پہچان

قطب المدار کا روضہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو ہماری سنیت کی پہچان

شاہ دانا مداری کا روضہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو ہماری سنیت کی پہچان

مخدوم سمنا کا روضہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو ہماری سنیت کی پہچان

یہ کیسی بد دیانتی کی بات ہے، کہ پوتے کا آستانہ ہو تو سنیت کی پہچان

اور حسین کا روضہ ہم بنالیں تو ہم پر حرمت کے فتوے لگتے ہیں

آخر اس میں کیا حرمت کی وجہ ہے؟ کیا میں نے چوری کیا ہے؟ چوری کا کاغذ ہے؟

چوری کی لکڑی ہے؟ کس بنیاد پر حرمت کے فتوے لگائے جاتے ہیں؟؟؟؟؟

ہمارے سامنے، ہمارے گھر میں اگر

تاج محل کا بہت بڑا فوٹو لگا ہو کوئی مولوی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فتوی نہیں لگاتا

نعلین مصطفے کا بڑا فوٹو لگا ہو کوئی مولوی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فتوی نہیں لگاتا

دُل دُل کا بڑا فوٹو لگا ہو کوئی مولوی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فتوی نہیں لگاتا

چار مینار موجود ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوئی فتوی نہیں لگاتا

لال قلعہ موجود ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوئی فتوی نہیں لگاتا

اور حسین پاک کا آستانہ ہو فتوی لگ جاتا ہے

معلوم یہ ہوا یہ نئے دیوبندی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ پرانے دیوبندی ہیں

حیثیت بدل گئی ہے، تیور بدل گیا ہے

(نعرہ)

میں اتنا کہنا چاہوں گا آپکے علماء سے، کہ خدا کے واسطے خدا نے تجھے علم دیا ہے

تو سنیوں میں یہ ٹکراؤ کا ماحول نہ پیدا کرو۔

غریب آئے ہیں در پہ تیرے غریب نواز
کرو غریب نوازی مرے غریب نواز
تمہاری ذات سے میرا بڑا تعلق ہے
کہ میں غریب بڑا تم بڑے غریب نواز

غریب نواز کسی ایسی ذات کا نام نہیں ہے جن کے لیے تم گرگٹ کی سرحدیں قائم کر دو، لیکن غور کرو، غریب نواز سے پہلے بھی ہندوستان میں

اذان ہوتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہ نہیں
تلاوت ہوتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہ نہیں
نمازیں پڑھی جاتی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہ نہیں

میرے عزیز! اگر تم تاریخ ہند کا مطالعہ کرو گے، تو تمہیں معلوم ہو گا، کہ غریب نواز سے بہت پہلے، بہت پہلے، جب بھارت کے باشندوں کے ذہن و فکر میں، یہ احساس بھی پیدا نہیں ہوا تھا، کہ کوئی اجمیر کی دھرتی پر معین الدینؒ نام کا ولی آنے والا ہے، میں تاریخ کے اجالے میں اپنی بات کو ثابت کروں گا، تاریخ مسعودیہ کا حوالہ، سرکار غریب نواز ۵۳۱ ہجری میں پیدا ہوئے، غوث پاک ۴۷۱ ہجری میں پیدا ہوئے۔

یہ نوٹ کر لینا تاریخ!

غریب نوازؒ ۵۳۱ ہجری غوث پاکؒ ۴۷۱ ہجری، باقی اولیاء کرام اس کے بعد، لیکن میں آپ سے غوث پاکؒ کی ولادت سے ۷۰ سال پہلے کی بات، غریب نوازؒ کی ولادت سے ۱۳۰ سال پہلے کی بات بتا رہا ہوں، ۱۳۰ سال پہلے ۴۰۱ ہجری کا واقعہ سنیے۔

سلطان محمود غزنوی نے سوچا کہ کچھ لشکر کو انڈیا کے علاقے میں بھیج کر دین کا کام لیا جائے, سلطان محمود غزنوی نے جعفر مظفر کی قیادت میں, ایک عظیم لشکر کو بھارت کی طرف روانہ کیا, یہ لشکر قندھار ہوتا ہوا, دیبل ہوتا ہوا, جس کو آج آپ کراچی کے نام سے جانتے ہیں, انڈیا کے علاقے میں، ان علاقے میں آیا، جہاں آج اجمیر کے نام سے اس علاقے کو آپ جانتے ہونگے, اجمیر کے علاقے میں ۴۷ راجاؤں کی حکومت تھی, ان راجاؤں نے سنا کہ مسلمانوں کا لشکر آگیا ہے, سارے راجہ متحد ہوگئے, اور اپنے سارے لشکر کو اکٹھا کیا اور حکم دے دیا کہ مسلمانوں کے لشکر کو چیونٹیوں کی طرح مسل کر کے رکھ دو, حالات بڑے خراب ہوگئے, حضرت جعفر مظفر نے ایک تیز رفتار قاصد کو بھیج کر محمود غزنوی کی طرف یہ اطلاع بھیجی, کہ سلطان کامیابی ک ی بات تو چھوڑو, اگر لشکر کو بچانا چاہتے ہو, تو ہمارے پیچھے ہماری مدد کے لیے ایک عظیم لشکر کو روانہ کرو[15]، سلطان محمود غزنوی نے فورًا حضرت سید ساہو سالار کی قیادت میں کہو سبحان اللہ, حضرت سید ساہو سالار, یہ کون ہیں یہ حضرت سید سالار مسعود غازیؒ کے والد کا نام ہے[16] اللہ اکبر, ۴۰۱ ہجری کی بات ہے۔

ایک عظیم لشکر کو لے کر, حضرت سید ساہو سالار اجمیر کے علاقے میں پہنچے, کوکلہ پہاڑی کے دامن میں خیمے کو نصب کر دیا, گھوڑے باندھ دیے گئے, صبح کے وقت جنگ ہونے والی ہے, دیگیں چڑھا دی گئی تھیں چولہوں پر, خیمے نصب کر دیے گئے, گھوڑے باندھ دیے گئے, لیکن تاریخ بتلاتی ہے, رات کا آدھا حصہ گزرا ہو گا, ہواؤں کا ایک زبردست طوفان آیا, ایسا طوفان, ایسا طوفان, کہ

دیگیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پلٹنے لگیں

خیمے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اڑنے لگے

گھوڑے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بدکنے لگے

چیخ و پکار کی صدائیں۔۔۔۔۔۔بلند ہونے لگیں

---

15 آئینۂ مسعودی۔ اکبر میرٹھی ۲۹

16 تذکرہ تاجدار بہرائچ۔ صفحہ ۹

حضرت سید ساہو سالار نے اپنے لشکر کا جائزہ لینے کے لیے جب خیمے سے باہر قدم رکھا تو دیکھا

دیگیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پلٹ چکی ہیں

خیمے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اکھڑ چکے ہیں

شعلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آسمان میں اڑ رہے ہیں

گھوڑے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بدک رہے ہیں۔افراتفری کا ماحول ہے

لیکن کوکلہ پہاڑی کے دامن میں ایک چراغ ہے, جو ہواؤں کے دوش پر مسکرا رہا ہے, ایک چراغ چل رہا ہے, آپ کو بڑی حیرت ہوئی دیگیں پلٹ گئی, خیمے پلٹ گئے, یہ کیسا جادوئی چراغ ہے, جو ہواؤں کے دوش پر جل رہا ہے~

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے

وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

چراغ جل رہا ہے, آپ حیرت میں پڑ گئے, آپ نے آہستہ-آہستہ قدم اٹھائے چراغ کی طرف بڑھنے لگے, چراغ کے قریب پہنچے تو دیکھا ایک نقاب پوش بزرگ بیٹھے ہیں, جو اللہ ہو, اللہ ہو, اللہ ہو کی صدائیں بلند کر رہے ہیں, بزرگ کھڑے ہو گئے, کھڑے ہو گئے, اور کہا مرحبا اھلاً و سھلاً مرحبا, مرحبا اھلاً و سھلاً مرحبا السلام علیکم ورحمۃ اللہ, السلام علیکم ورحمۃ اللہ, چہرہ نقاب کے اندر رہے~

پردے میں ہے جمال تو ہے شور اس قدر

جب بے حجاب ہو تو خدا جانے کیا کرے

عجیب عالم ہے, کہتے ہیں سرکار!

سرکار آپ کون ہیں؟ ہم اتنا جانتے ہیں آپ کوئی بھی ہوں چراغ آپ سے قریب ہو جائے تو ہوا چراغ کو نہ بجھا سکے, ہوا چراغ کو نہ بجھا سکے, اور کوئی لشکر آپ سے قریب ہو جائے تو وہ لشکر ناکام کیسے ہو سکتا ہے, سرکار

آپ کون ہیں جب آپ نے چہرے سے نقاب اٹھایا تھا, تو خدا کی قسم غریب نواز کے پیدا ہونے سے ۱۳۰ سال پہلے, بھارت میں جو اللہ ہو, اللہ ہو, کی صدائیں بلند کر رہا تھا, وہ کوئی اور نہیں وہ سرکار مدار العالمینؒ کی ذات ہے, وہ سید بدیع الدین قطب المدارؒ کی ذات ہے[17]

صدائیں گونجتی ہیں ہند میں اللہ اکبر کی
جو سچ پوچھو تو یہ صدقہ مدار العالمیں کا ہے

یہ لوگ کیا بیچتے ہیں؟

کہا جاتا ہے کہ, کہاں راجہ بھوج کہاں گنگو تیلی

ہر ایک کو اپنی اوقات کے اندر رہنا چاہیے میں بھی مولوی ہوں, لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ جب تک ایک مولوی خانقاہی ہو اؤں سے اپنی زندگی کی زلفوں کو نہیں سنوارے گا, پڑھ لینے سے کوئی عالم نہیں ہو سکتا عالم ہو جائے گا, عالم دین نہیں ہو سکتا, عالم دین بنناہے تو نبی نے فرمایا "**اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا**"[18]، **علم کا شہر میں ہوں علی اس کے دروازے ہیں** , اے لوگوں علم مصطفی لینا ہے تو چور دروازے سے نہیں گیٹ سے جاؤ, علم مصطفی لینا ہے تو باب شہر علم علی ہیں, اگر چور دروازے سے جا کر علم لوگے تو سلمان رشدی تو بن سکتے ہو امام اعظم نہیں بن سکتے, عالم ہونا اور ہے, عالم دین ہونا اور ہے, تسلیمہ ن صرین بھی بے وقوف بنی تھی, سلمان رشدی بھی پڑھا لکھا بے وقوف تھا, علم نے اسے کیا دیا, گستاخ مصطفے بن گیا, زمانہ اس پر لعنتیں بھیج رہا ہے, علم حاصل کرو تو شہر علم سے لینا ہے تو باب شہر علم سے علم کو حاص ل کرو, اور جو قرآن میں نے سمجھا عرفان ہمارے پاس ہے۔۔۔ تہذیب ہمارے پاس ہے۔۔ حق ہمارے پاس ہے، میں کہوں گا میں تیری بات مانوں یا نبی کی بات مانوں

---

17 سومناتھ - آچاریہ چتھر سین - صفحہ. ۱۴۲

18 کوکب دریٔ۔ ص 183،،فرائدا لسمطین۔ ص 81،،ریاض النضرہ

نبی تو فرماتے ہیں: اَلحَقُّ مَعَ العَلِيٍّ وَعَلِیٌّ مَعَ الحَقّ[19]" حق علیؑ کے ساتھ ہے علیؑ حق کے ساتھ ہے, ہم تیری بات مانیں یا مصطفے کی بات

نبی فرماتے ہیں: اَلقُراٰنُ مَعَ عَلِیٍّ وَ عَلِیُّ مَعَ القُراٰن[20]" قرآن علیؑ کے ساتھ علیؑ قرآن کے ساتھ ہم تیری مانیں یا اس کی مانیں, کس کی مانیں؟

میرے عزیز خدا نے کہا: مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوہ[21]" میرا نبی ﷺ جو دے تم اس کو لے لو, نبی ﷺ نے جو دیا ہم اس کو لیں گے, نبی ﷺ نے جو دیا, یا رسول اللہ سب کچھ تو آپ نے ہی دیا, سب کچھ تو آپ ہی نے دیا, پھر کیا دیا کیا نہیں دیا, نبی ﷺ فرمائیں گے اے خدا کے بندے!

خدا نے تو سب کچھ تجھے دیا۔۔۔زمین دی، آسمان دیا۔۔کہکشاں، ستارے۔۔۔ جھرنے پھل، فروٹ۔۔۔مکان، دکان۔۔۔کھیت، کھلیان۔۔۔سائیکل، بید۔۔۔ٹرین، پلین, سب خدا نے دیا, سب خدا نے دیا, لیکن خدا نے کسی دینے کو، اگر دینا کہا, تو "لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا[22]"

خدا نے یہ نہیں کہا

سعید اختر، میں نے زمین پیدا کیا ہے تم اور تم سب کے لئے, میرا احسان, آسمان کو پیدا کیا میرا احسان, خدا نے کہا:

آسمان دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوئی احسان نہیں

زمین دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوئی احسان نہیں

گنگ و جمن دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوئی احسان نہیں

صحرا و چمن دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوئی احسان نہیں

کہکشاں کا جمال دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوئی احسان نہیں

---

19 فرائد السمطین۔ ص 119

20 الصواعق المحرقہ

21 القرآن۔ سورۃ الحشر۔ آیۃ....۰۷

22 القرآن۔ سورۃ۔ آل عمران آیۃ....۱۶۴

ہاں اگر احسان ہے تو "لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا"[23]، میں جان کائنات محمد ﷺ کو دے رہاہوں یہ میرا احسان ہے، میں نبی کو دے رہاہوں یہ میرا احسان ہے

خدا نے سب دیالیکن احسان جتایاتو مصطفی کے دینے، پر نبی نے سب دیالیکن لینے کی جہاں تک بات کہی، اور دینے کی جہاں تک بات کہی، مصطفی آئے

آنے سے پہلے بھی دیتے رہے

آنے سے پہلے بھی دیتے رہے، موسی دعا کر رہے ہیں تو نبی کے وسیلے سے، آدم دعا کر رہے ہیں، 'الهم اسئلك بجاه محمد عبدك و كرامته عليك[24]" سب مصطفی کے وسیلے سے، آنے سے پہلے بھی مصطفی دیتے رہے، ل یکن کسی دینے کو دینا نہیں کہا، لیکن ایک موقع آیا تھا، ایک موقع آیا تھا، ایک لاکھ 24 ہزار صحابہ کرام عرفات کے میدان میں موجود تھے، نبی کا خطاب ہو رہا تھا، زندگی کا غالبًا آخری خطاب

نبی ﷺ نے فرمایا تھا: میں جو کچھ کہہ رہاہوں غور سے سنو، جو موجود ہیں وہ سنیں، جو موجود نہ ہوں انہیں سنادیں، انہیں سنادینا، اے لوگوں! زندگی کے حالات آث ار و قرآئن بتارہے ہیں، کہ میں زیادہ دنوں تک ظاہری حیثیت سے میں تمہارے ساتھ نہیں رہ پاؤنگا، تاریخ بتاتی ہے، نبی خطا فرمارہے تھے، کہ جناب جبرائیل امین خدا کا اخری پیغام "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا" یہ قرآن کی نازل ہونے والی آخری آیت کریمہ ہے[25]، سب سے پہلی آیت نازل ہوئی "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ" اور سب سے آخر میں نازل ہوئی "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ" جس کا مطلب یہ ہے خدا فرمارہا تھا:

اے مصطفی، اے مرتضی

بدر و حنین کے------------------------معرکے میں

خیبر کے------------------------معرکے میں

جنگ خندق کے------------------------موقع پر

---

23 القرآن۔ سورۃ۔ آل عمران آیۃ... ۱۶۴

24 تفسیر عزیزی۔ پارہ. اول ۳۷۷

25 بصیرۃ الایمان. شاہ سید انتخاب حسین قدیری ص. ۲۵۹

جنگ احزاب کے ---------------------------- موقع پر

جو تونے، تیرے صحابہ نے قربانیاں دی ہیں میں نے قربانیوں کو قبول کر لیا اور اس کا انعام آج یہ دے رہا ہوں "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ"

آج میرا دین ---------------------------------- مکمل ہو رہا ہے

آج میری شریعت ------------------------------- مکمل ہو رہی ہے

آج میری نعمتیں -------------------------------- تمام ہو رہی ہیں

آج میرا قرآن ---------------------------------- مکمل ہو رہا ہے

اے محمد آج دین میں ------------------------------ کوئی کمی نہیں

اب کوئی اور قرآن کی ------------------------------ ضرورت نہیں

قرآن مکمل ہو چکا ہے، قرآن مکمل ہو چکا، جانتے ہو!

مختصر لفظوں میں میں آپ سے کہوں، حضرت صدیق اکبرؓ رونے لگے، عمرؓ نے کہا اے صدیق آپ رو کیوں رہے ہیں، قرآن مکمل ہو گیا یہ تو خوشی کی بات ہے، اسلام مکمل ہو گیا یہ خوشی کی بات ہے، صدیقؓ نے کہا جاؤ تم اپنا کام کرو مجھے اپنا کام کرنے دو، حضرت عمرؓ نے کہا یہ کوئی بات ہے آپ میرے ساتھی ہو، ہم آپ کے ساتھی ہیں، ہم لوگ جشن منا رہے ہیں، آپ رو رہے ہیں، یا تو رونے کا مطلب بتائیے ہمیں سمجھ میں آئے گا تو ہم سب مل بیٹھ کر رو لیں گے، اور اگر ہمیں سمجھ میں نہ آیا تو آپ کو بھی ہمارے ساتھ جشن منانا ہو گا، یہ کوئی معمولی جشن نہیں ہے، ہماری قربان کام آگئی ہے، دین مکمل ہو گیا ہے، اسلام مکمل ہو گیا ہے، قرآن مکمل ہو گیا ہے

صدیق اکبرؓ نے کہا اے عمرؓ! یہ بتاؤ تم جشن کیوں منا رہے ہو؟، خوشیاں کیوں منا رہے ہو؟ عمرؓ نے کہا اس لیے کہ قرآن مکمل ہو گیا، اسلام مکمل ہو گیا، کہا ٹھیک، کہا اگر ٹھیک ہے، تو آپ بتائیے آپ کیوں رو رہے ہیں، صدیق اکبرؓ نے کہا اے عمرؓ! یہ قرآن کی آیت مجھ سے یہ کہہ رہی ہے، اے صدیق اب تیرا یار تجھ سے بچھڑ جائے گا، اب تیرا رسول تجھ سے جدا ہو جائے گا، اب تیرا نبی تجھ سے جدا ہو جائیں گے

حضرت عمرؓ نے کہا یہ شان نزول نہیں, یہ آیت کریمہ کا ترجمہ نہیں, یہ کوئی مطلب نہیں, یہ کوئی تفسیر نہیں, آپ نے کیسے یہ مطلب بیان کر دیا, صدیق اکبر نے کہا اے عمرؓ تجھے معلوم ہے, ہر نبی دنیا میں آتا ہے ایک مقصد کے لیے آتا ہے, ایک کام کے لیے آتا ہے, جب تک کام پورا نہیں ہوتا, نبی دنیا میں رہتا ہے, جب تک مقصد پورا نہیں ہوتا, نبی دنیا میں رہتا ہے, اور جب مقصد پورا ہو جاتا, بے مقصد نبی دنیا میں نہیں رہا کرتا, بے کام نبی دنیا میں نہیں رہا کرتا, کہا کیا مطلب؟

حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا تھا, اے عمر تجھے معلوم ہے میرا نبی دنیا میں اسی لیے آیا تھا, کہ خدا کا دین مکمل ہو جائے, خدا کا اسلام مکمل ہو جائے, خدا کا قرآن مکمل ہو جائے, گویا نبی خدا کے دین کو مکمل کرنے کے لیے آئے تھے, خدا نے کہہ دیا اے محمد دین مکمل ہو چکا ہے, اس کا مطلب نبی کا کام پورا ہو چکا ہے-

حضرت عمر کو بھی بات سمجھ میں آگئی نبی ﷺ کی بارگاہ میں گئے, کہا یارسول اللہ فراستِ صدیق یہ کہہ رہی ہے اور عقل عمر یہ کہہ رہی ہے, وہ صدیق کی فراست ہے یہ ہماری درایت ہے, اے رسو ﷺ آپ فیصلہ فرما دیجئے, آپ نے فرمایا: كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ[26]" اے لوگوں ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے, لیکن یاد رکھنا موت , موت ختم حیات کا نام نہیں, موت سے سفر زندگی ختم نہیں ہو جاتا, موت انتقال مکانی کا نام ہے, انتقال مکانی کا نام ہے, جو لوگ کہتے ہیں مرنے والا مر جاتا ہے, بے وقوف لوگ ہیں, تم زندہ رہ کر کے دیکھتے ہو , بولتے ہو, ہاتھ چلاتے ہو, پیر تمہارے اٹھتے ہیں, بتاؤ کیا ہماری یہ آنکھ دیکھتی ہے, کیا ہماری یہ زبان بولتی ہے, کیا یہ ہمارا ہاتھ پکڑتا ہے, اگر ہاں, تو کیا بات ہے! روح جسم سے نکل گئی آنکھ موجود ہے دیکھتی نہیں ہے, زبان موجود ہے بولتی نہیں ہے, ہاتھ موجود ہے پکڑتا نہیں ہے, پیر موجود ہے وہ چلتا نہیں ہے , اگر آنکھ دیکھتی ہے تو اب آنکھ کیوں نہیں دیکھتی, اگر ہاتھ پکڑتا ہے تو اب کیوں نہیں پکڑ رہا ہے, اگر زبان بولتی ہے تو اب یہ کیوں نہیں بول رہی ہے

جواب ملے گا سعید اختر! آنکھ نہیں دیکھتی بلکہ روح دیکھا کرتی ہے, روح دیکھا کرتی ہے, روح دیکھا کرتی ہے, لیکن غور کرو روح دیکھتی ضرور ہے, لیکن دیکھتی اسی آنکھ کے وسیلے سے, روح بولتی ہے اسی زبان کے وسیلے

---

26 القرآن۔سورۃ۔آل عمران آیۃ...۱۸۶

سے, میں یہ کہنا چاہوں گا ٹھیک ہے, اگر روح بولتی ہے, روح مسکراتی ہے, روح دیکھتی ہے, تو ہم دیکھتے ہیں دنیا میں بے شمار لوگ ہیں, جن کے جسم میں روح ہے آنکھ بھی موجود ہے لیکن وہ دیکھتے نہیں ہیں, زبان موجود ہے گونگے ہیں بولتے نہیں ہیں, پیر موجود ہیں ہلا نہیں سکتے, ہاتھ موجود ہیں پکڑ نہیں سکتے, معلوم یہ ہوا, نہ روح دیکھتی ہے, نہ آنکھ دیکھتی ہے, اگر دیکھتی ہے تو خدا کی قدرت دیکھتی ہے, خدا کی چاہت دیکھتی ہے, خدا کی مشیت دیکھتی ہے, جب چلنے پھرنے کی حالت میں خدا کی قدرت دیکھتی ہے, تو ہماری روح نکل جائے اگر اس وقت بھی خدا کی قدرت دیکھے تو اس میں کیا تعجب کی بات ہے، اس لیے نبی نے فرمایا اے لوگوں! كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ, صحابہ کرام چیخ کر گر پڑے تھے

مختصر سنیے! چیخ کر گر پڑے تھے, مختصر, چیخ کر گر پڑے تھے, یارسول اللہ! آپ نہیں ہوں گے ہمارا کون ہوگا, آپ نہیں ہوں گے ہمارا سہارا کون ہوگا, تو جانتے ہو؟ اللہ کے نبی نے فرمایا تھا:

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ" اے صحابہ میں جارہا ہوں لیکن دو چیزیں چھوڑ کر کے جارہا ہوں, دو چیزیں چھوڑ کر کے جارہا ہوں, " كِتَابَ اللّٰهِ وَ عِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي

ایک خدا کا قرآن ہے اور دوسرا محمد کا خاندان ہے[27]

قرآن چھوڑ کر کے جارہا ہوں, میں اپنا خاندان چھوڑ کر کے جارہا ہوں

میں آپ سے یہ عرض کر رہا تھا کہ غریب نواز کے پیدا ہونے سے ۱۳۰ سال پہلے کوکلا پہاڑی کے دامن میں, جو بزرگ مسکرا رہا تھا, کلمہ حق کی تلاوت کر رہا تھا, وہ کوئی اور بزرگ نہیں وہ سرکار قطب المدارؒ کی ذات تھی

---

27 حاکم، المستدرک، 3 : 109، رقم:4576

نسائي، السنن الكبري، 5 : 45، 130، رقم:8148، 8464

ابن ابی عاصم نے 'السنہ (ص:644، رقم:1555)

طبراني، المعجم الكبير، 5 : 166، رقم:4969

نسائی نے 'خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ص:84، 85، رقم:76)

ابو محاسن نے 'المعتصر من المختصر من مشکل الآثار (2 : 301)' میں نقل کی ہے

حضرت سید ساہو سالار عرض کرتے ہیں، سرکار میں اکیلا آیا ہوں آپ نے دو مرتبہ سلام کیا، کس کو سلام کیا، سرکار قطب المدارؒ نے مسکرا کر کے فرمایا تھا، اے سید ساہو سالار، ایک سلام تیرے نام، دوسرا اسلام، اسلام کے اس مرد مظاہر کے نام، جو ابھی چار سال کے بعد پیدا ہو گا، اور اس کا نام سید سالار ہو گا، سید سلار مسعود غازیؒ ہو گا[28]

خدا کی قسم! بھارت نہیں، بھارت نہیں، پورے ایشیا میں اگر اسلام پھیلا ہے تو یا تو سالار کے تلوار کا صدقہ ہے یا مدار پاک کے کردار کا صدقہ ہے، ایک طرف تلوار ہے، دوسری طرف کردار ہے (نعرہ)

سید سالار کس کا نام ہے

دعائے قطب المدار کا نام-----------------سید سلار ہے

عطائے قطب المدار کا نام---------------سید سالار ہے

طفیل قطب المدار کا نام----------------سید سالار ہے

جن کا مقام یہ ہے، سنو غور سے!

جن کا مقام یہ ہے، ساری دنیا اولاد کی طالب ہو تو غریب نواز کے آستانے پر، ہماری ماں اور بہنیں غریب نوازؒ کے آستانے پر، ہمیں اولاد چاہیے، ہمیں اولاد چاہیے، لیکن اولاد کے طلبگاروں یاد رکھنا خدا کی قسم! دنیا نے غریب نواز سے طلب کیا ہے اور غریب نواز کو جب ضرورت پڑی ہے تو سید سالارؒ کی مقدس بارگاہ میں حاضر ہوئے ہیں، اور زمانے کو پیغام دے دیا ہے~

صدائیں گونجتی ہیں ہند میں اللہ اکبر کی
جو سچ پوچھو تو یہ صدقہ مدار العالمین کا ہے
دلوں میں پیار کس درجہ مدار العالمین کا ہے

[28] تذکرہ تاجدار بہرائچ- سید محمد سلیمان باباعلوی—صفحہ....۱۲۷

جسے دیکھو وہی شدہ مدار العالمین کا ہے

محبان قطب المدارؒ تجھے جشن قطب المدارؒ مبارک ہو, کہ تم نے یہ اسٹیج سجایا, علماء کو بلایا, پیغام حق بھی انہوں نے سنایا, اور تو نے ان پیغامات کو سننے کے بعد اپنی زندگی میں انقلاب پیدا کیا ہے, دعا کرو ہم زندہ رہیں تو سچے سنی بن کر زندہ رہیں, اور دنیا سے جائیں تو ان اولیاء کرام کی نسبتیں ہمارے ساتھ ہوں, تاکہ ہم وہاں بھی مسکراتے رہیں, حشر میں بھی مسکراتے رہیں۔

اسلام زندہ باد جشن مدار العالمین پائندہ باد

ساتویں تقریر

رہبران راہ طریقت، بہاران گلشن سیادت، فرزندان قطب المدار، اور آج کی اس تاریخ ساز شہید اعظم کانفرنس میں کوثر وزمزم کی معصوم لہروں کی طرح یہ بل کھاتا ہوا مجمع، حسینیت کے دلدار امجاہدو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ! الحمدللہ الذی جعل الحسن والحسین سیدہ شباب اہل الجنہ والصلاۃ والسلام علی سیدنا و مولانا محمد شفیع المذنبین فی الدنیا والاخرہ وعلی الہ صحابہ الذین بالصفات الحسن قال اللہ تبارک و تعالی فی القران الحکیم قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّۃَ فِی الۡقُرۡبٰیؕ وَ مَنۡ یَّقۡتَرِفۡ حَسَنَۃً نَّزِدۡ لَہٗ فِیۡہَا حُسۡنًاؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ شَکُوۡرٌ ۝[29] آمنت باللہ صدق اللہ علی العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم ونحن علے ذالک لمن شاہدین بشاکرین لامین والحمدللہ رب العالمین

آج کی اس عظیم اور تاریخ ساز شہید اعظم کانفرنس، حسینیت کے نام پر، کربلا والوں کے نام پر، اور بل کھاتا ہوا مجمع، آج کے اس افتراق و انتشار کے دور میں، اتفاق و اتحاد کا حسین کے نام پر ایک بے مثال نمونہ ہے، بغیر کسی تمہید کے آیئے ہم اور آپ سب مل کر ساری کائنات کے مرکز عقیدت جناب محمد رسول اللہ اروح ونافدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ ناز میں جی لگا کر ہدیہ درود پاک پیش کیجئے

اللہم صلی علی سیدنا وشفیعنا نبینا و مولانا محمد جد الحسن والحسین وعلی آلہ المدار البدیع الکریم ابن الکریم وبارک وسلم صلاۃ وسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

---

29 سورۃ الشوری، آیت ۲۳

آج کے اس پر فریب، پر فتن، اور ہوشربا ماحول میں، حسینی مشن کی عظمت اور اس کے تقدس اور اس کی سرحد و سیما کی حفاظت کرنے والے، حسینیت کے زندہ دل سپاہیو فوجی، اور اسٹیج پر موجود کمانڈوز حضرات، رب کے اس انعام پر جتنا شکریہ ادا کیجیے وہ کم ہے، کہ پروردگار عالم نے ہمیں اور آپ کو شہیدان وفا کے ذکر جمیل کرنے اور سن نے کی توفیق عطا فرمائی۔

یہ محرم الحرام کا مہینہ آج سے تقریباً ۱۳۶۵، ۱۳۶۶ سال قبل کربلا کے سرزمین پر پیش آنے والے اس عظیم سانحے کی یاد دلاتا ہے، جب کربلا کی سرزمین پر یزیدیت کی سونامی لہروں نے، اسلام کی 72 پاکباز ہستیوں کو اپنی چپیٹ میں لے کر، ان کے وجود کو کائنات کے نقشے سے مٹا دینے کا ناپاک عزم کیا، لیکن سیدہ فاطمہ کے جگر پاروں نے، اسلام کے شاہکاروں نے، یزیدیت کے اس سونامی لہروں کا، جس عزم جس ہمت جس صبر و استقلال کے ساتھ، نہ صرف یہ کہ مقابلہ کیا بلکہ ان کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا کر کے رکھ دیا

یہ صرف سیدہ فاطمہ کے لاڈلوں کا ہی حق ہو سکتا ہے

خالد کبھی ہاتھوں میں علم لیتے ہیں
طارق کبھی موجوں پہ قدم لیتے ہیں
ہر دور میں اٹھتے ہیں یزیدی فتنے
ہر دور میں شبیر جنم لیتے ہیں

حسین، اور حسینیت

اگر کسی فقیر کی خطابت پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زندہ ہوتی

اگر کسی رائٹر کے قلم کی بنیاد پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زندہ ہوتی

اگر کسی مفکر کی فکر کی بنیاد پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زندہ ہوتی

اگر کسی ادارے یا کالجز کی بنیاد پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔، زندہ ہوتی

تو نہ جانے کب کی حسینیت دفن ہو چکی ہوتی

لیکن حسین،

نہ خطیب کی خطابت کی بنیاد پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زندہ ہے

نہ کسی رائٹر کے قلم کی بنیاد پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زندہ ہے

نہ کسی مفکر کی فکر کی بنیاد پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زندہ ہے

حسین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر زندہ ہے

حسین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر تابندہ ہے

حسین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر درخشندہ ہے

توخدا کی قسم صرف قرآن کی بنیاد پر اور حدیث رحمان کی بنیاد پر زندہ ہے (نعرے کی گونج)

تم اپنے مقدر پر جتنا ناز کرو خدا کی قسم وہ کم ہے، دنیا میں ہر قوم کی کوئی نہ کوئی پہچان ہوتی ہے، جس پہچان کی بنیاد پر وہ قوم دنیا میں جانی جاتی ہے مانی جاتی ہے اور پہچانی جاتی ہے، کہتے ہیں کہ جس قوم کی کوئی پہچان نہیں ہوتی اس قوم کی قومیت میں کوئی جان نہیں ہوتی، یہ الگ بات ہے کہ دنیا کی بیشتر قوموں نے اپنی اپنی فکر اپنے اپنے ذوق اپنی اپنی سمجھ کے مطابق اپنے لیے پہچان کا انتخاب کیا ہے

کسی نے سیاست کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنی پہچان کا ذریعہ بنایا

کسی نے ریاست کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنی پہچان کا ذریعہ بنایا

کسی نے تجارت کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنی پہچان کا ذریعہ بنایا

کسی نے بازوؤں کی طاقت کو۔۔۔۔۔۔۔اپنی پہچان کا ذریعہ بنایا

لیکن پوری کائنات میں وہ صرف قوم مسلم ہے

جس کی زندگی الگ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جس کی بندگی الگ ہے

مسلمان سیاست ضرور کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن سیاست کو اپنی پہچان نہیں بناتا

ریاستوں پر قبضہ ضرور کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن ریاست کو اپنی پہچان نہیں بناتا

تجارت کی منڈیوں میں اپنے نام کا سکہ ضرور چلواتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ لیکن تجارت کو اپنی پہچان نہیں بناتا

زراعت وہ ضرور کرتا ہے لیکن زراعت کو اپنی پہچان نہیں بناتا

مسلمان کی پہچان!

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سیاست ہے

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ریاست ہے

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تجارت ہے

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وجاہت ہے

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔طاقت ہے

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔راحت ہے

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ملازمت ہے

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وزارت ہے

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شہامت ہے

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عداوت ہے

ہماری پہچان مصطفی کی محبت ہے آل رسول سے سچی نسبت ہے یہ ہے پہچان (نعرے کی گونج)

ہم جیتے ہیں تو عشق رسالت کی بنیاد پر۔۔۔۔ ہم جیتے ہیں تو نسبت آل رسول کی بنیاد پر۔۔ ہماری پہچان سیاست نہیں ہے، تجارت نہیں ہے، ہماری پہچان تو مصطفی کی محبت اور آل رسول سے سچی نسبت

انہیں شاگردوں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں اٹھایا ہے

انہیں حلقوں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں اٹھایا ہے

انہیں جلسوں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں اٹھایا ہے

انہیں محفلوں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں اٹھایا ہے

انہیں خرچوں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں اٹھایا ہے

انہیں مجلسوں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں اٹھایا ہے

مدرسوں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں بتایا ہے

کسی کے قلم نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ان کو نہیں اٹھایا

حالات تو یہ ہے کہ محرم کا مہینہ آتا ہے ایک طبقے کے ہاتھوں میں قلم ہوتا ہے

جلوس حسینی پر پابندی لگاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حرام ہے

سبیل حسینی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حرام ہے

علم حسینی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حرام ہے

لیکن! خدا کی قسم، خدا کی قسم،

سارے قلم۔۔۔ ایک طرف　　　　حسین کا علم۔۔۔ ایک طرف

مخالفین کی حرکتیں۔۔۔ ایک طرف　　　　اور محرم کی برکتیں ایک طرف

جس قدر اس نے مٹائے تیری یادوں کے نقوش
دل بیتاب نے اتنا ہی تجھے یاد کیا

؎

اور بھی بدنامی سے بڑھتا ہے محبت کا جنوں
تیز ہوتا ہے نشہ جتنی ہوا چلتی ہے

آل رسول فاطمہ کی طہارت کی بنیاد پر زندہ ہے،

اسلام کی طاقت کا نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول ہے

اسلام کی ہدایت کا نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول ہے

اسلام کی کرامت کا نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول ہے

مصطفی کی عظمت کا نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول ہے

خدا کی عظیم قدرت کا نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول ہے

کہہ لو تو اسلام کی قسمت کا نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول ہے

حیرت کی بات ہے!

انسان جس سے محبت کرتا ہے، غور سے سنو! حسینیت کے معاملے میں کسی کے دباؤ میں نہ آجانا، ہر ایک کو اپنی اپنی قبر میں جانا ہے، اللہ کے نبی نے فرمایا کہ جو جس سے محبت کرے گا اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا، جس سے محبت کرے گا اسی کے ساتھ ہوگا،

ہم محبت کرتے ہیں غریب نواز سے انشاء اللہ ہمارا حشر غریب نواز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے ساتھ

ہم محبت کرتے ہیں قطب المدار سے ہمارا حشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ان کے ساتھ

ہم محبت کرتے ہیں مخدوم سمنا سے ہمارا حشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ان کے ساتھ

ہم محبت کرتے ہیں صابر پاک سے ہمارا حشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ان کے ساتھ

ہم محبت کرتے ہیں وارث پاک سے ہمارا حشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ان کے ساتھ

محبت کا مزاج یہ ہے، جو جس سے محبت کرتا ہے، اسی کو یاد کرنا، اسی کا ذکر کرنا، آنکھوں میں اسی کو بسانا، دل میں اسی کو بسانا، اپنی زندگی کا مقصد بنالیتا ہے۔

ایک غریب غریب نواز کی بارگاہ میں نہیں جاسکتا، قطب المدار کی بارگاہ میں نہیں جاسکتا, تو وہ تڑپتا ہے، وہ کیلنڈر تلاش کرتا ہے، جس میں غریب نواز کے روضے کی تصویر چھپی ہو، میں نے کہا کیا بات ہے، کہا کہ یہ روضہ کی تصویر دیکھ لیتا ہوں تو دل کو ٹھنڈک مل جاتی ہے، یہ محبت ہے، یہ پیار ہے، جو جس سے محبت کرتا ہے، عاشق کی نگاہ میں صرف عاشق کا وجود پیارا نہیں ہوتا، محبوب کی گلیاں بھی پیاری ہوتی ہیں

محبوب کا۔۔۔۔۔۔۔۔قصبہ بھی پیارا ہوتا ہے

محبوب کا۔۔۔۔۔۔۔۔نقشہ بھی پیارا ہوتا ہے

محبوب کا۔۔۔۔۔۔۔۔ قصہ بھی پیارا ہوتا ہے

محبوب کا۔۔۔۔۔۔۔۔ خطبہ بھی پیارا ہوتا ہے

محبوب کا۔۔۔۔۔۔۔۔دیار بھی پیارا ہوتا ہے

یہی وجہ ہے کہ ایک دیوانہ، جب دیوانگی کی حد کو پار کرنے لگتا ہے، تو عاشق کو صرف یہ نہیں کہ محبوب سے ملنے سے روکا جاتا ہے، بلکہ کہا جاتا ہے اس محلے میں نہ آنا، اس شہر میں نہ آنا، اس قصبے میں نہ آنا،

اس لیے کہ محبوب کو نہ صحیح، محبوب کے گھر کے دیکھو گے، تو تمہیں سکون مل جائے گا، تم پاگل ہو جاؤ گے، یہ محبت کا مزاج ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب مزاجِ محبت کا جب یہ عالم ہے تو حسین پاک سے سچی محبت کا عالم کیا ہوگا (نعروں کی گونج)

میں آپ سے کہنا یہ چاہوں گا ۔

کہ ہمارے گھر کے کیلنڈر میں غریب نواز کے روزے کی تصویر، ہمارے سر پہ ہاتھ پھیر دیتے ہیں ہمارے مشائخ، یہ ٹناٹن سنی لگتا ہے، غریب نواز کا روضہ اپنے کیلنڈر میں سجا رکھا ہے، غریب نواز کا روضہ ہماری سنیت کی پہچان ہے۔

توجہ چاہوں گا!

قطب المدار کا روضہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہماری سنیت کی پہچان ہے

صابر پاک کا روضہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہماری سنیت کی پہچان ہے

مخدوم پاک کا روضہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہماری سنیت کی پہچان ہے

قاضی مطہر کا روضہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہماری سنیت کی پہچان ہے

جامن جنتی کا روضہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہماری سنیت کی پہچان ہے

خواجہ ارغون کا روضہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہماری سنیت کی پہچان ہے

اگر محبت ہے تو ایسی محبت کرو تو شریعت کے دائرے میں ہو، وہ کیلنڈر قدموں کے نیچے نہیں آنا چاہیے، عقیدت ہو تو پیٹھ کے پیچھے نہیں بلکہ وہ روضہ

آنکھوں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تنویر ہو

دل میں اس کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تصویر ہو

یہی سمجھ لو کہ وہی تیری۔۔۔۔۔۔۔۔ تقدیر ہو

احترام کرو احترام کرو! اس لیے کہ اسلام نے ان کا احترام کیا۔ اسلام نے ان کا احترام کیا ہے

میں پوچھنا چاہوں گا!

جب قطب المدار کا روضہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہماری سنیت کی پہچان

غریب نواز کا روضہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہماری سنیت کی پہچان

صابر پاک کا روضہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہماری سنیت کی پہچان

بابائے قوم و ملت کا آستانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہماری سنیت کی پہچان

مجاہد ملت کا آستانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہماری سنیت کی پہچان

حافظ ملت کا آستانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہماری سنیت کی پہچان

تو بتاؤ خدا کی قسم کیا حسین کا روضہ ہمارے سنیت کی پہچان نہیں ہے ہمارے دل۔ ۔ ۔ ۔ (نعروں کی گونج)

اپنے دل میں سجاؤ، اپنی آنکھوں میں بساؤ، اپنے گھر کی قسمت بڑھاؤ، شریعت کو ہاتھ سے نہ جانے دینا، حدود شرع میں، الْحَلاَلُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ، و مَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ مِمَّا عَفَا عَنْہُ[30]، ضابطہ بیان کر دیا گیا ہے، خدا نے جس کو حلال کیا ہے حلال جانو، حرام کیا ہے حرام جانو، جس کی کوئی تفصیل نہیں وہ جائز سمجھو، مائک کا ذکر نہیں ہے مائک کا ذکر کیوں کرتے ہو، یہ جبہ و دستار کا ذکر کہاں کیوں ہم پہنتے ہیں، یہ اسٹیج کا ذکر کہاں، کیوں ہم کرتے ہیں آپ یہی کہیں گے کہ منع نہیں کیا گیا ہے منع نہ کرنا اس کے جائز ہونے کی دلیل ہے، میں یہ کہنا چاہوں گا اگر حسین سے محبت کرتے ہو، اللہ اکبر حسین کا کہیں نشان مل جائے، نسبت بڑی چیز ہے خدا کی قسم، بڑی چیز ہے "اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰہِ"[31]، کیا وجہ ہے ہمارے انڈیا کے آگے بڑھو تو دنیا کا سب سے بڑا پہاڑ ہمالہ ہے اس کا ذکر قرآن میں ہونا چاہیے تھا

صفا مروہ کا کیوں ذکر کیا جا رہا ہے

حج کے نام پر ہمیں بلا کر کے منی اور عرفات میں۔۔۔۔۔۔۔کیوں دوڑایا جا رہا ہے؟

دو پہاڑوں کا چکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیوں لگوایا جا رہا ہے؟

عرفات کے میدان میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیوں چھوڑا جا رہا ہے؟

کیا ہندوستان میں اسٹیڈیم موجود نہیں ہے، یہاں غریب نواز کی چوکھٹ کو ہم چوم لیں تو ہم بدعتی بن جائیں، خدا نے کہا ٹھہرو ہم تیری اوقات پر لاتے ہیں، تم نے غریب نواز کا آستانہ چوما، دنیا نے تجھے بدعتی کہا، جن

30 سنن ترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فِی لُبسِ الْفِرَاءِ، صفحہ ٤٣٤، رقم الحدیث : ١٧٢٦، دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان

31 البقرۃ:١٥٨

لوگوں نے بدعتی کہا خدا نے حج کے نام پر انہیں بلوایا، کہا کہ یہاں غریب نواز کی چوکھٹ نہیں ہے، کعبے کے اندر ایک پتھر ہے اس کو چومو! پوچھو ان بے ایمانوں سے، یہ پتھر کیوں چوم رہے ہو میاں، انڈیا میں ہم چومیں تو بدعتی ہو جائیں...؟ او تجھے شرم نہیں آتی، مکے میں آکر، خدا کے گھر میں آکر، ایک پتھر کو چوم رہے ہو، کہا کہ اس کی کسی سے نسبت ہے، میں نے کہا حیرت کی بات ہے، کہ نسبت سے اگر پتھر عظیم ہے تو نسبت سے بشر کیوں نہیں عظیم ہے، پتھر کو چموایا جارہا ہے،

میں نے عالم خیال میں پوچھا اے پتھر، تو تو پتھر ہے تجھے دنیا کیوں چومتی ہے، کیا فائدہ ملتا ہے پتھر کہتا ہے میں بھی نہیں جانتا، میں تو پتھر ہی ہوں میں بھی نہیں جانتا، یہ عمر سے پوچھو، تو جہ چاہوں گا!

حضرت فاروق اعظم حج کے لیے گئے، ارکان حج ادا کیا اور جب حجر اسود کو چومنے کی باری آئی، تو فاروق اعظم کا تیور آپ نے دیکھا ہو گا اللہ اکبر، ان کا چہرہ دیکھ کر بڑے بڑے پہلوانوں کے پسینے چھوٹ جایا کرتے تھے، سانسیں پھولنے لگتی تھیں، وہی تیور وہی رہی وہی ڈھنگ، حجر اسود کو جب چومنے کی باری آئی، فاروق اعظم نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا، اے پتھر مغرور نہ ہو جانا، عمر تجھے چومنے آرہا ہے، کہ عمر تجھے چومنے آرہا ہے خدا کی قسم! میری نظر میں تو ایک پتھر ہے پتھر، لیکن میں چوموں مغرور نہ ہو جانا کہ عمر تجھے چومنے آرہا ہے، ارے میں اس لیے چوم رہا ہوں کہ میں نے مصطفی کو چومتے ہوئے دیکھا ہے[32]، (نعرے کی گونج)

میں اس لیے چوم رہا ہوں کہ میں نے نبی کو چومتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے کہا اے پتھر نبی نے تجھے چوما تو تجھے کیا ملا، تو پتھر کہتا ہے کہ خدا نے یہ مرتبہ دیا کہ اب مجھے جو چومتا ہے، چومتا ہے تو میں اس کے گناہ کو کیچ کرتا ہوں، اور اس کا دل سفید کر دیتا ہوں، روایتوں میں یہ ملتا ہے[33]، کہ جو حجر اسود کو چوم لیتا ہے تو گناہوں سے ایسے

---

[32] سنن ابي داود/كتاب المناسك /حديث: ١٨٧٣

[33] سنن الترمذي حديث رقم ٨٧٧

سنن النسائي حديث رقم ٢٩٣٥

پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں نے آج ہی جنا ہو، اللہ اکبر پتھر میں یہ طاقت ، میں پوچھنا چاہوں گا، حسینی مجاہدوں تجھے قسم ہے حسین پاک کی محبت کی، میں پوچھنا چاہتا ہوں، مصطفی پتھر کو ایک بار چومیں تو پتھر ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے، اس حسین کے بارے میں کیا خیال ہے جس حسین کو مصطفی نے بار بار چوما ہو ہزار بار چوما ہو...

(نعرہ اور بے انتہا داد و تحسین کی صدائیں)

ایمانداری کی بات بتاؤ، جس کو نبی نے بار بار چوما ہو، ہزار بار چوما ہو، ہر بار چوما ہو، اگر وہ حسین ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے تو اس میں کیا تعجب کی بات ہے، اس میں کیا تعجب کی بات ہے، ہم حسین سے محبت کرتے ہیں انشاء اللہ ہمارا حشر حسین کے ساتھ ہو گا، یہ کیسے محبت کرنے والے ہیں، جو یاد حسینی پر پابندی لگا کر اپنے علم اپنی صلاحیتوں کا استعمال مخالفت میں کرتے ہیں، ارے عقیدت صرف یہ دیکھتی ہے کہ میرا محبوب مجھ کو کیسے ملے گا، اللہ اکبر سرکار فاروق اعظم کا دور خلافت ہے غور سے سن نا!

نسبت کی بات کرتے ہو، دور خلافت ہے، حضرت عبد اللہ ابن عمر کا بچپنا ہے، حسین پاک کا بھی بچپنا ہے، مدینے کی گلیاں ہیں، دونوں کھیل رہے ہیں، کھیلتے کھیلتے حسین پاک اور حضرت عبد اللہ ابن عمر میں بات آگے بڑھی اور تکرار ہو گئی، حضرت عبد اللہ ابن عمر نے کہا اے حسین تجھے معلوم نہیں! میں امیر المومنین کا بیٹا ہوں، حسین خاموش رہے، پھر آگے بات بڑھ گئی تو حضرت عبد اللہ ابن عمر نے کہا حسین اگر ہمیں یہ خیال نہ ہوتا کہ تم محمد رسول اللہ کے نواسے ہو تو میں شکایت والد کے سامنے پاس نہیں کرتا، میں سارا فیصلہ یہیں کرتا، میں عمر کا بیٹا ہوں، میرے اندر وہی تیور موجود ہے، لیکن میں ابا حضور سے آپ کی شکایت ضرور کروں گا، صحابہ کرام کا مجمع ہے، امیر المومنین کا دربار لگا ہوا ہے، بیٹا پہنچا چہرہ اترا، آنکھیں ملول، آنکھوں میں غم، چہرہ بجھا بجھا، فاروق اعظم نے اپنے بیٹے کے تیور کو دیکھا کہا بیٹا خیریت، کیا بات ہے، کہا ابا حضور بات اگر مکان کی ہوتی تو میں ہضم کر جاتا، چوراہے کی بات ہے، سینکڑوں لوگوں کی بات ہے، سامنے کی بات ہے، اگر اندر کی بات ہوتی تو وہ اندر رہ جاتی، باہر کی بات ہے، آقا حسین نے مجھے بہت رسوا کیا، کہا کیا بات ہے، تو کہا دیکھیے کہ ابا حضور بات آگے بڑھی تکرار ہوئی، تو برجستہ حسین نے کہا اے عبد اللہ اپنی اوقات میں رہو، تم میرے غلام ہو، تمہارے ابا حضور ہمارے نانا

کے غلام ہیں، تیرا خاندان میرے خاندان کا غلام ہے، ابا حضور بات ہم تک رہتی تو گھونٹ جاتا، آپ تک، پورے خاندان کا شجرہ الٹ دیا، لیکن میں نے احترام کیا نواسۂ مصطفی ہونے کی بنیاد پر، آپ کی خدمت میں، میں نے پیش کیا کہا کہ بیٹا!، میں تیری بات نہیں مانوں گا حسین سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں، کہا آقا حضور اجازت دیجئے حسین کو آپ کے دربار میں پیش کروں، فاروق اعظم نے کہا نہیں میں خود حسین کے پاس جاتا ہوں، فاروق اعظم اٹھے ہیں، صحابہ چل پڑے، صحابہ کرام کے ذہن و فکر میں انتشار تھا، فاروق اعظم کا تیور، نہ جانے کیا رنگ لایا، حسین سے نہ جانے کیا پوچھ لیں، صحابہ کرام بھی پیچھے پیچھے جارہے ہیں، جب دولت کدے کے قریب پہنچے، آپ نے دستک دی اندر سے آواز آتی ہے "من دقل الباب" دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے، جواب ملتا ہے مصطفی کا غلام، لوگ مجھے قوم کا امیر کہتے ہیں، میں عمر ہوں! دروازہ کھولا گیا، حسین پاک سامنے تھے، "مرحبا اہلا و سہلا یا امیر المومنین" آپ نے احترام کیا، عزت افزائی کی، بیٹھنے کی گزارش کی، فاروق اعظم نے فرمایا حسین میرے بیٹے نے آپ کے متعلق ایسی ویسی باتیں کی ہیں مجھے یقین نہیں آرہا ہے میں نے سوچا کہ میں خود آپ سے معلوم کرلوں، امام پاک نے کہا امیر المومنین، یہ حسین علی کی اولاد ہے، حسین جو بات مکان میں کہتا ہے وہی میدان میں بھی کہتا ہے،

اے امیر المومنین میں نے کہا ہے ایسا کہا ہے، آپ نے فرمایا کیسا کہا، جیسا کہا ویسا ہی کہا ہے، کہا نہیں میں آپ کے منہ سے سننا چاہتا ہوں، آپ پھر سے کہہ دیں، کہا کہ میں نے آپ کے بیٹے سے کہا، کہ تو میرا غلام، تیرے والد میرے نانا جان کے غلام، تمہارا خاندان میرے خاندان کا غلام، کہا حسین ایک مرتبہ اور کہیے، کیا آپ نے کہا، پھر آپ نے یہی جملہ دہرایا کہا حسین زحمت ہوگی ایک مرتبہ اور صحابہ کرام پریشان کہ مجرم، بظاہر مجرم، خود ایک وارث، بہانہ کر دیا جاتا ہو سکتا تھا معاملہ رفع دفع ہو جائے، لیکن حسین ایک بار، دوبار، تین مرتبہ اقرار کر رہے ہیں، میں نے ایسا ایسا کہا، کہا حسین ایک بار اور کہو، امام عالی مقام کہتے ہیں، آپ کا بیٹا، میرا غلام، آپ میرے نانا جان کے غلام، آپ کا خاندان میرے خاندان کا غلام، کہا یا حسین، جو آپ نے کہا ہے، کیا لکھ کے بھی دے سکتے ہو، حسین پاک نے کہا قلم لایا جائے، کاغذ لایا جائے، حکم دیا کہ لکھو، میرے جملے، جملے لکھے گئے، حسین پاک نے اس کی تصدیق کر دی، صحابہ کرام پریشان کہ اب تو تحریری صورت آچکا ہے، نہ جانے کیا حکم

ہو گا، تاریخ بتلاتی ہے، امیر المومنین نے وہ کاغذ کا ٹکڑا اپنے پاس لیا، اور صحابہ کرام سے خطاب کیا، اے صحابہ، اے نبی کے دیوانوں، تیرا امیر تم سے کچھ وصیت کرنا چاہتا ہے، کہا سرکار، کیا وصیت ہے، تو آپ نے فرمایا، جب عمر کا انتقال ہو جائے، جب مجھے کفن میں لپیٹ دینا، جب قبر میں اتارنا، تو کاغذ کا یہ ٹکڑا میرے سینے پہ رکھ دینا (نعرے کی گونج)

کہا سرکار بات کیا ہے، کہا تمہیں پتہ نہیں، جب کوئی قبر میں جاتا ہے، تو نکیرین آتے ہیں، وہ پوچھتے ہیں، من ربک؟ ما دینک؟ ما تقول فی شان ھاذ الرجل؟ [34]. تو میں فرشتے سے خود سوال کروں گا، فرشتے بتا، جس کے پاس حسین کی غلامی کی سند ہو، کیا وہ کسی اور کا ماننے والا ہو گا؟

ہمارے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خدا ریاست نہیں ہے

ہمارے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خدا شہادت نہیں ہے

ہمارے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خدا صداقت نہیں ہے

ہمارے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خدا شرافت نہیں ہے

ہمارے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خدا عبادت نہیں ہے

ہمارے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خدا سخاوت نہیں ہے

ریاضت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سیاست نہیں ہے

اگر کچھ ہے تو،

حسین کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نسبت لے کر آیا ہوں

حسین کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ محبت لے کر آیا ہوں

حسین کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قربت لے کر آیا ہوں

---

34 سنن أبي داود حديث نمبر: □ □ □ □

حسین کی۔۔۔۔۔۔۔۔ مدحت لے کر آیا ہوں

حسین کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عیادت لے کر آیا ہوں (محفل میں نعرے کی گونج)

"سر تا بہ قدم ہے تن سلطان زمن پھول" ایک جز نہیں، ایک حصہ نہیں، ایک عزم نہیں "سر تا بہ قدم

سر تا بہ قدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول دہن پھول ز تن پھول بدن پھول
کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

حسین اسلام کی تقدیر ہے، حسین خزاں کی ایک عظیم قدرت کا نام ہے، حسین اسلام کی قسمت کا نام ہے ، حسین کا صدقہ اسلام

اسلام تھا اسلام ہے اسلام رہے گا
قران تھا قران ہے قران رہے گا
اسلام کی گردن پہ حسین ابن علی کا
احسان تھا احسان ہے احسان رہے گا

خالد کبھی ہاتھوں پہ علم لیتے ہیں
طارق کبھی موجوں پہ قدم لیتے ہیں
ہر دور میں اٹھتے ہیں یزیدی فتنے
ہر دور میں شبیر جنم لیتے ہیں

ہر دور میں لڑائیاں لڑی گئی ہیں، قتل وغارت گری کے بازار گرم ہوئے ہیں، انسان کی اگر تاریخ کا مطالعہ کیجئے، تو اس دنیا میں لڑائی کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنا کہ خود حضرت انسان پرانا ہے چاہے، وہابیل اور قابیل کی

لڑائی ہو ، یا حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ تسلیم کے مقابل نمرودیت کی شکست فاش، موسی کلیم اللہ کے مد مقابل فرعونیوں کے طلسماتی نظریے کا خاتمہ ہو ، یا پیغمبر اسلام کے مد مقابل اشرار مکہ کی نابکاریاں ، چاہے چچنیا کی سرزمین پر سسکتی ہوئی انسانیت کی داستان ہو ، یا فلسطین کی سرحدوں پر تڑپتے ہوئے مظلومیت کی آواز ، چاہے افغانستان کی تورابورا پہاڑیوں سے اٹھتے ہوئے دھوئیں کے بادل ہوں ، یا عروس البلا بغداد کی سرزمین کا کھنڈرات میں تبدیل ہو جانا، ہر دور میں لڑائیاں لڑی گئیں ہیں لیکن کربلا کی سرزمین پر جو جنگ لڑی گئی ہے، انسان کی فکر پریشان ہے، انسان حیران ہے، اور جتنی بھی جنگیں لڑی گئیں آپ ایک لکیر کھینچ کر کہہ سکتے ہیں ادھر حق والے ہیں ادھر باطل والے ہیں، ادھر کفر ہے ادھر اسلام ہے، لیکن معرکہ کربلا کا نقشہ ہی عجیب ہے، جغرافیائی عجیب ہے، کربلا کا میدان ہے، دو طرف خیمے لگے ہوئے ہیں ایک طرف خیمہ حسینی ہے، دوسری طرف خیمہ یزیدی ہے

اذان ادھر بھی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اذان ادھر بھی ہو رہی ہے

ادھر بھی قران کی تلاوت۔۔۔۔۔۔۔۔ادھر بھی قران کی تلاوت

ادھر بھی نماز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ادھر بھی نماز

ادھر بھی حاجی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ادھر بھی حاجی

ادھر بھی روزے دار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ادھر بھی روزے دار

ادھر بھی اذان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ادھر بھی اذان

اب انسان حیران و پریشان

پروردگار عالم قرآن۔۔۔۔۔۔۔۔دونوں طرف

سجدے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دونوں طرف

تلاوت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دونوں طرف

نماز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دونوں طرف

زہد و تقوی بظاہر۔۔۔۔۔۔۔۔۔دونوں طرف

اے خدا ۔

جب قرآن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دونوں طرف

اذان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دونوں طرف

نماز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دونوں طرف آخر تو کس کی طرف؟؟؟؟؟

قرآن کے پڑھنے والوں!

صرف قرآن کی تلاوت کو تم سچائیوں کی علامت قرار دیتے ہو تو بتاؤ کربلا کی سرزمین پر سچا کون ہے جھوٹا کون ہے، صرف نماز کو اگر سچائیوں کی علامت قرار دیتے ہو تو بتاؤ کربلا کی سرزمین پر کس جماعت کو تم حق پر کہو گے ،کسے ناحق کہو گے ، تلاوت دونوں طرف ، نماز دونوں طرف ، قرآن دونوں طرف ، اذان دونوں طرف ، حاجی دونوں طرف ، نمازی دونوں طرف ، اے خدا تو کس کی طرف ، تو جس کی طرف ، حق اس کی طرف سچائی اس کی طرف ،

آواز ملے گی سعید اختر!

میں نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے مصیبتیں گھیر لیں ، تو "استعینو" مصیبتیں آئیں ، تو "استعینو باصبر والصلوۃ"[35]. صبر اور نماز سے مدد طلب کرو، لیکن جہاں تک میری معیت کی بات ہے، کسی کے ساتھ رہنے کی بات ہے، تو میں نے قرآن میں کہیں نہیں کہا "ان اللہ مع المصلین"

توجہ چاہوں گا!

قرآن میں کہیں رب نے نہیں فرمایا "ان اللہ مع المصلین"

خدا نماز پڑھنے والوں کے ساتھ ہے

خدا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔قرآن پڑھنے والوں کے ساتھ ہے

خدا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تلاوت کرنے والوں کے ساتھ ہے

---

[35] البقرہ: آیت 153

خدا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تسبیح کرنے والوں کے ساتھ ہے

خدا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حج کرنے والوں کے ساتھ ہے

خدا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ روزہ رکھنے والوں کے ساتھ ہے

خدا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قربانی کرنے والوں کے ساتھ ہے

جب خدا نے اپنی شان کے مطابق، معیت کا اظہار کیا تو فرمایا "ان اللہ مع الصابرین" ، خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، اب دیکھو کربلا کی سرزمین پر

کس کا بیٹا کاٹا جارہا ہے کون باپ صبر کررہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خدا اس کے ساتھ ہے

کس کی بہن کے رخسار پر تماچے مارے جارہے ہیں کون بھائی صبر کر رہا ہے۔۔۔۔خدا اس کے ساتھ ہے

کس کے بھانجوں کی لاش پر گھوڑے دوڑے کون ماموں صبر کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔خدا اس کے ساتھ ہے

کربلا کی تاریخ کا جب مطالعہ کروگے، تو تنہا حسین کی ذات ملے گی، جو کبھی باپ کی شکل میں، کبھی ماموں کی شکل میں، کبھی چچا کی شکل میں، کبھی بھائی کی شکل میں، تنہا حسین ہے، مختلف رنگ، مختلف شکل وصورت اختیار کر کے ہر بار قتل ہوتا ہوا نظر آرہا ہے، ہر بار جگر کا ٹکڑا ہوتا ہو آنظر ارہا ہے،

حسین ہم تیرے صبر کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سلام کرتے ہیں

ہم تیری عظمت کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سلام کرتے ہیں

ہم تیری ہمت کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سلام کرتے ہیں

ہم تیری شہادت کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سلام کرتے ہیں

اسلام کی خاطر تم نے جان دے کر کے اسلام کے سہاگ کی حفاظت کرلی ہے، اور خدا کی قسم آج اسلام زندہ ہے، تو شہیدان وفا کی لہو کا صدقہ ہے

ہندوستان میں یہ اسلام مسند نشینوں کا صدقہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔کربلا کے خاک نشینوں کا صدقہ ہے

اس لیے میں کہنا چاہوں گا!

ملت کے زندہ دل مجاہدو، حسین کی یاد کو ہر دور میں منایا گیا ہے مناؤ

حسین کی یاد ہماری فکر کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔طہارت ہے

ہمارے قلب کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔طہارت ہے

ہمارے ایمان کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔طہارت ہے

ہمارے دل وزبان کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔طہارت ہے

ہمارے ضمیر کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔طہارت ہے

ہمارے عقیدے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔طہارت ہے

لیکن شریعت کا دامن اپنے ہاتھوں سے کبھی نہ چھوڑنا، حسین نے بوقت شہادت جو کردار دنیا کے سامنے پیش کیا ہے، وہ تمہارے لیے مشعل راہ ہے، کچھ بھی ہو جائے سجدے کو ضائع نہ ہونے دینا، کچھ بھی ہو جائے شریعت کو اپنے ہاتھوں سے جانے نہ دینا، اور یاد رکھو گے صبح قیامت تک کردار حسینی، ہر دور میں کسی نہ کسی نام سے جلوہ گر ہو گا، اور اسلام کی حفاظت کرتا ہوا نظر آئے گا

خالد کبھی ہاتھوں پہ علم لیتے ہیں
طارق کبھی موجوں پہ قدم لیتے ہیں
ہر دور میں اٹھتے ہیں یزیدی فتنے
ہر دور میں شبیر جنم لیتے ہیں

وہ کردار حسینی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو کبھی معین الدین کی شکل میں دین کی عیانت کرتا ہے

وہ کردار حسینی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو کبھی نظام الدین کی شکل میں دین کا نظام سنبھالتا ہے

وہ کردار حسینی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔جو کبھی صابر پاک کی شکل میں بے صبروں کو صبر و تحمل کا ضابطہ عطا کرتا ہے

وہ کردار حسینی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ جو کبھی مخدوم اشرف کی شکل میں ذلیلوں کو شرافتیں عطا کرتا ہوا نظر اتا ہے وہ کردار حسینی ہے۔ جو کبھی وارث پاک کی شکل میں عشق رسول کی وراثت کو قوم میں تقسیم کرتا ہوا نظر آتا ہے وہ کردار حسینی ہے جو کبھی قطب المدار کی شکل میں ذہن و فکر کے ایوانوں میں وحدت کا چراغ جلاتا ہوا نظر آتا ہے

خالد کبھی ہاتھوں پہ علم لیتے ہیں
طارق کبھی موجوں پہ قدم لیتے ہیں
ہر دور میں اٹھتے ہیں یزیدی فتنے
ہر دور میں شبیر جنم لیتے ہیں

میرے عزیز یہ آل رسول ہیں، ہم غلام رسول ہیں، بہت فرق ہے، ہم میں اور ان میں، بہت فرق ہے، ہم گلٹ کے سکے ہیں، یہ سونے کے سکے ہیں، فرق جانتے ہو نہ دونوں میں، گلٹ کے سکے کو ذرا بھی گھس لو، گاندھی اگر موجود نہ ہو، سن اور مچھی موجود نہ ہو، تو گلٹ کے سکے کی کوئی اوقات نہیں ہے، دوکاندار منہ پر مار دے گا، لیکن ایک سکہ جس کو آپ عشر بھی کہتے ہیں، اللہ اکبر اس سکے کو ایک بار نہیں ہزار مرتبہ گھس لو، دوکاندار کے پاس جاؤ دوکاندار چمکار کر کے جیب میں رکھ لے گا، میں نے کہا ابھی ابھی ایک سکہ لے کر آئے تھے ،تم نے پھینک دیا اور اسے چمکار کر کے جیب میں رکھ لیا، کہے گا بیٹا گھر میں دو چار ہوں تو اگر ماں باپ نہ دیں تو چرا کر لاؤ ہم تجھے پیسے سے مالامال کر دینگے، میں نے کہا کیا بات ہے، دوکاندار کہتا ہے ارے نادان وہ گلٹ کا سکہ اپنی قیمت رکھتا تھا تو سن اور مچھی کی بنیاد پر،

اور یہ سونے کا سکہ ہے، اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دو اس کی قیمت کم نہیں ہو سکتی ہے، اس کی عظمت کم نہیں ہو سکتی ہے، یہ آل رسول ہیں ہم غلام رسول ہیں، جب تک غلامی کا پٹہ ہمارے پاس ہے ہم زمانے کے تاجدار ہیں، اور غلامی کا پٹا اگر آپنے گرادیا، تو کائنات کی ٹھوکروں میں تجھے پناہ نہیں مل سکتی لیکن ان کا عالم یہ ہے

اللہ اکبر، ان کا لباس پھٹا ہو، چہرے اداس ہوں، زلفیں بکھری ہوئی ہوں، لیکن یہ فاطمہ کا خون بولتا رہے گا، ہر دور میں اسلام کی قیادت کرنے والے یہ لوگ ہیں۔

تم سلامت رہو، تمہاری بندگی سلامت ہو، تو ملت کے زندہ دل مجاہدو میں یہ کہنا چاہوں گا، کچھ بھی ہو جائے تمہیں اپنی اپنی قبر میں جانا ہے، یاد رکھنا، ، یاد رکھنا، تم نہ مانو تو حسین پر کیا فرق پڑے گا، تم اپنی زندگی کو دیکھو، تم اپنی بندگی کو دیکھو، قرآن نے کہا "قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ"[36]. ، ایک جگہ کہا "قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّۃَ فِی الۡقُرۡبٰی"[37]. ، ایک جگہ فرمایا کہ اے لوگوں خدا کے بننا چاہتے ہو تو مصطفی کے بن جاؤ ، "اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ" اگر خدا کے محبوب بننا چاہتے ہو تو اللہ نے فرمایا اے محبوب تم کہہ دو، "فَاتَّبِعُوۡنِیۡ" میری اطاعت کرو، مجھ سے محبت کرو!

یارسول اللہ آپ سے محبت کا انداز کیا ہونا چاہیے ، آپ سے محبت کا حق کس طور پر ہم ادا کر سکتے ہیں ،ایک جگہ نبی نے فرمایا "من أحب الحسين فقد أحبني"[38]. ،اگر میری محبت کو جاننا چاہتے ہو تو حسین سے محبت کرو، حسین کی محبت ہی میری محبت ہے ، رب نے فرمایا: اے نبی آپ فرما دو، اے خدا کے بندوں اگر میری قربانیوں کا کچھ بدلہ دینا چاہتے ہو

تو میں تم سے دولت-------- نہیں چاہتا

ریاست-------------- نہیں چاہتا

وجاہت ------------ نہیں چاہتا

تجارت-------------- نہیں چاہتا

سونے چاندی کی چھنکار--------- نہیں چاہتا

---

[36] آل عمران: آیت .31

[37] الشوری: آیت .23

[38] سنن ابن ماجہ .143

صرف یہ چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہ میرے گھر والوں سے محبت کرو

اللہ اکبر قرآن شاہد ہے، گھر والوں سے محبت کرو، صحابۂ کرام عرض کرتے ہیں، یارسول اللہ" مَن قَرابَتُكَ هؤُلاءِ الَّذينَ وَجَبَت عَلَينا مَوَدَّتُہُم ؟[39]. ، یارسول اللہ وہ آپکے گھر والے کون ہیں، جن کی محبت ہم پر واجب کر دی گئی ہے، نبی نے فرمایا: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ.

لِی خَمسَة أُطفی بِهَا حَرَّالوَبَأ الحَاطِمَه،
المُصطَفٰی والمُرتَضیٰ وَابنَا هُمَا وَالفَاطِمَه

بیدم یہی تو پانچ ہیں مقصودِ کائنات
خیر النساءؑ حُسینؑ و حَسنؑ مُصطفیٰ ؐ علیؑ

کچھ لوگوں کے ذہن میں آیا یارسول اللہ

قرآن آپ نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دیا محبت علی سے کیوں

ایمان آپ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ملا محبت علی سے کیوں

دیانت آپ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ملا محبت علی سے کیوں

شرافت آپ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ملا محبت علی سے کیوں

عدالت آپ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ملا محبت علی سے کیوں

صداقت آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ملا محبت علی سے کیوں

ایمان آپ سے ملا محبت ہم آپ سے کریں گے، نبی نے فرمایا اے لوگو تم نے علی کو کیا گردانا ہے، علی کو کیا سمجھا ہے، علی کی شخصیت کو کیا تم نے سمجھا ہے، علی کی محبت کو تم نے کیا سمجھا ہے، ارے "حُبُّ عَلِيٍّ يَأكُلُ

---

[39] وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرِ الْعَسْقَلانِيُّ فِي الْكَافِي الشَّافِ فِي تَخْرِيجِ أَحَادِيثِ الْكَشَّافِ : أَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالْحَاكِمُ فِي مَنَاقِبِ الشَّافِعِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ قَرَابَتُكَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ۔

الذُّنُوْبَ کَمَا تَأْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ"[40]. ، علی کی محبت گناہوں کو ایسے کھا جاتی ہے جس طریقے سے آگ لکڑی کو کھا جایا کرتی ہے

علی۔۔۔۔۔۔۔میری شان ہے

علی۔۔۔۔۔۔۔میری پہچان ہے

علی۔۔۔۔۔۔۔حق کا ترجمان ہے

علی۔۔۔۔۔۔بولتا ہوا قرآن ہے

"علی مع القرآن والقرآن مع علی"[41]. ، قرآن علی کے ساتھ علی قرآن کے ساتھ

"عَلی مَعَ الحَقِ وَالْحَقُّ مَعَ عَلی"[42]. ، حق علی کے ساتھ اور علی حق کے ساتھ

---

40 ریاض النضرۃ ، باب الرابع ، فی مناقب امیر المؤمنین ، صفحہ : 164

41 علی مع القرآن والقرآن مع علی، لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض. (المستدرک، ج: 3، ص: 123، رقم: 4685)

42 ابن مغازلی کتاب مناقب میں، صفحہ 244

ابن عساکر، تاریخ دمشق ، باب شرح حال امام علی ، ج 3 ، ص 119 ، حدیث 1162 (شرح محمودی)

حاکم، المستدرک میں ، حدیث 61 ، جلد 3 ، صفحہ 124 باب مناقب علی علیہ السلام

شیخ سلیمان قندوزی حنفی کتاب ینابیع المودۃ میں، باب 20، صفحہ 104

خطیب، تاریخ بغداد ، ترجمہ یوسف بن محمّد المؤدب ، ج 14، ص 321، شمارہ 7643

ابن کثیر، البدایہ والنہایہ میں جلد 7 صفحہ 321 (آخر باب فضائل علی علیہ السلام)

ہیثمی، کتاب مجمع الزوائد میں، جلد 9 ، صفحہ 135

خوارزمی کتاب مناقب میں، صفحہ 223

ترمذی اپنی کتاب سنن میں حدیث 3 ، جلد 13 ، صفحہ 166 (باب مناقب علی)

متقی ہندی، کنز العمال ، ج 11، ص 623، 621 (مؤسسة الرسالة ، بیروت، پنجم)

نعرۂ علی اس دور میں تھریسر کا کام کرتا ہے، تھریسر میں گیہوں کو ڈال دو بھوسا باہر اصلی مال وہیں، نعرۂ علی لگاؤ، جس کا چہرہ اتر جائے بجھ جائے، علی کا نعرہ اینٹی وائرس ہے، گناہوں کو داخل نہیں ہونے دیتا، "حُبُّ عَلِيٍّ يَأْكُلُ الذُّنُوبَ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ"[43].

علی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے سجایا ہے

علی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے نکھارا ہے

علی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے سکھایا ہے

علی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے عزت دی ہے

علی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے وقار بخشا ہے

علی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حق کا ترجمان ہے

تھوڑی دیر میرا خطاب!

نبی نے علی سے یہ بھی امیدیں وابستہ رکھیں، خدا کی قسم وصال پاک محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد، علی نے خود کو اس سے زیادہ ثابت کر کے دکھایا، تاریخ بتلاتی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پاک ہو چکا ہے، بظاہر ہماری اور آپ کی نگاہوں سے مصطفی پردہ فرما چکے ہیں، نبی کا وصال ہوا خارجی جاگ اٹھے یہودی جاگ اٹھے، علم غیب مصطفی پر حملہ وہیں پر ہونے لگا، اختیار مصطفی پر حملہ وہیں پر ہونے لگا تھا، یہ اپنے خاندان والوں کو نہیں بچا سکتے، امت کو کیا بچائیں گے، جب یہ خبر علی تک پہنچی، اللہ اکبر تو علی ممبر رسول پر کھڑے ہو گئے،

توجہ چاہوں گا

[43] رياض النضرة ، باب الرابع ، فی مناقب امير المؤمنين ، صفحہ : 164

ممبر رسول پر کھڑے ہو گئے، قوم کو اکٹھا کیا، کہا اے لوگوں یہ کیا بات ہے، مجھے سننے کو کیا مل رہا ہے، غور سے سنو! نبی نہیں بول رہا ہے داماد نبی بول رہا ہے، نبی نہیں بول رہا ہے یہ علی بول رہا ہے، سلونی "*سلونی عما شئتم الی یوم القیامہ*"[44]. ، نبی کی بات کرتے ہو، ارے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے وہ علی سے پوچھو، علی بتائے گا، علی جواب دے گا، چہرے اڑ گئے ہوائیاں اڑ گئیں منافقت ظاہر ہونے لگی، لوگ پریشان، آخر علی سے کیا پوچھا جائے، اگر دمشق کا مسئلہ کوئی پوچھیں گے، معاملہ کوئی پوچھیں گے، بہت ممکن ہے کہ علی نے سنا ہو گا، جواب دے دیں گے، کوئی اور بات پوچھو، ہو سکتا ہے علی کو معلوم ہو، علی جواب دے دیں گے، بے تکے سوالات ہونے لگے، یمن کے ایک پادری نے کہا تھا، علی آپ کے پاس زیادہ علم ہے، نبی نے فرمایا تھا "مدینۃ العلم وعلی بابہا"[45]. ، نعوذ باللہ، محمد نے تمہیں بے وقوف بنایا، آپ کو دھوکہ دیا ہے، نعوذ باللہ، تا کہ آپ خوش ہو جائیں، اگر آپ کے پاس اتنا ہی علم ہے تو، علی ہم آپ سے کچھ سوال کرنا چاہتے ہیں، جواب دے دیں، آپ نے فرمایا، بتاؤ کیا بات ہے، اس نے کہا، بتاؤ علی، وہ کون سی چیز ہے جس کو کافر دیکھتا ہے، مسلمان دیکھتا ہے، بچہ دیکھتا ہے، جوان دیکھتا ہے، بوڑھا دیکھتا ہے ہر انسان دیکھتا ہے، مشرک، ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، ہر انسان دیکھتا ہے، آپ کے عقیدے کے مطابق

44
- اس روایت کو حاکم نے "المستدرک علی الصحیحین" میں 2 : 466]506/2 ، ح 3736[، نقل

- ابن کثیر نے اپنی تفسیر جلد ۴، ص ۲۳۱ میں اس کو دونوں طریقوں سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مختلف طریقوں سے نقل ہوئی ہے ۔

- جامع بیان العلم ، ابو عمر 1 : 114]ص 137 ، ح 673[; الریاض النضرة ، محبّ طبری 2 : 198]147/3. [

- أبونعیم نے "حلیة الأولیاء" 1 : 68 می اس کو نقل کیا ھے ، اور مفتاح السعادة 1 : 400 مین بہی ذکر کیا ھے۔

- ینابیع المودّة : 274]72/1 ، باب 14. [

- فرائد السمطین]341/1 ، ح 263 ، باب 63. [

- أحمد نے مناقب]ص 153 ح 220[، اور محبّ طبری نے ریاض 2 : 198]146/3[، اور ابن حجر نے صواعق : 76]ص 127[

- صحیح بخاری 2 : 46 ; 10 : 240 و 241]200/1 ، ح 515 ; و 2660/6 ، ح 6864. [

- شفیعی شاهرودی، گزیده ای جامع از الغدیر، ص 543.

45
المستدرك على الصحيحين .4638

خدا بصیر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن خدا نہیں دیکھتا ہے

ہم دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن خدا نہیں دیکھتا ہے

بچہ دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خدا نہیں دیکھتا ہے

جوان دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خدا نہیں دیکھتا ہے

انسان دیکھتا ہے،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خدا نہیں دیکھتا ہے

بتایئے وہ کون سی چیز ہے؟

علی نے کہا، بے وقوف، اتنا چھوٹا سوال علی کے پاس، کہا، کیا جواب ہے؟ علی نے فرمایا، نادان، وہ سپنا ہے، سپنا، وہ خواب ہے، انسان دیکھتا ہے، خدا نہیں دیکھتا ہے، انسان دیکھتا ہے، خدا نہیں دیکھتا ہے۔ (نعرے کی گونج) بچہ دیکھتا ہے، خدا نہیں دیکھتا ہے، سپنا دیکھنے کے لیے ضروری ہے کہ سویا جائے، اللہ سونے سے پاک ہے، قرآن نے کہا ہے، اسے تو اونگھ تک نہیں آتی، سونے کی بات ہی چھوڑو، خدا خواب نہیں دیکھتا۔

اب بتاؤ اور کیا سوال ہے؟

کہا، بتاؤ علی، وہ کون سا درخت ہے جس کے ساتھ میں تیز رفتار گھوڑا 500 سال تک دوڑتا رہے، پھر بھی اس سائے کو کراس نہ کر سکے، پار نہ کر سکے؟ تو آپ نے فرمایا، وہ شجرِ طوبیٰ ہے، قرآن میں اس کا ذکر آیا ہے، جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبیٰ ہے۔

شجرِ طوبیٰ اتنا بڑا درخت ہے جس نے پوری جنت کو سایہ دار بنا رکھا ہے، یہ وہی درخت ہے کہ حضرت علی بیٹھے ہوئے ہیں، رسولِ کائنات تشریف فرما ہیں، بلبلِ سدرہ، جناب جبرائیل امین بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں، یارسول اللہ، خدا نے آپ کو سلام کہا ہے۔

اور جبرائیل کہتے ہیں، یارسول اللہ، خدا نے ہمیں کہا ہے کہ میں آپ کو بتا دوں، اے نبی، اے نبی، جنت میں شجرِ طوبیٰ کے سائے میں خدا نے علی فاطمہ کا نکاح پڑھا دیا ہے، زمین پر نکاح آپ پڑھا دیں، زمین پر آپ نکاح پڑھا دیں، جنت میں ان دونوں کا نکاح ہو چکا ہے، آپ اس کی خانہ پوری کر دیں۔

جب یہ خبر رسولِ خداﷺ نے صحابہ کرام کے سامنے پیش کی، صحابہ کرام جو موٹے، مبارک باد دینے لگے۔ فرشتوں نے مبارکباد دیا، حور و غلمان نے مبارکباد دیا، ملائکہ نے مبارکباد دی، صحابہ نے مبارکباد دی۔

رب نے فرشتوں سے کہا، فرشتو، تم مبارک باد دے چکے؟ کہا، ہاں میرے معبود، کہا کہ اس خوشی میں میں بھی شریک ہوں، سب نے گفٹ دیے ہیں، تحفے دیے ہیں اپنی اوقات کے مطابق، میں فاطمہ کے نکاح کے موقع پر میں دینا چاہتا ہوں تیری اوقات کے مطابق، کہا میرے معبوس، تو کیا دینا چاہتا ہے؟ رب نے فرمایا، فرشتو، یہ شجرِ طوبیٰ کو دیکھ رہے ہو؟ اس کی ڈالی پکڑو، شاخوں کو پکڑو، اور اس کو خوب زور سے جھٹکا دو۔ فرشتوں نے شجرِ طوبیٰ کی شاخ کو پکڑ کر جھٹکا دینا شروع کیا

ایک پتہ، دو پتے، تین پتے، سو، دو سو، ہزار، لاکھ، دو لاکھ — اللہ ہی جانے کتنے پتے گر گئے۔

خدا نے فرشتوں سے خطاب فرمایا: فرشتو! گواہ رہنا، ہمیں قسم ہے اپنی عزت و جلال کی، اپنی عزت و جلال کی قسم، فرشتو! گواہ رہنا کہ درخت کے جتنے پتے ٹوٹ کر گرے ہیں، سیدہ فاطمہ کے نکاح کے صدقے میں لوگوں کو بغیر حساب و کتاب کے جنت عطا کر دی ہے، جنت عطا کر دی۔

ہم کہاں پہنچ گئے آیئے اسی ہائی وے پر میں یہ کہہ رہا تھا علی مرتضیٰ سے تیسرا سوال کیا گیا بتایئے، جنت کی کنجی کیا ہے، اے علی آپ بتائیں جنت کی کنجی کیا ہے، علی نے فرمایا سننا چاہتے ہو یا لینا چاہتے ہو، جنت کی کنجی بتا دوں یہ تیرے ہاتھوں میں تھما دوں، کہا علی اگر جنت کی کنجی مل جائے تو اس سے بڑھ کر نصیبے کی بات کیا ہو سکتی ہے، علی نے فرمایا "قولو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ الله" لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ پڑھ لو جنت کی کنجی تیرے ہاتھ میں، اللہ اکبر

منافقین کا بھی مجمع ہے، علی مرتضیٰ فرما رہے ہیں، "سلونی عما شئتم الی یوم القیامہ"، قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے علی سے پوچھو، آج علی جواب دینے کے لیے تیار ہے۔ بڑی ہمت کر کے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس

نے کہا، علی، اگر آپ کے پاس اتنا ہی علم ہے تو بتایئے، کیا کبھی آپ نے خدا کو دیکھا ہے؟ کہ آپ نے خدا کو دیکھا ہے؟ منافق تھے لیکن انہیں بھی معلوم تھا، علی جو بولتا ہے وہ حق بولتا ہے، جو بولتا ہے تو حق بولتا ہے، علی کی زبان پر خدا کی کتاب ہو گی۔

علی مرتضی نے فرمایا، یہ کیسا سوال ہے کہ خدا کو دیکھا ہے؟ قسم ہے، قسم ہے خدائے وحدہ لاشریک کی، علی جب نماز پڑھتا ہے، سجدے میں جاتا ہے، تو سجدے میں جب تک خدا کا دیدار نہیں ہو جاتا، سر سجدے سے نہیں اٹھاتا ہے۔ سناٹا چھا گیا پوری مجمع میں، علی پھر کھڑے ہوئے، کہا، "سلونی عما شئتم ما فی السمٰوٰت والارض"، اے لوگو، اب تک میں نے قیامت کی بات کہی تھی، اب جو کچھ آسمان کے اوپر ہے یا اس زمین کے نیچے ہے، اس کے بارے میں علی سے سوال کرو، علی جواب دینے کے لیے تیار بیٹھا ہے۔ اب کس کی ہمت تھی جو سوال کرتا؟ جب خدا ہی نہیں چھپا تو علی سے کیا چھپ سکتا ہے؟

جب لوگ خاموش رہے، علی کی عظمت کو دنیا کے سامنے پیش کرنا مقصود تھا۔ روایتوں میں آتا ہے، "فجاء جبرئیل فی صورت رجل"، حضرت جبرئیل امین آدمی کی شکل میں حضرت علی کے سامنے کھڑے ہو کر کے حاضر ہو گئے۔ کون؟ جبرئیل! میں آپ کو بتا دوں کہ فرشتوں کی جماعت میں وہ جبرائیل امین ہیں، کہ جس کو یا تو خدا جانتا ہے یا مصطفی جانتے ہیں، اس کے علاوہ دیگر انبیاء بھی جبرئیل کی حقیقت کو نہیں جانتے۔ آدمی کی شکل میں یہ جبرئیل کی اصلی صورت و شکل نہیں ہے۔

نبی فرماتے ہیں، اللہ رب العزت نے جبرائیل امین کو 50 ہزار، اور ایک روایت کے مطابق 70 ہزار بازو عطا فرمائے، اور ہر بازو کا فاصلہ دوسرے بازو سے اتنا ہی ہے جیسے زمین کا فاصلہ آسمان سے ہے، یہ جبریل کی حالت ہے، اللہ ہی جانے کہ جبریل کہاں رہتے ہوں گے۔ تاریخ بتلاتی ہے کہ جب خدا نے جبرائیل امین کو پیدا کیا، اور جبریل امین آئینہ قدرت میں جب اپنا سراپا دیکھا، جب حال دیکھا، اپنا کمال دیکھا، تو خدا کی اس عطا پر جبریل نے دو سجدے کیے تھے، ہر سجدہ 20،20 ہزار سال کا تھا، ہر سجدہ 20 ہزار سال کا، دو سجدے 40 ہزار سال کے۔

سجدے سے سر اٹھایا تو جبرائیل نے کہا، اے پروردگار عالم، کیا اس سے بہتر، اس سے قیمتی، اس سے اچھا کوئی سجدہ کر سکتا ہے؟ خدا نے فرمایا، شاید کوئی اور نہیں، اور واقعی کوئی نہیں، لیکن سنو، میں ایک آخری نبی کو بھیجوں گا، جس کا نام محمد ﷺ ہو گا، اس کی کچھ گنہگار امت ہو گی، جو جو نماز پڑھے گی، سجدے کرے گی، تو دو منٹ کا سجدہ ہو گا، اور ایسا سجدہ کہ سر سجدے میں، دکان کا خیال اس کو آئے گا، مکان کا خیال اس کو آئے گا، بال بچوں کا خیال اس کو آئے گا، لیکن جبریل! قسم ہے میری عزت و جلال کی، کہ اپنے محبوب کی گنہگار امت کے دو منٹ کے سجدے کو تیرے 40 ہزار سال کے سجدے پر میں بھاری کر دوں گا

اپنے مرتبے پر ناز کرو، میں دو منٹ کے سجدے کو تیرے 40 ہزار سال کے سجدے پر، جبرائیل، میں بھاری قرار دے دوں گا، جبرائیل نے عرض کیا، معبود! کہاں 40 ہزار سال کے دو سجدے، کہاں دو منٹ کے سجدے، یہ بھاری کیسے ہو سکتے ہیں؟ تو خدا نے فرمایا، اے جبرائیل! جو تو نے 40 ہزار سال کے دو سجدے کیے ہیں، اپنی مرضی سے کیے ہیں، اور میرے محبوب کی امت جو دو منٹ کا سجدہ کرے گی، میری مرضی سے کرے گی۔ میری مرضی سے کرے گی، جہاں میری مرضی ہو گی، تیری مرضی پر بھاری پڑ جائے گی۔

جبرائیل علی کے سامنے آ کر کے کھڑے ہو گئے اور کہا، اے علی! اگر آپ کے پاس اتنا ہی ع لم ہے، اتنی ہی پاور ہے، اتنی بصیرت اور بصارت ہے، مختصر لفظوں میں سننا تو اے علی، بتایئے اس وقت جبرائیل کہاں ہے؟ یہ کون کہہ رہا ہے؟ جبرائیل! علی، بتایئے اس وقت جبرائیل کہاں ہے؟

جبرائیل کو معلوم تھا، مجھ کو یا تو خدا جانتا ہے یا مصطفی جانتے ہیں۔

علی! بتایئے جبرائیل کہاں ہے؟ علی المرتضی نے آنکھیں بند کیں، پہلے سدرۃ المنتہی پر دیکھا، جنت میں دیکھا، مشرق، مغرب، شمال، جنوب کو دیکھا، پورب پچھم، اتر، دکھن، اس دنیا میں دیکھا، زمین کے سات طبقات کے اندر دیکھا، اللہ کے نبی نے جو شکل و صورت بتائی تھی جبرائیل کی، علی کو وہ شکل و صورت کہیں نظر نہیں آئی۔

علی مرتضیٰ فرماتے ہیں، اے سوال کرنے والے! جہاں تک میرے علم کی بات ہے، یا تو جبرائیل اب نہیں ہیں، اور یا تو جبرائیل ہیں تو تیرے سوا کوئی جبرائیل نہیں ہو سکتا ہے (نعرہ) تو تیرے سوا کوئی جبرائیل نہیں ہو سکتا ہے۔

جبرائیل امین فرماتے ہیں کہ، علی! اتنا علم کہاں سے آیا؟ کہاں سے آیا یہ علم اتنا؟ یہ سننا تھا کہ علی مرتضیٰ کی آنکھوں سے آنسو چھلک آئے۔ کہا، علی! کیا سوال کرنے میں کوئی بے ادبی ہو گئی؟ آپ کو تکلیف پہنچی؟ تو علی نے فرمایا، نہیں! یہ سوال جس زمانے سے جڑا ہوا ہے، جب وہ وقت یاد آتا ہے تو میں تڑپ جاتا ہوں، میرا اقرار لٹ جاتا ہے۔

کہا، بات کیا ہے؟

کہا، بات اس وقت کی ہے، جب جان کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہوا تھا۔ آپ کے جسمِ اطہر پر پانی ڈالا جا رہا تھا اور میں ایک طرف سے جذب کرتا ہوا، سکھاتا ہوا جا رہا تھا۔ میں نے کپڑے سے آپ کے جسمِ اطہر کو صاف کیا، پھر چاہا کپڑا اڈالوں تو میں نے دیکھا، سرکار کی پلکوں پر پانی کی دو بوند رہ گئی ہیں۔

میں نے کپڑا اٹھا کر پوچھنا چاہا تو ایک آواز آتی ہے، پیچھے سے آتی ہے، علی! علی! یہ کیا غضب کر رہے ہو؟ یہ پانی کے قطرے نہیں، یہ تو شریعت و طریقت کے سمندر ہیں، شریعت و طریقت کے سمندر ہیں، تم پیاسے ہو۔ علی فرماتے ہیں، میں نے کپڑا رکھا اور اپنا لب بڑھا دیا، اپنی زبان بڑھا دی۔

جبرائیل امین سے علی مرتضیٰ فرماتے ہیں، خدا کی قسم! نبی کے پلکوں پر پانی کا ای ک قطرہ جب میں نے چوسا ہے تو ساتوں آسمان روشن ہو گئے، اور دوسرا قطرہ چوسا ہے تو زمین کے ساتوں طبقات روشن ہو گئے۔

لِی خَمسَة اُطفِی بِهَا حَرَّالوَبَأ الحَاطِمَه،
المُصطَفٰی والمُرتَضےٰ وَابنَا هُمَا وَالفَاطِمَه

بیدم یہی تو پانچ ہیں مقصودِ کائنات

خیر النساءؑ حُسینؑ و حَسنؑ مُصطفیؐ علیؑ

خالد کبھی ہاتھوں پہ علم لیتے ہیں
طارق کبھی موجوں پہ قدم لیتے ہیں
ہر دور میں اٹھتے ہیں یزیدی فتنے
ہر دور میں شبیر جنم لیتے ہیں

آٹھویں تقریر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ! الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدنا و مولانا مُحَمَّد سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ خصوصا علی سیدنا بدیع الحق و الدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین قال اللہ تبارک و تعالی فی القران الحکیم قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى.[46] امنت باللہ صدق اللہ العلی العظیم و صدقہ رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک لمن الشاھدین والشاکرین والحمدللہ رب العالمین

یہ ناز یہ انداز ہمارے نہیں ہوتے
جھولی میں اگر ٹکڑے تمہارے نہیں ہوتے
ملتی اگر نہ بھی حضور آپ کے در سے
یوں ٹاٹھ سے منگتوں کے گزارے نہیں ہوتے
اور ہم جیسے غریبوں کو گلے کون لگاتا
سرکار اگر آپ ہمارے نہیں ہوتے

رسول کائنات دنیا میں آگئے، پروردگار عالم نے مصطفیٰ کے صدقے میں، مٹھی بھر انسانوں کو وہ قوت و طاقت عطا فرمائی کہ دیکھتے ہی دیکھتے پوری کائنات میں اسلام کا بول بالا ہو گیا، اسلام کا پرچم لہرانے لگا اور ہر جگہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا پیغام پہنچتا ہوا نظر آیا۔

اسلام-----------------سراپا امن وامان کا مذہب ہے

---

[46] الشوری – آیت.23

اسلام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پیار و محبت کا مذہب ہے

اسلام ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انسانیت اور خلوص و وفا کا مذہب ہے

اسلام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عدل و انصاف کا مذہب ہے

اسلام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اخوت و بھائی چارہ کا مذہب ہے

اسلام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صبر و شکر کا مذہب ہے

السلام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایثار و قربانی کا مذہب ہے

اسلام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہدایت و نجات کا مذہب ہے

اسلام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حیاو عفت کا مذہب ہے

اسلام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رواداری و برداشت کا مذہب ہے

اسلام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔علم و حکمت کا مذہب ہے

اسلام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خیر و برکت کا مذہب ہے

اسلام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صداقت و دیانت کا مذہب ہے

اسلام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تقویٰ و پرہیز گاری کا مذہب ہے

اسلام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کامیابی و فلاح کا مذہب ہے

رسول کائنات نے دنیا کو بھائی چارے کا پیغام دیا، پیار و محبت کا پیغام دیا، اور صرف پیغام نہیں دیا بلکہ رسول کائنات نے اس پر عمل کر کے دنیاوالوں کو دیکھا بھی دیا۔

میرا نبی مکہ کی سرزمین پر رات کے اندھیرے میں گلیوں سے گزر رہا ہے، تا کہ مسلمانوں کے حالات جانے جائیں کہ مسلمانوں کے حالات کیاہیں۔

رسول کائنات گزرے، میرا نبی صرف قوم مسلم کے لیے نبی نہیں، ہر طبقے کے لیے، ہر زمانے کے لیے۔
رب نے فرمایااے مصطفیٰ! میں نے تمہیں رحمت المسلمین نہیں بنایاہے بلکہ رحمت اللعالمین بنایاہے۔

سارے عالم کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحمت

ہر طبقے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحمت

زمین والوں کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحمت

آسمان والوں کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحمت

ہر اک دیس وملک کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحمت

چین وافغانستان کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحمت

ترکی وترکمانستان کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحمت

سراندیپ وہندوستان کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحمت

حور وغلمان کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحمت

جن وانسان کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحمت

شجر وحجر کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحمت

خوشک وتر کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحمت

بہر وبر کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحمت

ہر ایک کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحمت

میرے رسول گزر رہے ہیں، چلتے چلتے ایک نکڑّ سے گزرتے ہیں، رسول پاک کے کانوں سے کسی کے کراہنے کی آواز ٹکراتی ہے۔ نبی کا قدم رک گیا کہ رات کے اندھیرے میں کون ہے جو کراہ رہا ہے، کون ہے جو بلبلا رہا ہے، کون ہے جو تڑپ رہا ہے۔ میرے آقا نے آگے قدم بڑھایا تو دیکھا کہ چھپر کے نیچے ایک چراغ جل رہا ہے اور ایک انسان، جو شکل و صورت سے حبشی معلوم ہوتا ہے، رنگ کالا ہے، عجیب حال ہے، آنکھوں میں آنسوں ہیں، چہرہ اترا ہوا ہے، سامنے چکی ہے جو چلانا چاہتا ہے لیکن تکان اتنی ہو چکی ہے کہ چلانے کی ہمت نہیں پڑتی ہے۔

میرے رسول وہاں پر تشریف لے جاتے ہیں، فرماتے ہیں اے شخص کیا بات ہے، پریشان کیوں ہو؟ کہا کہ بہت سے لوگ آئے، ہماری حالت کو دیکھ کر گزر گئے، آج تک کسی نے خیریت نہیں پوچھی۔ میں جانتا ہوں کہ آپ نے پوچھا ہے، اگر میں بتاؤں گا تو آپ بھی سن کر یہاں سے چلے جائیں گے۔ اے آنے والے شخص! تو بڑا ہمدرد ہے، تو کون ہے، میں نہیں جانتا۔ نبی نے فرمایا، تو کون ہے، میں بھی نہیں جانتا۔

میں تو اتنا جانتا ہوں کہ تُو ایک انسان ہے اور انسان انسان کا کام نہ آئے تو انسان اور جانور میں کیا فرق ہے۔ میں تیری خیریت معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ او کالا حبشی کہنے لگا کہ میں کیا بتاؤں، صبح صویرے اٹھتا ہوں، ہمارا آقا اونٹوں کو لے کر کہتا ہے کہ جنگل چلے جاؤ، رات کی تاریکوں میں اونٹوں کو لے کر واپس ہوتا ہوں۔ تو گیہوں کی کئی بوریاں ہمارے سامنے ڈال دیتا ہے کہتا ہے پوری رات میں ان گیہوں کے بوریوں کو آٹے میں تبدیل کرنا ہو گا۔ میں دن میں اونٹ چلاتا ہوں، رات میں چکی چلاتا ہوں، میں نہیں جانتا کہ نیند کسے کہتے ہیں، ہمیں نہیں معلوم کہ آرام کسے کہتے ہیں، ہم نہیں سمجھتے کہ انسان کی زندگی کے تقاضے کیا ہوا کرتے ہیں۔ کہا تمہارا آقا کون ہے؟ تو جواب ملتا ہے میرے آقا کا نام امیہ بن خلق۔

نبی نے فرمایا، تم جس کا نام لے رہے ہو اگر اس کے سامنے میرا نام ذکر کر دو گے تو ہو سکتا آج تم زندہ ہو، کل زندہ بھی نہ رہو۔ وہ میرا دشمن ہے لیکن ہم سے کوئی مقدمات نہیں ہیں، کوئی اور اختلاف نہیں ہے صرف

ایمانیات کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جنگ ہے

نظریات کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جنگ ہے

مساوات کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جنگ ہے

جذبات کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جنگ ہے

احساسات کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جنگ ہے

ہمارا نام نہ لینا ورنہ بہت ممکن ہے تم مشکلات میں اور پڑ جاؤ گے۔ کہا کہ آپ کون ہیں؟ کہا کہ میرا نام جان کر کیا کرو گے، ہم نے تیرے درد کو محسوس کیا ہے۔

اے شخص! تمہارا جو سردار ہے، آقا ہے، میں جانتا ہوں میری بات نہیں مانے گا، لیکن اتنا میں کام آسکتا ہوں، اگر تم کہو تو میں تھوڑی دیر کے لیے چکی چلاتا ہوں، تو آرام کر لے۔ جب آرام کر لے گا، اٹھے گا، تیری تکان دور ہو جائے گی، ہو سکتا ہے جسم ہلکا ہو جائے۔ وہ شخص سوچنے لگا کہ مکہ کی سرزمین پر،

جہاں پر۔۔۔۔۔۔۔لاٹھی اور ڈنڈوں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حکومت ہے

جہاں پر۔۔۔۔۔۔قوت و طاقت کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حکومت ہے

جہاں پر۔۔۔۔۔۔۔ قتل و غارت کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حکومت ہے

جہاں پر۔۔۔۔۔۔۔پتھر دل حاکموں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حکومت ہے

جہاں پر۔۔۔۔۔۔۔ظلمت و تیرگی کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حکومت ہے

جہاں پر۔۔۔۔۔۔۔بربریت و حیوانیت کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حکومت ہے

جہاں پر۔۔۔۔۔۔ غمخواروں کا کوئی غمخوار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں ہے

جہاں پر۔۔۔۔۔۔صداقت کا کوئی علمدار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں ہے

جہاں پر۔۔۔۔۔۔عورتوں کا کوئی وقار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں ہے

جہاں پر۔۔۔۔۔۔۔کوئی صاحب کردار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں ہے

جہاں پر۔۔۔۔۔۔۔کوئی وفا شعار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں ہے

جہاں پر۔۔۔۔۔۔۔انسانیت کا کوئی درد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں ہے

یہ کون مسیحا ہے جو آکر کہتا ہے؟ اتنا بھولا بھالا چہرہ، اتنا حسین و جمیل، یہ تو کوئی وقت کا رئیس معلوم ہوتا ہے یا تو یہ آسمان کی کوئی مخلوق ہے جس کا حسن فرشتوں کو مات کر رہا ہے۔ آخر اس کے اندر یہ جذبہ کہاں سے پیدا ہوا؟

غلام نے کہا اگر ایسی بات ہے تو میں کئی دنوں کا تھکا ہوں، میں نہیں جانتا نیند کسے کہتے ہیں، اگر آپ کہہ رہے ہو تو میں تھوڑی دیر کے لیے آرام کرنا چاہتا ہوں۔ مصطفیٰ جان رحمت کا ہاتھ جو دست نبوت ہے، جس کے

ہاتھوں میں خدا کی قدرت کی طاقت ہے۔ سونے والا سو گیا، مصطفیٰ نے چند منٹوں میں، چند لمحوں میں کئی بوری گیہوں کے آٹے تیار کر لیے۔

اس کے بعد دیکھا، نبی نے کہ شاید یہ آرام کر چکا ہو گا، رسول کائنات بیٹھے رہے، بیٹھے رہے، انتظار کرتے رہے۔ اس شخص کی آنکھ جب خود نہ کھولی تو میرے آقا نے کہا، اے شخص اٹھ جا، بہت ممکن ہے اب تیرا آقا جاگ چکا ہو گا، تم سے پوچھے گا، آخر یہ کون ہے۔ میرے سامنے جاگنے سے پہلے تو اٹھ جا۔ بلال، جن کو دنیا نے بلال کا نام دیا، اللہ اکبر۔

وہ حبشی غلام اٹھتا ہے اور دیکھتا ہے کہ گھنٹے دو گھنٹے ہم آرام کیوں ہوں گے؟ یہ کئی بوریاں گیہوں یہ آخر آٹے میں تبدیل کیسے ہو گئے؟ وہ شخص حیرت میں پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ آقا اٹھا، دیکھا آٹا تیار ہو چکا، بڑا خوش ہوا۔ کہا کہ میرے غلام، آج تو تو نے کمال کر دیا۔ کئی بوریاں ہوتی تھیں، دو چار بوریاں تم آٹوں میں تبدیل کرتے تھے، آج تو ساری بوریاں آٹوں میں تبدیل ہو چکی ہیں، ہر بوری میں آٹے نظر آ رہے ہیں، آخر کیا بات ہے؟

غلام خاموش ہے، دوسرا دن آتا ہے، رات آتی ہے، مصطفیٰ پھر تشریف لے جاتے ہیں اور اپنے ہاتھوں سے چکی چلانا شروع کرتے ہیں۔ سونے والا سوتا ہے۔ تیسرا دن ہوا، چوتھا دن ہوا، ایک ہفتہ گزر گیا۔ نبی آتے رہے، چکی چلاتے رہے، آٹا تیار ہوتا رہا۔ نبی جب جانے لگے تو غلام نے دامن کو تھام لیا، کہا کہ اے شخص! بتا، مکہ کے سرزمین پر آخر ایسا انسان کون ہو سکتا ہے جو غلاموں کے ک ام آ سکے، جو ہم جیسے بے سہاروں کے کام آ سکے۔ تجھے قسم ہے اس کی جس نے تجھے پیدا کیا ہے، بتا تیرا نام کیا ہے؟

نبی نے فرمایا، دنیا مجھ کو محمد کے نام سے جانتی ہے، میں خدا کا رسول ہوں، میں خدا کا نبی ہوں۔

کہا کہ وہی محمد جس کی برائیاں دن رات میرا آقا کرتا ہے؟ کہا ہاں بھائی، میں وہی محمد ہوں، تم اپنے آقا کو نہ بتانا ورنہ خیریت نہیں ہو گی۔ کہا جا رہے ہو، دل لے کر جا رہے ہو، جسم چھوڑ کر کے جا رہے ہو،

اے نبی کہاں جا رہے ہیں ہمیں چھوڑ کر؟

تاریخ بتلاتی ہے نبی یہ کائنات وہاں سے تشریف لے گئے، خدا کی قسم بلال کا جسم وہاں تھا اور دل نبی کے قدموں میں تھا۔ اور بھاگتے ہوئے نبی کی بارگاہ میں پہنچے، اور عرض کیا، یارسول اللہ!

جب تک بکا نہ تھا تو کوئی پوچھتا نہ تھا
تو نے مجھے خرید کر انمول کر دیا

(محفل میں نعرہ، بے حد داد و تحسین کی صدائیں)

نبی کا کلمہ نہیں پڑھا، نبی نے انسانیت کے رشتے سے وہ کام انجام دیا۔ خدا کی قسم، کہ بلال کا دل ایسے بدلا بدلا، بلال حبشی کہتے ہیں، یارسول اللہ! جان رہے یا نہ رہے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا ایمان قائم رہے۔ اے نبی! ہمیں کلمہ پڑھا دیجئے۔ اور پڑھتا ہے، اشھد ان لا الہ الا اللہ. و اشھد ان محمد عبدہ و رسولہ۔

میں یہ پوچھنا چاہوں گا، اسلام دنیا میں یوں ہی نہیں پھیلا ہے، اسلام بڑی قربانیوں سے پھیلا ہے، یہ کردار یا تو نبی میں مل سکتا ہے یا آلِ نبی میں مل سکتا ہے۔

بھوکے رہتے ہیں مگر اوروں کو کھلا دیتے ہیں
کتنے صابر ہیں محمد کے گھر آنے والے

دنیا کا ہر انسان اپنے لیے--------- جیتا ہے
اپنے بچوں کے لیے------------ جیتا ہے
اپنے خاندان کے لیے---------- جیتا ہے

اپنے ارمان کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیتا ہے

اپنے امکان کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیتا ہے

اپنے صاحبان کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیتا ہے

اپنے نگران کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیتا ہے

اپنے میدان کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیتا ہے

اپنی جان کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیتا ہے

اپنی پہچان کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیتا ہے

اپنی پروان کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیتا ہے

اپنے ماحول اور سماج کے لئے۔۔۔۔۔۔۔۔ جیتا ہے

لیکن خدا کی قسم! پوری دنیا میں یا تو ذات مصطفیٰ ہے یا آلِ رسول ہے، جو اپنے لئے نہیں، اگر جیتے ہیں تو پوری کائنات کے لئے جیتے ہیں۔ (نعرہ)

جان کسے پیاری نہیں ہوتی۔ مدینہ کسے پیارا نہیں ہے؟ پوچھو حسین سے۔ اے حسین! کہ آپ کی نگاہوں میں جان کی قیمت نہیں تھی، اولاد کی قیمت نہیں تھی۔ دنیا جہان سے لوگ مکۃ المکرمہ اور مدینہ میں پہنچتے ہیں، اے حسین! آپ گنبدِ خضریٰ سے جدا کیوں ہونا چاہتے ہیں؟ آپ اپنے عزیز و اقارب کو قربان کیوں کرنا چاہتے ہیں؟ حسین کا جواب ہو گا: حسین نہ اپنی جان کے لیے پیدا ہوا ہے نہ اپنے خاندان کے لیے پیدا ہوا ہے،

حسین پیدا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو قرآن کے لیے پیدا ہوا ہے

حسین پیدا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو احسان کے لیے پیدا ہوا ہے

حسین پیدا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو انسان کے لیے پیدا ہوا ہے

حسین پیدا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو ایمان کے لیے پیدا ہوا ہے

حسین پیدا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو میزان کے لیے پیدا ہوا ہے

حسین پیدا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو امن وامان کے لیے پیدا ہوا ہے

حسین رہے یا نہ رہے، جب قرآن زندہ ہو گا، جب تک قرآن زندہ رہے گا، حسین کا نام بلند رہے گا، زمانہ حسین کو یاد کرتا ہوا نظر آئے گا۔

میرے عزیز! میرا حسین اگر چاہتا تو خدا نے نبی کو اختیار دیا تھا، میرے حسین کے لیے ہر قدم پر نہ جانے کیسے کیسے محل تعمیر ہو سکتے تھے۔ نبی اشارہ فرما دیتے، فرشتے آکر تعمیر کر دیتے۔ اس لیے کہ یہ فرشتے، ہوں گے فرشتے کہیں کے لیے، لیکن یہ سب کے سب مصطفیٰ کے گھر کے غلام ہیں۔

جبریل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نبی کے غلام

میکائیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نبی کے غلام

اسرافیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نبی کے غلام

عزرائیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نبی کے غلام

کرابیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نبی کے غلام

اسماعیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نبی کے غلام

ریافیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نبی کے غلام

رمیائیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نبی کے غلام

شراہیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نبی کے غلام

ہراہیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نبی کے غلام

ار تیائیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نبی کے غلام[47]

جب ان فرشتوں کا یہ عالم ہے تو عام فرشتوں کا عالم کیا ہو گا؟

آپ کہیں گے، سعید اختر یہ کیسی باتیں ہیں؟

میں آپ کو بتاؤں کہ جنگ خیبر سے واپسی ہو چکی، مالِ غنیمت بہت ملا صحابہ کرام کو، اتنا مال ملا، اتنا مال ملا، کہ تاریخ بتاتی ہے کہ ایک ایک صحابی کے حصے میں سو سو اونٹ آ گئے۔ ہیرے، جواہر، سونے اور چاندی بے شمار اللہ نے مالِ غنیمت کی شکل میں دیا۔

حضرت علی نے دیکھا، مال بہت آ چکا ہے، چاندی، ہیرے جواہر کی ڈھیر لگ چکی ہے۔ حضرت علی سیدہ فاطمہ کے پاس پہنچے، کہا: فاطمہ! اپنے ہاتھوں کو دیکھو، چھالے پڑ چکے ہیں ہاتھوں میں، چکی چلاتے چلاتے۔ اے فاطمہ! آج نبی کی بارگاہ میں بہت مال آیا ہے، صحابہ کو نبی مال تقسیم کر رہے ہیں، تم، تم مصطفیٰ کی شہزادی ہو، سب سے دلاری، سب سے پیاری، نبی کے دل کی ٹھنڈک، آنکھوں کی روشنی ہو۔ جاؤ، کہو ابو جان! میرے لیے بھی کچھ عطا فرما دیں، تا کہ فاطمہ کو کچھ سکون نصیب ہو جائے۔

اے فاطمہ! جاؤ اور نبی سے کہو، یا رسول اللہ! ہمیں ایک خادمہ عطا فرما دیجئے، ایک نوکرانی، ایک خادمہ تا کہ وہ ہمارا ساتھ دے سکے، تا کہ حسن حسین کی تربیت کر سکے، اپنے شوہر کی خدمت کر سکے۔

اے فاطمہ! جاؤ مانگو۔ سیدہ فاطمہ کی غیرت اجازت نہیں دیتی ہے کہ فاطمہ اپنے ابو جان سے جا کر سوال کر سکے۔ سیدہ فاطمہ نے کہا تھا اے علی! کہ جو نبی پوری کائنات کو دیکھتا ہو، کیا اس نبی کی نگاہوں میں اس کی بیٹی کی حالت نہیں ہو گی؟ کیا یہ نبی اپنی بیٹی کی حالت کو نہیں جانتا؟

---

47 الحبائک فی اخبار الملائک. امام جلال الدین سیوطی

علی نے فرمایا: بیٹی اے فاطمہ! تجھے معلوم ہے کہ بادشاہوں کے دربار میں لائین لگانے سے مال ملتا ہے۔ سارے لوگ بھکاری بن کر گئے ہیں، تم بیٹی بن کر نہ جاؤ، اسی لائین میں کھڑی ہو جاؤ۔ نبی تقسیم کر رہے ہیں، تمہیں بھی مل جائے گا، لیکن نبی کی نگاہ جب تم پر پڑے گی، تو رسول تجھے پہلے بولائیں گے، آگے بلائیں گے اور تجھے عطا کرینگے، سیدہ فاطمہ جاتی ہیں، ایک طرف کھڑی ہو جاتی ہیں، نبی کی نگاہ پڑی، رسول کائنات کھڑے ہو گئے، میری لاڈلی تو کیسے یہاں آگئی، نبی نے چادر بچھائی، سیدہ فاطمہ کھڑی ہوئیں، مصطفیٰ نے پیشانی کو بوسا دیا، کہا میری بیٹی تم کیسے آئی ہو، کہا ابو جان آپ ہماری ہتھیلی کو دیکھیں، چھالے پڑ چکے ہیں چکی چلاتے چلاتے، میں یہ چاہتی ہوں کہ اللہ نے مال بہت دیا ہے، ایک خادمہ آپ مجھے بھی عطا فرمادیں، نبی کائنات نے فرمایا بیٹی! ایک نہیں کئی کئی خادمات میں دے سکتا ہوں، لیکن ایک کاغذ پر لکھ کر دے، کہ جو خادمہ میں تجھے دوں گا، وہ زندگی بھر تمہارا ساتھ دے گی،

فاطمہ عرض کرتی ہیں یارسول اللہ ابو جان! ہمیں تو خود اپنی زندگی، کیا ہے معلوم نہیں، میں کیسے گارنٹی لے سکتی ہوں کہ یہ خادمہ زندگی بھر ہمارا ساتھ دے گی، ممکن ہے کہ آپ ہمیں دیں، راستے میں اس کا انتقال ہو جائے، ایک دن ہمارے ساتھ ہو دوسرے دن انتقال ہو جائے، دو دن ہمارے ساتھ ہو ایک ہفتے کے بعد اس کا انتقال ہو جائے، میں ضمانت کیسے دے سکتی ہوں، نبی نے فرمایا بیٹی پھر اپنے باپ سے ایسی چیز کیوں مانگ رہی ہو کہ جس کی زندگی کا خود تجھے بھروسہ نہیں ہے،

اگر میں نے دے دیا اور ایک ہفتے کے بعد اس کا انتقال ہو گیا تو دنیا تو یہ کہے گی کہ نبی نے اپنی بیٹی کا خیال کیا، اور تمہارا حال یہ ہو گا کہ نہ خادمہ تیرے ساتھ رہے گی نہ کوئی مددگار تیرے ساتھ رہے گا، کیا تو یہ نہیں چاہتی کہ میں ایسا ساتھی دے دوں کہ جب تک زندہ رہو وہ تیرے ساتھ رہے اور جب دنیا سے جاؤ تو وہ تیرے ساتھ رہے،

کہا یارسول اللہ اس کے سوا ہم کیا چاہتے ہیں، تو نبی نے فرمایا بیٹی فجر کی اذان ہو اٹھنا، نماز پڑھنا، حسنین کی تربیت کرنا، علی کی خدمت کرنا، دین کا کام کرنا، رات میں عبادت کرنا، اب جب سونے کا وقت آجائے، تو تینتس

مرتبہ سبحان اللہ، تینتس مرتبہ الحمد للہ، چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھکر اپنے جسم پر دم کرلینا، تیری ساری تھکان دور ہو جائے گی، ساری مصیبت دور ہو جائے گی۔[48] (نعرہ)

اللہ اکبر! آپ سوچیں کہ دنیا کو مال و دولت عطا کرنے والے نبی،

جب بیٹی سوال کرتی ہے تو آپ تسبیح بیان فرما دیتے ہیں، اس کو تسبیح فاطمی کہا جاتا ہے، کہ اگر تھکان ہو پڑھ کر اپنے جسم پر دم کرلینا، تیری تھکان دور ہو جائے گی، تیری تکلیف دور ہو جائے گی، سیدہ فاطمہ کو یہ تسبیح ملی، فاطمہ اپنے گھر چلی گئیں، ام سلمہ وہیں پر بیٹھی ہوئی تھیں،

ام سلمہ سوچنے لگیں کہ فاطمہ تو چلی گئیں، لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ فاطمہ سوچ رہی ہوں گی کہ نبی تو دنیا کو سو سو گھوڑے اور اونٹ عطا کر رہے ہیں اور اپنی بیٹی کو صرف ایک تسبیح بتا رہے ہیں، کہیں فاطمہ پریشان نہ ہوں، ام المومنین ام سلمہ چونکہ سیدہ فاطمہ کی ماں ہیں، سوچا جا کر اپنی بیٹی کو تسلی دیں،

بیٹی کو تسلی دیں، ام سلمہ گھر سے چلیں، سیدہ فاطمہ کی دہلیز پر پہنچی، اجازت لینے کی کیا ضرورت تھی، دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا، ام سلمہ آگے بڑھیں، دیکھا کہ سیدہ فاطمہ کیا کر رہی ہے، میں آپ کو پیغام دینا چاہتا ہوں، تھوڑی دیر کے لیے میری گفتگو کو غور سے سنو اور سمجھو کہ آل رسول کی قربانیاں کیا ہیں،

ام سلمہ پہنچتی ہیں، دیکھا دروازہ تھوڑا کھلا ہوا ہے، حضرت ام سلمہ نے جھانک کر دیکھا تو دیکھا کہ حضرت سیدہ فاطمہ سجدے میں ہیں، چکی خود بخود چل رہی ہے، اور حسنین کا جھولا خود بخود جھول رہا ہے،

فاطمہ سجدے میں، چکی خود چل رہی ہے، حسین کا جھولا خود بخود جھول رہا ہے، ام سلمہ کو یقین نہیں آیا، آنکھوں پر، کہا کہیں آنکھوں کا دھوکہ تو نہیں، پھر غور سے دیکھا تو فاطمہ سجدے میں،

چکی چل رہی ہے، حسین کا جھولا جھول رہا ہے، کئی مرتبہ دیکھا اور اس کے بعد نبی کی بارگاہ میں آتی ہیں، کہا یارسول اللہ، آج میں نے عجیب منظر دیکھا ہے، میں فاطمہ کے گھر سے آرہی ہوں، میں نے دیکھا خدا کی قسم،

---

[48] صحیح بخاری – الرقم-3705

کہ فاطمہ سجدے میں ہیں، حسین کا جھولا خود جھول رہا ہے اور چکی خود بخود چل رہی ہے، یا رسول اللہ بات سمجھ میں نہیں آتی، تو نبی نے مسکرا کر فرمایا تھا، اے ام سلمہ تجھے معلوم نہیں ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جب میری بیٹی،

سجدے میں ہوتی ہے تو جبریل جھولا جھولا دیتے ہیں اور میکائی یل چکی چلایا کرتے ہیں، اور میکائی یل چکی چلاتے ہیں، یہ حضرت سیدہ فاطمہ کی شان ہے۔

گھر میں چکی کی صدائیں آستاں پہ جبرائیل
تو نے شان خاندان فاطمی دیکھی نہیں

یہ آل رسول ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جن کی زندگی اپنے خاندان اپنے لیے نہیں،
یہ آل رسول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیتے ہیں تو ہماری حیات کے لیے
یہ آل رسول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیتے ہیں تو ہماری ذات کے لیے
یہ آل رسول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیتے ہیں تو ہماری کائی نات کے لیے
یہ آل رسول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیتے ہیں تو ہماری برکات کے لیے
یہ آل رسول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیتے ہیں تو ہماری نگہداشت کے لیے
یہ آل رسول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیتے ہیں تو ہماری ہدایات کے لیے
یہ آل رسول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیتے ہیں تو ہماری نجات کے لیے
یہ جیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو ہماری سلامتی کے لیے
یہ جیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو ہم سب کو دعاؤں سے نوازنے کے لئے

بھوکے رہتے ہیں، مگر اوروں کو کھلا دیتے ہیں

کتنے صابر ہیں محمد کے گھرانے والے

چند لمحوں میں اپنی بات ختم کروں!

میں آپ سے عرض کروں، مدینہ کی سرزمین، کئی دنوں کا بھوکا پیاسا, ایک فقیر لاٹھی ٹیکتا ہوا مدینہ میں داخل ہوا، قحط سالی کا زمانہ تھا،

ایک دروازے پر گیا کہ کچھ روٹی کے ٹکڑے مل جائیں، معلوم ہوا کچھ نہیں، دوسرے دروازے پر گیا، کچھ نہیں، تیسرے دروازے پر گیا، کچھ نہیں، مایوس ہو کر کھڑا ہوا، دور سے فقیر نے دیکھا کہ چھپر کے نیچے ایک بزرگ، پیالی میں کچھ لے کر، پیالی میں ڈبو ڈبو کر کھا رہے ہیں، فقیر کو تسلی ہوئی،

چلو کوئی تو کھاتا ہوا نظر آیا، چلو سوال کرتے ہیں کہ تو بھی فقیر، میں بھی فقیر، لیکن تیری قسمت یہ ہے کہ تجھے مل گئی، اب تک ہمیں نہیں ملی، وہ فقیر لاٹھی ٹیکتا ہوا اس بزرگ کے قریب گیا، جب قریب جا کر دیکھا تو دیکھا پیالی میں پانی ہے، ہاتھ میں کئی دنوں کی سوکھی ہوئی روٹی ہے، جو پانی میں ڈبو ڈبو کر کے کھا رہا ہے،

فقیر نے دیکھا، سوچا کہ یہ تو ہم سے بڑا فقیر نکلا، ہم یہ روٹی کبھی نہیں کھا سکتے، یہ ہم سے زیادہ بھوکا ہے، سوچا کہ ہم مانگ کر کیا کریں گے، جانا چاہا، پھر سوچا آگئے ہیں تو اس سے راستہ معلوم کر لیں کہ مدینہ میں کوئی ہے جو غریبوں کو کھانا کھلا سکے،

فقیر نے کہا، اے بزرگ میں نے آپ کا کھانا دیکھ لیا، آپ کی روٹی دیکھ لی، آپ کا سالن دیکھ لیا، آپ سے میں کچھ نہیں مانگتا، لیکن ہمیں راستہ بتا دیجئے، کیا مدینے میں کوئی ایسا انسان ہے جو مجھ بھوکے کو کھانا کھلا سکے، بزرگ نے انگلی سے اشارہ کیا، آگے چلے جاؤ، نکّڑ پہ گھوم جانا، وہاں حسین کا گھر ہے،

کہو سبحان اللہ!

وہاں حسین کا گھر ہے، جہاں فقیروں، محتاجوں کی لائین لگی ہو گی، اور حسین اپنے ہاتھوں سے کھانا تقسیم کر رہے ہونگے، یہ لنگر ہمیشہ جاری رہتا ہے، کبھی بند نہیں ہوتا، اے شخص چلا جا، اس انسان کو بڑی تشفی حاصل

ہوئی، وہ آگے بڑھا، بڑھتا رہا، بڑھتا رہا، نکڑّ پر پہنچا، آگے دیکھا، تو دیکھا بھوکوں پیاسوں کی ایک لائن لگی ہے، اور حسین پاک اپنے ہاتھوں سے کھانا تقسیم کر رہے ہیں، یہ فقیر بیٹھا، کھایا، کھایا، جی بھر کر کھایا، کھایا، پیٹ بھر کھایا اور اس کے بعد ہاتھ دھوتا ہے، کھڑا ہوتا ہے اور کہا حسین، ایک انسان کی خوراک اور ہمیں عطا کر دے، حسین پاک نے کہا میرے عزیز یہ لنگر کبھی بند نہیں ہوتا، تم پریشان کیوں ہو، شام کو بھوک لگے پھر آجانا، کل بھوکے رہو آجانا، جب جی چاہے آجانا، یہاں انکار نہیں کیا جاتا، جب آؤ گے کھانا مل جائے گا، کیوں لے جانا چاہتے ہو، اس شخص نے کہا اپنے لیے نہیں، فلاں نکڑّ پر چھپر کے نیچے کئی دنوں کا بھوکا ایک فقیر،

سوکھی روٹیاں پانی میں ڈبو ڈبو کر کھا رہا ہے، میرا پیٹ بھر گیا، میں سوچتا ہوں کہ اس کے لیے کھانا کیوں نہ لے جاؤں، حسین پاک نے فرمایا کہاں کی بات کر رہے ہو، انگلی سے اشارہ کیا، وہاں پر،

بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں، حسین پاک نے مسکرا کر کہا کہ جس کی طرف اشارہ کر رہے ہو وہ کوئی اور نہیں، وہ میرے بابا حضرت علی مرتضیٰ ہیں، وہ علی مرتضیٰ ہیں

بھوکے رہتے ہیں مگر اوروں کو کھلا دیتے ہیں
کیسے صابر ہیں محمد کے گھرانے والے

نبی کی ذات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے مثال

نبی کی بات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے مثال

نبی کی صفات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے مثال

نبی کی کائنات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے مثال

نبی کی برکات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے مثال

نبی کی عبادات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے مثال

نبی کی عادات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے مثال

نبی کے دن رات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے مثال

نبی کی حیات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے مثال

نبی کا چلنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے مثال

نبی کا ٹھرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے مثال

نبی کا دیکھنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے مثال

نبی کا سننا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے مثال

نبی کا ہونا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے مثال

نبی کا آنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے مثال

معراج پہ جانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے مثال

نبی کا زمانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے مثال

نبی کا گھرانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے مثال

میں یہ پوچھنا چاہوں گا!

بھارت کی سرزمین پر تنہا میر امداد

سارے بادشاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان کے قدموں میں

سارے شہنشاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان کے قدموں میں

سارے امرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان کے قدموں میں

سارے فقرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان کے قدموں میں

سارے وُزرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان کے قدموں میں

سارے شُرفا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان کے قدموں میں

سارے خلفا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان کے قدموں میں

سارے نجبا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان کے قدموں میں

سارے نقبا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان کے قدموں میں

سارے عرفاء۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان کے قدموں میں

سارے خطباء۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان کے قدموں میں

بڑے بڑے لوگ ان کے قدموں میں

میر امدار اگر چاہتاتو ہر شہزادے کے لیے ایک تاج محل بنوا سکتا تھا، لیکن میرے مدار نے بچوں کے لیے چھوڑو، اپنے لیے کہیں جھونپڑا بھی بنایا ہو تو تاریخ میں تم کبھی ایسا نہیں دکھا سکتے ہو، میرے مدار کی زندگی کا مقصد یہ تھا کہ کربلا کے سرزمین پر حسین نے جو قربانیاں پیش کی ہیں، وہ قربانیاں برباد نہ جائیں، اسلام کی بہار ہندوستان میں ہو، اسلام کی عظمتیں ہندوستان میں ہوں، یہاں کے لوگوں کے دلوں میں پیار و محبت کا پیغام پہنچتا رہے، یہاں کے لوگوں کے ذہن و فکر میں اسلام کی عظمتوں کے ترانے ہمیشہ گونجتے رہیں، مدار پاک ایسے ماحول میں تشریف لائے تھے

جب نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سرکار خواجہ تھے

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وارث دیوہ تھے

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صابر کلیر تھے

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نظام الدین اولیاء تھے

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔قطب الدین کاکی تھے

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بندہ نواز گیسو دراز تھے

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مسعود غازی سالار تھے

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لکھنؤ کے میناشاہ تھے

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ناگپور کے تاج الدین باباتھے

نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس وقت غازی وشاہجی تھے

کوئی نہ تھا، تنہامیرامدار تھا

صدائیں گونجتی ہیں ہند میں اللہ اکبر کی

جو سچ پوچھو تو یہ صدقہ مدار اللہ نبی کا

میرے مدار نے تجارت کے لیے بھارت میں قدم نہیں رکھا تھا، آج بھارت کا مولوی کہتا ہے کہ بھارت میں،

اسلام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے دم سے ہے

ایمان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے دم سے ہے

قرآن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے دم سے ہے

اذان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے دم سے ہے

سبحان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے دم سے ہے

رحمن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے دم سے ہے

عرفان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے دم سے ہے

داستان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے دم سے ہے

پہچان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے دم سے ہے

میں کہتاہوں مولوی صاحب اگر تُو مسلمان ہے تو آل رسول کے دم سے ہے

آل رسول کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا ہے

محبت کو جگایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول نے

نفرت کو مٹایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول نے

زمانہ کو اٹھایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول نے

روتے کو ہنسایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول نے

دین وایمان کو سجایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول نے

رستہ دکھایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول نے

دنیا کو بچایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول نے

علم کو بچایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔ آل رسول نے

قرآن سنایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔ آل رسول نے

شریعت کو بتایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول نے

شریعت کو بچایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول نے

اسلام پھیلایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول نے

سر کٹایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول نے

گھر لٹایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آل رسول نے

طمانچے برداشت کیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زینب کبریٰ نے

بالیاں چھینی گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حضرت سکینہ کی

تڑپایا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔ تو علی اصغر کو

ساری قربانی آل رسول نے پیش کریں، اور جب انعام لینے کی بات آئے تو یہ مولوی حضرات کہتے ہیں

سب کچھ ہم نے بھارت کو دیا

اسلام، اسلام خدا کی قسم!

یہ مسند نشینوں کا صدقہ نہیں ہے۔۔۔ یہ کربلا کے خاک نشینوں کا صدقہ ہے

اگر یہ اولیاء کرام نہ ہوتے،

چاہے خواجہ کی ذات ہو یا وارث دیوہ کی ذات ہو یا صابر پاک کی ذات ہو، یہ تیرے باپ نہیں، یہ سب کے سب آل رسول ہیں، یہ گلشن فاطمی کے مہکتے ہوئے پھول ہیں، جنہوں نے سنجر چھوڑا، جنہوں نے حلب چھوڑا، جنہوں نے تخت سمناں کو ٹھوکریں ماریں،

گھر کسے سے پیارا نہیں ہوتا، وطن کسے پیارا نہیں ہوتا، لیکن ان اولیاء کرام نے گھر کو چھوڑا، در کو چھوڑا، وطن کو چھوڑا، اگر نہیں چھوڑا تو ہمیں اور آپ کو نہیں چھوڑا، بھارت میں آج ہماری عزت اور عظمت اور وقار اگر قائم ہے، خدا کی قسم تو ان اولیاء کرام کے صدقے میں قائم ہے

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی زندگی میں بھی انقلاب پیدا کریں، جشن مدار العالمین منانے کا مقصد یہ ہے کہ مدار پاک کا کردار ہمارے سامنے ہو، ہم خدا کو بھول کر کبھی دنیا میں سرخرو نہیں ہو سکتے ہیں، ہم نبی کو بھول کر کبھی دنیا میں سرخرو نہیں ہو سکتے ہیں،

ہم آل رسول کو چھوڑ کر کبھی دنیا میں سرخرو نہیں ہو سکتے ہیں

یہ ناز یہ انداز ہمارے نہیں ہوتے
جھولی میں اگر ٹکڑے تمہارے نہیں ہوتے
ملتی اگر نہ بھی حضور آپ کے در سے
یوں ٹاٹھ سے منگتوں کے گزارے نہیں ہوتے
اور ہم جیسے غریبوں کو گلے کون لگاتا
سرکار اگر آپ ہمارے نہیں ہوتے

پروردگار عالم ہمیں اور آپ کو رسول اور آل رسول کی سچی محبت عطا فرمائے!

اسلام زندہ باد، نعرۂ دم مدار، پائندہ باد۔

Madaarimedia.Com